

خونِ غیبِ الزمّیٰ سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث فیضیت پر لاکھوں سلام



یعنی جن کی پیداوارِ اقدس سیدنا علیؑ و سیدنا زینبؑ و سیدنا فاطمہؑ و سیدنا حمزہؑ سے ہوئی، ان کی بے سبب فطرت پر لاکھوں سلام!

آقا کے شہزادے و شہزادیاں

سلمات 127



بیتنا
المدينة للعلمية
Islamic Research Center

خونِ حَبِیْرُ الرَّسُولِ سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

یعنی جن کی پیدا آئش سیدۃ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک خون سے ہوئی، ان کی بے عیب فطرت پر لاکھوں سلام!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

آقا کے شہزادے و شہزادیاں

مؤلف

عبدالمصطفیٰ تادری عطاری

پیشکش

مجلس المدینة العلمیة، دعوتِ اسلامی



ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نام کتاب : آقا صلوات اللہ علیہ والہ وسلم کے شہزادے و شہزادیاں

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ فیضان صحابیات و صالحات)

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ، اگست 2020ء

تعداد : 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: 243

تاریخ: ۱۰ اشوال المکرم، ۱۴۴۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”آقا صلوات اللہ علیہ والہ وسلم کے شہزادے و شہزادیاں“ (مطبوعہ
مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے
عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مفید و مبہر ملاحظہ
کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

02-06-2020



www.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
مَا بَعُدَ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آقا کے شہزادے و شہزادیاں رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

قبولیت دعا کا ایک سبب

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کثرہ اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، رسول اکرم، نور مجتسم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ دَعَا اللّٰهِ پاك سے حجاب میں ہے (یعنی قبول نہیں ہوتی) جب تک مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اُن کے اہل بیت پر رُزُونہ پڑھا جائے۔^(۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

”اولاد پاک“ کے بعض فضائل و خصائص

جانِ کائنات، سیدِ سادات صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چھوٹھی جان حضرت صَفِيَّة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو کسی نے کہہ دیا: ”اللہ کی بارگاہ میں رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قربت (رشتہ داری) آپ کو فائدہ نہ دے گی۔“ اس بات کی خبر رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر جلال کی کیفیت طاری ہو گئی اور حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے فرمایا: ”اے بلال! لوگوں کو نماز کے لئے ندا کرو...!!“ پھر آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے، اللہ پاک کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: ”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو گمان کرتے ہیں کہ میری قربت (رشتہ داری) فائدہ نہیں دے گی؟ قیامت کے دن ہر سبب و نسب

①...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدعاء، الفصل الثانی، جزء ۲، ۱/۳۵، حدیث: ۳۲۱۲.

(نسی اور سرالی رشتہ) منقطع ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گا مگر میرا سبب اور نسب کہ وہ دنیا اور آخرت میں بڑا ہوا ہے۔“ (۱)

علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: تقریباً ان ہی الفاظ کی حدیث کئی سندوں سے مروی ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث سے ثابت ہے کہ حضورِ آقذس صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نسب پاک آپ کی اولاد کو ضرور فائدہ پہنچائے گا، یہ دنیا سے اچھے حال میں رخصت ہوں گے اور آخرت میں نجات پائیں گے۔ بے شک آپ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اولاد پاک دنیا و آخرت میں بڑی سعادت مند ہے۔ (۲)

آپ کی نسبت اے نانائے حسین! | ہے بڑی دولت اے نانائے حسین! (۳)

نسبِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خصوصیت

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اے عزیز! روزِ قیامت سب نسب اور رشتے منقطع (یعنی ختم) ہیں، کوئی نہ پوچھے گا کس کا بیٹا؟ کس کا پوتا؟...
کہہ دے: ذریر زہ فلان ابن فلان چیز مے نیست (۴)
خود حق سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فرماتا ہے:

فَاذْأَفِخْ فِي الصُّومِرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ
(پ ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱) | (ترجمہ کنزالایمان: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے)

مگر ”نسب پاک“ صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اور حضور (صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)



①... مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب فی کرامۃ... الخ، ۲۸۲/۸، حدیث: ۱۳۸۲۷، ملقطاً.

②... رسائل ابن عابدین، الرسالة الاولى، العلم الظاهر فی نفع النسب الطاهر، ۲۷۱، ملخصاً.

③... وسائل بخشش، ص ۲۵۷.

④... ترجمہ: اس جگہ فلا بن فلان یعنی نسب کی کوئی حیثیت نہیں۔

سے رشتہ و علاقہ کہ یہ وہ عزیز و کاؤ و ہفتی (یعنی مضبوط ترین رستی) ہے جسے کبھی انقطاع نہیں (یعنی) اس نے کبھی ٹوٹنا ہی نہیں، نہ قبر میں، نہ حشر میں، نہ میزان پر نہ پل صراط پر۔ (۱)

اَوْلَادِ مِصْطَفٰی رُوْزِ قِيَامَتِ كِهَانَ هُوْكَی؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَوْلَادِ پَاکِ جِس طَرَحِ دُنْيَا مِیْلِ سَرْدَارِ ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ! اٰخِرَتِ مِیْلِ بَہِی پُر سَكُوْنِ وَاوَقَارِ، جَنَّتِم سے دُوْر اور جَنَّتِ كِی حَق دَارِ ہُو كِی۔ پارہ 27، سُورَةُ الطُّوْر، آیت 21 مِیْلِ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اَوْلَادِ نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اَوْلَادِ ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلْتَنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ

(پ ۲۷، الطور: ۲۱)

”تفسیر نور العرفان“ میں ہے: یعنی اگر مومنوں کی اَوْلَادِ مومن ہو تو ہم اَوْلَادِ كُو جَنَّتِ مِیْلِ اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے، علیحدہ نہ کریں گے۔ ایمان کی قید اس لئے لگائی گئی کہ مومن کی کافر اَوْلَادِ اس کے ساتھ نہ ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلہ سے اَوْلَادِ کے درجے بلند ہوتے ہیں، حُضُوْرِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلَادِ نبی نہیں مگر حُضُوْرِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جَنَّتِ مِیْلِ ہوگی، وسیلہ ثابت ہوا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مومن کے چھوٹے بچے جَنَّتِ مِیْلِ ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جَنَّتِ مِیْلِ آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ جَنَّتِ مِیْلِ رہے گا، اس طرح کہ اگر باپ کا درجہ ادنیٰ ہے اور اَوْلَادِ کا اعلیٰ تو باپ کو ترقی دے کر اَوْلَادِ کے پاس پہنچایا جائے گا۔ لہذا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ! اَبِی بِنِیْ اَمْنَةُ خَالُوْنِ، حضرت عَبْدُ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور حُضُوْرِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

①... مطلع القمرین، ص ۶۳۔

وَسَنَّهُ كِي اَوْلَادِ حُضُوْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسَا تَهْر اَدِيَا لَـ (1)

كِيَارُوزِ قِيَا مَتِ نَسَبِ كَا مِ اُنِّي كِ ؟

وَسُوْسَه: پَارَه 18، سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ كِي آيَتِ 101 مِي اِرْشَادِ هُو تَا هَي:

ترجمہ کنزالایمان: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا اَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾
(پ 18، المؤمنون: 101)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن سارے نسب بے کار ہیں خواہ نبی کا نسب ہو یا ولی کا کوئی قیامت میں کام نہ آئے گا۔ لہذا سید اور غیر سیدوں میں کوئی فرق نہیں؟

جوابِ وَسُوْسَه: اس آیت کریمہ میں قیامت کی وحشت اور اس کے اوّل وقت کی اُفْرَاتُفْرٰی کا ذکر ہے کہ جب عدلِ الہی کا ظہور ہو گا تو نسبتی محبتیں اور قربت کی مدد وغیرہ سب ختم ہو جائیں گی اور ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہو گی، کسی کو دوسرے کی فکر نہ ہو گی جس کی تفصیل دوسری جگہ رب تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائی:

ترجمہ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جوڑو (بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ﴿٢٠﴾ وَاٰمِهٖ
وَاَبِيْهِ ﴿٢١﴾ وَصَا حِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٢٢﴾ لِكُلِّ
اٰمِرٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيْهِ ﴿٢٣﴾
(پ 20، عبس: 24-37)

اس (یعنی پارہ 18، سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ كِي وَرْ كِي گئی) آیت میں بغضِ نسبوں كِي عظمت كا انكار نہیں ہے، نسب كِي عظمت اور چیز ہے اور قیامت كِي وحشت دوسری چیز، قیامت كے اوّل وقت

1... تفسیر نور العرفان، پ 2، الطور، تحت الآية: 21، تغیر قلیل۔

تو دیگر انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام بھی شفاعت سے انکار فرمائیں گے اور سوائے ہمارے رَسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کوئی بھی بارگاہِ الہی میں لب کُشائی (یعنی بات کرنے) کی جرأت نہ کرے گا۔ تو کیا اس ہیبتِ ذُو الجلال سے یہ لازم ہے کہ وہ حضرات عزت والے نہیں ہیں؟ ہر گز نہیں! اور یہ بھی خیال رہے کہ قیامت کی وحشت بھی عام انسانوں کو ہوگی۔

اللہ کے بعض خاص بندے اس وحشت سے محفوظ ہوں گے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّوهُمُ الْمَلَائِكَةُ

ترجمہ کنزالایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے۔ (پ: ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳)

بلکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ کے پیارے بندوں کی دوستی وہاں بھی قائم رہے گی اور دوسری دوستیاں دشمنی سے بدل جائیں گی۔ فرماتا ہے:

الْأَخْلَاقُ يَوْمَئِذٍ مِّنْهَا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا السَّائِقِينَ

ترجمہ کنزالایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔ (پ: ۲۵، الزحرف: ۶۷)

غرض یہ کہ اس (پارہ 18، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُونَ ذکر کی گئی) آیت سے نہ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کے نسب کو بزرگی نہیں اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت میں نسب کام نہ آئیں گے۔ (1)

وَسُوْرَةُ: حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے فاطمہ! تم

میرے مال سے جو چاہو مانگ لو مگر میں تم سے اللہ کا عذاب ڈر نہیں کر سکتا۔ (2)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حُضُوْر صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نسب ان کی خاص

1... رسائلِ نبویہ، الکلام المقبول، ص 15 و 14۔ تبصر قلیل۔

2... بخاری، کتاب الوصایا، باب هل يدخل النساء والولد في الآقارب، ص 710، حدیث: 2703۔

صاحبزادی کے لئے بھی فائدہ مند نہ ہو تو دوسرے سیدوں کو کیا کام آئے گا۔ جو اور نسبوں کا حال ہے وہی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَب کا حال ہے۔ (مَعَاذَ اللہ!)

جوابِ وسوسہ: یہ حدیثِ اَوَّلِ تَبْلِیغ کی ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایمان کا حکم

دے رہے ہیں، مقصد یہ ہے کہ فاطمہ! ایمان لاؤ! اگر یہ ایمان قبول نہ کیا تو یہ حَسَبِ نَسَبِ کام نہ آئے گا اور جو شخص حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَب میں تو ہو مگر مومن نہ ہو وہ سید نہیں کیونکہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ رَبِّ تَعَالٰی نوحَ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے:

اِنَّهٗ لَيَسَّ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ
عَبْرٌ صَالِحٌ (پ ۱۲، ہود: ۴۶)

ترجمہ کنز الامان: وہ تیرے گھر والوں میں نہیں، بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں

کوئی بد مذہب (جس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچی ہو) سید نہیں ہو سکتا کیونکہ سید ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے اور وہ ایمان سے بے بہرہ (یعنی محروم) ہے۔ کفر کی وجہ سے سارے نسبتی رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، اسی لئے کافر نہ مومنہ سے نکاح کر سکے اور نہ مومن کی میراث پائے اور نہ مومنوں کے قبرستان میں دفن ہو، جب کافر اولاد کو مومن باپ کی مالی میراث نہیں مل سکتی تو نسبی شرافت و عزت کیسے مل سکتی ہے۔ ابو لہب بنی ہاشم سے ہے مگر اس کی کوئی شرافت نہیں لہذا صرف مومن ساداتِ کرام، انہیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَبِ شریف سے ضرور فائدہ پہنچے گا، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے سارے مسلمان فائدہ اٹھائیں گے کہ جہنمی جنتی ہو جائیں گے اور گنہگار مُعَافِی پائیں گے، جب نسبت کام آ رہی ہے تو نَسَب کیوں نہ کام آوے گا۔^(۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

۱... رسالے نعیمیہ، الکلام المقبول، ص ۱۶-۱۷، تغیر قلیل۔

جا اتونے خود کو جہنم سے بچالیا

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے: ایک شخص نے سلطانِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پچھنے لگائے اور جسمِ مبارک سے جو خون نکالا اسے دیوار کے پیچھے جا کر پی لیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب ان سے پوچھا کہ خون کا کیا کیا ہے تو عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کا خون مبارک تھا، میں نے زمین پر بہا دینا گوارا نہ کیا، اب وہ میرے پیٹ میں ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جا اتونے خود کو جہنم سے بچالیا ہے۔“ (1)

”مدَارِجُ النَّبَوَّةِ“ میں ہے: جنگِ اُحُد کے موقع پر جب حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زخمی ہوئے تو حضرت مالک بن سنان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان زخموں کا خون چوس کر پی گئے۔ اس پر حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے تو انہیں دیکھے۔“ (2)

”اھل بیت“ عذاب سے محفوظ ہیں

سُبْحٰنَ اللهِ! جب حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خونِ پاک کی برکت سے جہنم کی آگ حرام ہو گئی تو جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ مبارک خون ان کی رگ و پے میں جاری ہے، انہیں جہنم کی آگ کیوں کر پہنچ سکتی ہے؟ (3) رسولِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت میں سے جو اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کرے گا اللہ اس پر عذاب نہ فرمائے گا۔ (4)

1... المواهب اللدنیة، المقصد الثالث، الفصل الاول في كمال حلقته... الخ، ۲، ۷۶ ملقطاً.

2... سنن سعید بن منصور، کتاب الجہاد، باب من جرح فی سبیل اللہ، ۲/۲۲۱، حدیث: ۲۵۷۳ ملخصاً

مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت و جمال، حصہ ۱، ص ۳۶، ملخصاً۔

3... مطلع القرین، ص ۶۱ ملخصاً۔

4... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب وعدتی ہنی... الخ، ۴/۱۳۲، حدیث: ۴۷۷۲.

اَئِدَسَ صَدَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَے خون شریف كا حكم عام انسانوں جيسا نهيں۔ علامہ عيني رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مزيد فرماتے هيں: جس قول سے يه لازم آئے كه حُضُورُ صَدَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عام انسانوں كے برابر هيں، وه كسي جايل، اَحْمَقُ كَے مُنْهٖ كى بات هي هو سكتي هے، كهان وه عالى رُتبه! اور كهان عام انسان...!! اس بات كا تو عَقْلُ بھي يهِي فيصله كرتي هے كه حُضُورُ صَدَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ديگر انسانوں سے ممتاز هيں۔ آخر ميں عظمتِ رسول سے سرشار هو كر علامہ عيني رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے فرمايا: همارا عقيدہ يهِي هے كه نبى صَدَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر كسي كو قياس نهيں كيا جاسكتا هے، جو اس كے علاوه كچھ اور كهے، اس كى بات سننے سے ميرے كان بهرے هيں۔^(۱)

آپ جيسا كوئى هو سكتا نهيں | اپنى هر خوبى ميں تنها آپ هيں^(۲)

ساداتِ كرام كى خدمت ميں دست بستہ عرض

حكيم الاُئمت، مولانا مفتى احمد يار خان نعيسى رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ساداتِ كرام كے كثير فضائل بيان كرنے بعد لكھتے هيں: سَيِّدِ حضرت كے جو فضائل بيان هوئے ان كا مطلب يه نهيں كه وه حضرت نيك كام نہ كريں، نماز نہ پڑهيں، صرف خانداى شرافت كى وجه سے وه اَعْمَالِ سے

①... عمدة القارى، كتاب الوضوء، باب الماء الذى يغسل به شعر الانسان، ۲/ ۴۸۱، ملحقاً.

فرمانِ اَعْلَى حضرت رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ميرى نظر ميں امام ابن حجر عسقلانى شارح بخارى رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كى وقعت ابتداء امام بدر الدين محمود عيني شارح بخارى رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ سے زياده تھي، "فضائل شريفة" كى طهارت كى بحث ان دونوں صاحبوں نے كى هے، امام ابن حجر نے ابحاث مُخْتَلَفَاتِ لَكْھي هيں، امام عيني نے بھي شرح بخارى ميں اس بحث كو بهت بَسْنَط (تفصيل) سے لكھا هے، آخر ميں لكھتے هيں كه "يه سب كچھ اَنْجَاثِ هيں، جو طهارت كا قائل هو اسے ميں ماننا، بول اور جو اس كے خلاف كهے اس كے لئے ميرے كان بهرے هيں، ميں سنتا نهيں" يه لفظان كى كمالِ محبت كو ثابِت كرتا هے اور ميرے دل ميں ايسا اثر كر گيا كه ان كى وقعت بهت هو گئي۔ [ملفوظاتِ اعلى حضرت، ص ۲۵، بتوير قليل]

②... سنيّة بخشش، ص ۱۲۔

علیحدہ ہو گئے، یہ خیال محض غلط اور باطل ہے، ساداتِ کرام کو دوسروں سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں تاکہ وہ حضراتِ اُوروں کے لئے مثال بنیں۔ فسٹ کلاس والے مسافر کو تھرڈ کلاس والے مسافر سے زیادہ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ انہیں لازم ہے کہ اپنے اُشلاف کا نمونہ بنیں، امام حسین (رضی اللہ عنہ) نے خنجر کے نیچے نماز پڑھی اگر ان کی اولاد بلا وجہ نماز چھوڑے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ (۱)

قرآن مجید میں اولادِ پاک کا ذکر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیا کہنا ان پاکیزہ نفوس کا...!! جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کے عکڑے ہیں، ان کی پیدائش محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون سے ہوئی اور سراپا ان کا اس جوہرِ شریف (یعنی پاک خون) میں خمیر کیا گیا۔ (۲) علی حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه "قصیدہ نور" میں کیا خوب عرض کرتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا (۳)

شرح کلامِ رضا: یعنی یا نور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورِ علیؑ نور (یعنی نور پر نور)، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک نسل میں تا قیامت جتنے بھی بچے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارے کا سارا گھرانہ ہی نور، نور اور بس نور ہے۔ (۴)

①...رسائلِ نعیمیہ، الکلام المقبول، ص ۱۹۔

②...مطلع القمرین، ص ۶۰ مختصاً۔

③...حدائقِ بخشش، ص ۲۳۶۔

④...نیکی کی دعوت، ص ۵۸۶۔

قرآن نے اولادِ پاک کو ”کوثر“ کہا

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شہزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کے انتقال پر عاص بن وائل کافر نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو مَعَادُ اللّٰهِ اَبْتَرُ کہا۔ (1) جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں، پھر بیٹے وفات پا جائیں، عرب اسے ”اَبْتَرُ“ کہتے تھے یعنی نسل کٹا ہوا۔ (2) عاص بن وائل کی اس گستاخی کے جواب میں سُورَةُ الْكُوْثَرِ نازل ہوئی:

اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكُوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ
لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ
الْاَبْتَرُ ۝۳

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (پ. ۳۰، الكوثر: ۱-۳)

یہاں لفظ ”کوثر“ کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے سرکارِ عالی و قارصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک مراد ہے یعنی اے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللہ پاک آپ کو اتنی اولاد عطا فرمائے گا کہ قیامت تک باقی رہے گی۔ (3) اس سے معلوم ہوا کہ نسلِ پاک مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی مُعْظَم (عظمت والی) ہے کہ خدا نے ان کو ”کوثر“ فرمایا۔ (4)

شہزادیوں کے لئے پردے کا حکم

پاراہ 22، سُورَةُ الْاَحْزَابِ میں اِزْتَاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیٹیوں اور

1... تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصادق، پ. ۳۰، الكوثر، تحت الآیة: ۳، الجزء السادس، ۲/۳ ۳۴۲.

2... تفسیر قرطبی، پ. ۳۰، الكوثر، تحت الآیة: ۳، الجزء العشرون، ۱۰/۱۲۹.

3... تفسیر کبیر، پ. ۳۰، الكوثر، تحت الآیة: ۱، ۱۱/۳۱۳ ملقطاً.

4... مواضع نعیمی، ص ۳۹.

صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ
مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۗ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۹)

اس میں خواتین کو پردے کا حکم ہوا کہ ضرور تاگھر سے نکلنا پڑے تو تمام جسم سمیت سر اور چہرہ بھی چھپائیں۔ (۱) اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواج پاک اور شہزادیوں کا ذکر الگ سے کیا گیا، اس سے اشارہ ان کی زیادہ عزت و عظمت معلوم ہوئی۔ علامہ بُزْہَانُ الدِّیْنِ بُقَاعِی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ازواجِ مُطَهَّرَاتِ کو ازواجِی تَعَلُّقِ کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قرب خاص حاصل ہے، لہذا ان کا ذکر سب سے پہلے ہوا، اس کے بعد شہزادیوں کا تذکرہ کیا گیا ایک تو اس لئے کہ انہیں رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بڑا قریبی تَعَلُّقِ ہے، دوسرا اس لئے کہ یہ بڑے شرف و عظمت والیاں ہیں۔ (۲)

پردہ جنت کی ایک نعمت ہے

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواج و اولاد پر پردہ لازم تھا اگرچہ وہ نہایت پرہیزگار ہیں کیونکہ پردہ جنت کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ رب فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: حوریں ہیں نخیموں میں پردہ نشین

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝

(پ ۲۷، الرحمن: ۷۲)

جنت میں سارے ہی پرہیزگار ہوں گے مگر پردہ وہاں بھی ہو گا۔ بے پردگی دوزخ کا عذاب ہے کہ وہاں عورتیں مرد ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہوں گے۔ (۳)

* * *

①... تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۵۹، ۶، ۶۶۳.

②... تفسیر نظم الدرر، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۵۹، ۶، ۱۳۵.

③... تفسیر نور العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۵۹، بتغییر قلیل.

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان

پارہ 22، سنوَرُ فَالْأَحْزَابِ، آیت 33 میں ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا ﴿٢٢﴾ (پ ۲۲، حزب: ۳۳)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے
نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے
اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

”تفسیر نور العرفان“ میں ہے: اس طرح کہ تم کو گناہوں اور بد اخلاقیوں کی نجات
میں آلودہ نہ ہونے دے، یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللّٰہ! اب تک گناہ تھے، اب پاکی عطا ہوئی۔
(مقلوم ہوا) حُضُورَ (صلى الله عليه وآله وسلم) کی اُزواج و اُؤلاد گناہوں سے پاک ہے۔⁽¹⁾

آیتِ تطہیر کی مختصر تفسیر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذکر کی گئی آیت کو غما ”آیہ تطہیر“ کہتے ہیں۔ اُستادِ رَمَن،
شہنشاہِ سخن، مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نے اہل بیت اطہار کی شان بیان کرتے ہوئے
اسی آیت کی طرف اشارہ کر کے لکھا ہے:

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
”آیہ تطہیر“ سے ظاہر ہے شانِ اہل بیت⁽²⁾

”اہل بیت“ کا معنی اور آیہ تطہیر کی مراد

”اہل بیت“ کا معنی ہے: گھر والے۔ آیہ تطہیر میں اہل بیت سے وعدہ ہے کہ اللہ پاک
انہیں ہر ناپاکی سے دُور رکھے گا، یہاں ”اہل بیت“ سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں

1... تفسیر نور العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳۔

2... ذوقِ لغت، ص ۱۰۰۔

دوہرہ کی پھول ملاحظہ کیجئے!

ترجمہ: اصل یہ ہے کہ ”آیہ تطہیر“ ازواجِ مطہرات کے مُتَعَلِّقِ نازل ہوئی۔^(۱) علمائے کرام

نے اس کے چند دلائل دیئے ہیں: ﴿إِنَّ عِمْرَانَ لِرَبِّهِمْ لَشَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے چچا کے بیٹے) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت بطورِ خاص ازواجِ

مُطَهَّرَاتِ کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ کے شاگرد حضرت عکرمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بازار میں اس

بات کا اعلان کرتے اور فرمایا کرتے: میں اس بات پر مُبَاهِلہ^(۲) کرنے کو بھی تیار ہوں۔^(۳)

﴿سُورَةُ الْأَحْزَابِ﴾ کی آیت 28 تا 34 (سات آیتیں)^(۴) خاص ازواجِ مطہرات کے مُتَعَلِّقِ

ہیں^(۵) بلکہ خود آیہ تطہیر کی ابتدا میں ازواجِ پاک ہی سے خطاب ہے، از شاد ہوتا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو

اور بے پردہ نہ رہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲)

لہذا آیت کے اتنے نکلے (یعنی لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) میں ازواجِ مطہرات

مرا د نہ ہوں تو آیات بلکہ ایک آیت کے اجزاء میں سُنَّتِ بے ربطی ہو جائے گی اور یہ قرآن

①... الدرر النقية في فضائل ذرية خير البرية، ص ۳.

②... دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دُعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر

لعنت ہو، اسے مُبَاهِلہ کہتے ہیں۔ | فتاویٰ رضویہ، ۱۸۹/۲۱

③... تفسیر درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۲۳، ۶/۰۳۰ ماخوذاً.

④... یعنی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرما

دے۔ {سے لے کر} ﴿أَنَّ اللَّهَ كَانَ طَافِقًا خَبِيرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ ہر بار کی جانتا خبردار ہے {

تک سات آیتیں، آیہ تطہیر بھی ان ہی میں شامل ہے۔

⑤... تفسیر قرطبی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، جزء: ۱۴، ۷/۱۱۴ ماخوذاً.

کریم کے انجماز کے خلاف ہے۔ (۱) گھر یعنی جس جگہ انسان رہتا اور رات گزارتا ہے، اسے عربی میں ”بیت“ کہتے ہیں، لہذا اہل بیت کا معنی ہو گا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مبارک میں رہنے والے“ وہ بے شک ازواجِ پاک ہی ہیں کہ یہ دولت سرائے اقدس (یعنی سرکارِ وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر مبارک) ازواجِ مطہرات ہی کا مسکن تھا۔ (۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک بھی ”آیہِ تطہیر“ کے حکم میں داخل ہے، اس کا بیان بہت احادیث میں آیا ہے چنانچہ ﴿مُحَمَّدٌ شَرِيفٌ فِي أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی، امام حسن و امام حسین اور حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَجْمَعِينَ کو چادر مبارک میں لے کر آیہِ تطہیر تلاوت فرمائی۔ (۳) ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صِلْ أُمَّتَكَ وَالْأَهْلَ الْبَيْتِ﴾ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُعا بھی کی: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَحَامَتِيْ، اَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا اَللّٰهُمَّ اِيْمِيْرَةَ اَهْلِ بَيْتِيْ اور میرے خاص ہیں، ان سے ناپاکی دور فرما اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ (۴) ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صِلْ أُمَّتَكَ وَالْأَهْلَ الْبَيْتِ﴾ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ اپنی باقی صاحبزادیوں اور قرابت داروں اور ازواجِ مطہرات کو بھی ملایا۔ (۵)

۱... مرآة المناجیح، ۸/ ۴۵۱ مفصلاً۔

تفسیر قرطبی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، جزء: ۱۴، ۷، ۱۱۴۔

تفسیر فتوح الغیب، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، ۱۲/ ۲۱، ۴۲۱ مفصلاً۔

تفسیر مائتیدی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، ۸/ ۳۸۳، ۳ ماخوذاً۔

۲... تفسیر ربوح المعانی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، ۲۲/ ۲۶۲۔

تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، ۷/ ۱۷۲۔

۳... مسند، کتاب فضائل الصحابة... الخ، باب فضائل اهل بیت النبی... الخ، ص ۶۹۶، حدیث: ۲۴۲۴۔

۴... ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ... الخ، باب فضل فاطمة... الخ، ص ۸۷۱، حدیث: ۳۸۷۵۔

۵... الصواعق المحرقة، الباب الحادى عشر، الفصل الاول فى الآيات الواردة فىهم، ص ۱۸۱۔

خلاصہ یہ کہ ازواجِ پاک کا اہل بیت ہونا قرآن سے ثابت ہے اور اولادِ پاک کے اہل بیت ہونے کا ثبوت احادیث سے ہے، لہذا آیہ تطہیر کے حکم میں یہ سب شامل ہیں یعنی جس طرح ازواجِ مطہرات سے ہر بُرائی دُور ہونے کا وعدہ ہے، یہی وعدہ اولادِ رسول کے لئے بھی ہے۔

”اہل بیت“ کی پانچ خصوصیات

﴿۱﴾: اہل بیتِ اطہار نَسَب میں سب انسانوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔^(۱) اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت

عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جبریل نے مجھ سے کہا: میں نے زمین کے مشرق و مغرب چھان ڈالے مگر مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے افضل کسی کو نہ پایا اور میں نے زمین کے مشرق و مغرب چھان ڈالے مگر بنو ہاشم سے زیادہ فضیلت والے کسی باپ کے بیٹے نہیں ملے۔^(۲)

یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا^(۳)

﴿۲﴾: قیامت کے روز سب سے پہلے ان کی شفاعت کی جائے گی۔ شفاعت فرمانے والے

آقَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: روزِ قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بہ درجہ قریش میں سے جو میرے قریبی ہیں، پھر انصار، پھر وہ یمنی جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر عجمی اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے۔^(۴)

* * *

①... الشرف المؤبد لكل محمد، ص ۶۶.

②... جامع صغیر، ص ۳۷۸، حدیث: ۶۰۷۴.

③... حدائق بخشش، ص ۱۰۰.

④... معجم کبیر، ۶، ۲۴۱، حدیث: ۱۳۳۷۴.

﴿3﴾: اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ (1) دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

﴿1﴾: بتارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ (2) ﴿2﴾: سب سے پہلے قریش دُنیا سے رخصت ہوں گے اور قریش میں بھی سب سے پہلے اہل بیت جائیں گے۔ (3)

علامہ مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اہل بیت کا دُنیا سے اٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (4) حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نہبانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ اس وجہ سے کہ قیامت اشرار (بدترین لوگوں) پر آئے گی جبکہ اہل بیت اخیار (بہترین لوگ) ہیں۔ (5)

﴿4﴾: اہل بیت کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ (6) حدیث شریف میں اس کی نفیس وجہ بیان ہوئی کہ ”یہ صدقات لوگوں کی میل ہیں اور یہ مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور آلِ مُحَمَّد کے لئے حلال نہیں۔“ (7)

﴿5﴾: ان میں جو بے عمل ہوں ان کی بھی تعظیم شرعاً لازم ہے۔ (8) اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سَيِّدِ سُنَنِ الْمَذْهَبِ کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اَعْمَال کیسے ہی ہوں، اُن اَعْمَال کے سبب اس سے تَنَفُّر نہ کیا (یعنی نفرت نہ کی) جائے، نفسِ اَعْمَال سے تَنَفُّر (صرف اس کی بُرائیوں سے نفرت) ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق (یعنی

- 1... الشرف المؤبد لآل محمد، ص ۷۹.
- 2... فضائل الصحابة، فضائل علی، جزء ۲، ص ۶۷۱، حدیث: ۱۱۴۵ ملقطاً.
- 3... جامع صغیر، ص ۱۶۷، حدیث: ۲۸۰۵.
- 4... فیض القدير، ۳/۱۰۶، تحت الحدیث: ۲۸۰۵.
- 5... الشرف المؤبد لآل محمد، ص ۵۴.
- 6... الشرف المؤبد لآل محمد، ص ۵۹.
- 7... مسلم، کتاب الزکاة، باب ترک استعمال آل النبی... علی الصدقة، ص ۲۸۷، حدیث: ۱۰۷۲.
- 8... الشرف المؤبد لآل محمد، ص ۷۶ ماخوذاً.

عقیدے میں معمول خرابی) ہو کہ حدِ کفر تک نہ پہنچے تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی۔ ہاں! اگر اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچے تو اب اس کی تعظیم حرام ہے کہ جو وجہ تعظیم تھی یعنی سیادت وہی نہ رہی۔^(۱)

اہل بیت سے محبت و حسن سلوک کی فضیلت

تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾: کوئی بندہ (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اپنی جان سے زیادہ، میری اولاد اس کی اپنی اولاد سے زیادہ، ان کی جانیں اس کی اپنی ذات سے زیادہ اور میرے گھر والے اسے اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔^(۲) ﴿۲﴾: جسے پسند ہو کہ اس کی غم میں برکت ہو، اللہ پاک اسے دی ہوئی نعمتوں سے نفع دے تو اسے چاہیے کہ میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے اس کی غم کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔^(۳) ﴿۳﴾: جو شخص اولادِ عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ نیکی کرے، جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا میں اس کا صلہ دوں گا۔^(۴)

اللہ اکبر! اللہ اکبر! قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن اور ہم جیسے محتاج! اور صلہ عطا فرمانے کے لئے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَاحِبِ التَّجَارِعِ...!! خدا جانے کیا کچھ عطا فرمادیں، اُن کی تو ایک نگاہِ لطف ہی دو جہان کی مصیبتیں دُور فرمانے کو کافی ہے بلکہ خود یہ صلہ کروڑوں عطاؤں سے اعلیٰ ہے کہ اولادِ عبدالمطلب سے نیکی کرنے والا

①... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۲۳، ۲۲۳۔

②... شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۸۹/۲، حدیث: ۱۰۰۵۔

③... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضل اہل البیت، جزء: ۱۲، ۴۶/۶، حدیث: ۳۴۱۶۶۔

④... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۲۔

بروز قیامت حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شرف پائے گا کیونکہ یہاں ارشاد فرمایا: اِذَا الْقِيَمٰتِی (جب وہ مجھ سے ملے گا) مَعْلُوم ہوا ایسا شخص حالتِ ایمان میں دُنیا سے گیا تو شرفِ ملاقات ضرور حاصل کر لے گا۔ مسلمانو! اور کیا درکار ہے؟ دَوُّو! اور اس دولت و سعادت کو لو...!! (یعنی ساداتِ کرام کے ساتھ خوب حُسنِ سلوک کرو!) وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔ (۱)

اہل بیت پر دُرُود پڑھنے کا حکم

سَيِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ اللّٰعَالِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تَصَلُّوْا عَلَی الصَّلٰوةِ الْبَتْرَاءِ مجھ پر نامکمل دُرُود نہ پڑھا کرو۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عَرْض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انا مکمل دُرُود کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ“ تک پڑھ کر رُک جاؤ۔ پھر فرمایا: اس کے بجائے یوں پڑھا کرو ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ“۔ (۲)

آل و اصحاب پر دُرُود بھیجنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُرُود شریف میں آل و اصحاب رَعِنَ اللّٰهُ عَنْہُمْ کا ذکر شروع سے چلتا آرہا ہے۔ علمائے فرماتے ہیں: آل و اصحاب پر دُرُود بھیجنا بارگاہِ رسالت میں مقبولیت کا وسیلہ اور سرکارِ عالی و قارِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دُرُود عَرْض کرنا بارگاہِ الہی میں مقبولیت کا وسیلہ ہے۔ (۳) یاد رہے! نبی اور فرشتوں کے علاوہ کسی پر مستقل طور پر دُرُود و سلام پڑھنا جائز نہیں۔ فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 390 پر ہے: صَلٰوۃ و سلام بِالْاِسْتِغْلَالِ انبیاء و ملائکہ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے سوا کسی کے لئے نہیں، ہاں! بہ تبعیت (یعنی مقصود تو نبی عَلَیْہِ

۱... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۱۰۵ المختص

۲... الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الاول فی الآیات الواردة فیہم، ص ۱۸۳۔

۳... الذبیر، ص ۱۱۔

السَّلَامُ پر درود ہو، ان کے صدقے میں اوروں کا بھی نام آجائے، اس طرح پڑھنا) جائز ہے جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ۔

معرفتِ آلِ پاک کی برکت

علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ”شِفَا شَرِيف“ میں نقل فرماتے ہیں، مالک کونین، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آلِ مُحَمَّدٍ کی معرفت دوزخ سے نجات، ان سے محبت پُل صراط پر آسانی اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا عذابِ الہی سے امان ہے۔^(۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي اَوْلَادِ پَاك

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بیٹے بھی عطا فرمائے اور بیٹیاں بھی۔ پارہ 25، سُورَةُ الشُّوْرٰی میں اِزْشَاد ہوتا ہے:

وَيَرْوِجُهُمْ ذُرِّيًّا وَرِثَةً
ترجمہ کنزالایمان: (اللہ جسے چاہے) دونوں پلا دے بیٹے اور بیٹیاں (پ ۲۵، الشوری: ۵۰)

حضرت عَبْدُ اللّٰهِ بن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: اس سے پیارے آقا، مُحَمَّد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ عالیٰ مُرَاد ہے کہ اللہ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تین بیٹے قائم، عبد اللہ، ابراہیم اور چاکر بیٹیاں زینب، رقیہ، اُمّ کلثوم اور فاطمہ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ) عطا فرمائیں۔^(۲)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالکل بے اولاد بنانا کیسا؟

اَعْلٰی حضرت، امامِ اَبَسَلَسْت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی بارگاہ میں ایسے شخص

①... الشفا، الباب الثالث، فصل في توقيدها وبراآله... الخ، الجزء الثاني، ص ۴۰.

②... تفسير الباب في علوم الكتاب، پ ۲۵، الشوری، تحت الآية: ۵۰، ۱۷، ۲۲۰.

کے بارے میں سوال ہوا جس کا کہنا تھا کہ ”حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کسی مرد کے باپ تھے اور نہ کسی عورت کے باپ تھے۔“ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: یہ صراحۃً (یعنی واضح طور پر) آیۂ کریمہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزُوجُكُمْ وَبَنَاتِكُمْ
(اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے
فرما دو۔) (الاحزاب: ۵۹)

کی تکذیب ہے اور آیت کی تکذیب (یعنی جھٹلانا) کُفْر۔^(۱)

ایک سے زیادہ شہزادیوں کا قرآن سے ثبوت

بیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنے مبارک فتوے میں پارہ 22، سنوَرَةُ الْأَحْزَابِ کی آیت 59 نقل فرمائی ہے، اس کے تحت ”نور العرفان“ میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی صاحبزادیاں (ایک سے) زیادہ ہیں، اگر فقط (حضرت) فاطمہ زہراء رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہی صاحبزادی ہو تیں تو جمع کا صیغہ (بنات) نہ فرمایا جاتا (کہ عربی میں جمع کا لفظ ایک پر نہیں بلکہ کم از کم تین افراد پر بولا جاتا ہے) ^(۲) خیال رہے! آیت میں لفظ ”بنات“ آیا ہے، یہ ”بنٹ“ کی جمع ہے، عربی زبان میں یہ لفظ حقیقی بیٹی کے لئے استعمال ہوتا ہے، سو تیلی بیٹی کے لئے لفظ ”رَبِيبَةٌ“ بولا جاتا ہے۔ معلوم ہوا آیت میں حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حقیقی بیٹیاں ہی مراد ہیں، ان ہی کا یہاں اہتمام کے ساتھ ذکرِ خیر ہوا، نہ کہ سو تیلی بیٹیوں کا۔

اَوْلَادِ اطْهَارِ كِي تَعْدَادِ

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادیاں

①... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۳۷-۳۸

②... تفسیر نور العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیہ: ۵۹۔

چار ہی ہیں البتہ شہزادوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ "سیرت مصطفیٰ" صفحہ 687 پر لکھتے ہیں: اس بات پر تمام مؤرخین (م۔آز۔رحمن) کا اتفاق ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اولادِ کرام کی تعداد چھ ہے۔ دو فرزند حضرت قاسم و حضرت ابراہیم اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب و حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم و حضرت فاطمہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُم) لیکن بعض مؤرخین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ایک صاحبزادے عبد اللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر ہے۔ اس قول کی بنا پر حضور عَزَّوَجَلَّ صَلَّوْا وَسَلَّمُوا کی مقدّس اولاد کی تعداد سات ہے۔ تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اسی قول کو زیادہ صحیح بتایا ہے۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ان ساتوں مقدّس اولاد میں سے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت ماریہ قبطیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے تُوَلَّد (پیدا) ہوئے تھے، باقی تمام اولادِ کرام حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پیدا ہوئیں۔^(۱)

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے | ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اولادِ پاک کے عقیقہ

"طَبَقَاتُ الْكُبْرَى" میں ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بیٹی کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری ذبح کر کے عقیقہ کیا کرتی تھیں۔^(۲)

شہزادیوں کا قبولِ اسلام

خیال رہے! حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تمام شہزادے کم عمری میں ہی وفات

①... سیرت مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ص ۶۸۷ ملقطاً۔

②... طبقات ابن سعد، ذکر اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تسمیہم، ۱/۱۰۷۔

پاگئے تھے، شہزادیاں ایک عرصے تک حیات رہیں، ان سب نے زمانہ اسلام پایا اور ہجرت کر کے مَدِیْنَةُ مُؤَمَّرَہ بھی آئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تمام شہزادیاں فطری طور پر نیک طبیعت، حق پرست، شرک و بت پرستی اور جاہلیت کی غلط رسموں سے بیزار تھیں۔ علامہ زُرْقَانِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ حُضُور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیاں اِغْلَانِ نُبُوْت سے پہلے بھی دُرُوسْت راستے کی پیروکار اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مُبَارَك سیرت کی آئینہ دار تھیں، لہذا ان کے اسلام لانے کا باقاعدہ ذِکْر نہ بھی کیا جائے تو حَرَج نہیں کہ یہ معلوم ہی ہے، اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سے روایت ہے، جب نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اِغْلَانِ نُبُوْت فرمایا، اسی وقت اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت خدیجہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اور آپ کی شہزادیاں اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئیں۔ (1)

”مِرْقَاةُ شَرْحِ مُشْكُوٰة“ میں ہے: مخلوق کے رہبر، دو جہاں کے تاجور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیاں اِغْلَانِ نُبُوْت سے پہلے بھی کبھی کفر سے مُشْفَع نہ ہوئیں، لہذا ان کے ایمان قبول کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ پہلے ایمان والیاں نہ تھیں، ہاں! اِغْلَانِ نُبُوْت سے پہلے ملتِ ابراہیمی کی پیروی ہی اسلام تھی۔ (2)

خونِ حَبِيْر الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوثِ طہنت پہ لاکھوں سلام

شرحِ کلامِ رضا: جن کی پیدائش سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے مُبَارَك خون سے ہوئی، ان کی بے عیب اور بے داغ طبیعت پر لاکھوں سلام نازل ہوں!

* * *

①... شرح الزمخشري على المواهب، المقصد الاول، ذكر اول من آمن بالله ورسوله، ١/٤٦٠ بتقدمه وتأخر.

②... مرقاة المفاتيح، كتاب النكاح، باب المحرمات، ٦/٣١٠، تحت الحديث: ٣١٨٠.

صاحبزادیوں کا مقام و مرتبہ

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةُ الْكُبْرَى وَاُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ صِدِّيقَةٍ و حضرت سیدہ (فاطمہ الزہرا) رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُا قِطْعِي حَقِّي ہیں اور انہیں اور بقیہ بناتِ مکرمات (یعنی پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عزتِ آبِ شہزادیوں) و ازواجِ مُطَهَّرَاتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

بیٹی کے ساتھ حقوق

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، شاہِ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بیٹی کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الہیہ جانے بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی و خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے دینے میں انہیں اور بیٹیوں کو کانٹے (یعنی ترازو) کی تول برابر رکھے جو چیز دے پہلے انہیں (یعنی بیٹیوں کو) دے کر (پھر) بیٹیوں کو دے تو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلانے نہ (اس کے سگے) بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے اس عمر سے خاص نگہداشت (کڑی دیکھ بھال) شروع کرے، شادی برات میں جہاں گانا ناچ ہو ہر گز نہ جانے دے کسی فاسق، فاجر خصوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔ (مشعلۃ الہامیہ، ص ۲۷ و ۲۸، ماخوذاً، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

رسول اکرم، نور مجتسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے بڑی شہزادی ہیں۔ اعلانِ نبوت سے 10 سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، اس وقت حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر شریف 30 سال تھی۔ (1) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اپنے والدِ ذیشان، مالکِ کون و مکان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بہت باادب، خدمت گزار، پاک طبیعت اور صابرہ تھیں۔ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو سخت تکلیف اٹھانا پڑی جس پر آپ نے صبر کیا۔

”زینب“ نام کی وجہ تسمیہ

”لسانِ العَرَب“ میں ہے: ایک حَسین اور خوشبودار پودے کو ”زینب“ کہتے ہیں، اسی مناسبت سے غمخواروں کا نام بھی ”زینب“ رکھا جاتا ہے۔ (2)

نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے

مَا شَاءَ اللهُ! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی صاحبہ کا نام مبارک کتنا پیارا ہے! جو لوگ برادری میں کچھ دیر کی واہ واہ کے لئے یا منفرد (Unique) نام رکھنے کے لئے مہمل (بے معنی) یا بڑے معنی والے نام رکھ دیتے ہیں، کاش! مدنی ذہن اپنائیں اور اپنے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں کے نام پر، صحابیات، ولیات اور صالحات کے ناموں پر اپنی بچیوں کے نام رکھا کریں۔ عُلما فرماتے ہیں: اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے

* * *

1... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/ ۳۱۸ ملقطاً.

2... لسان العرب، باب الزای، ۳/ ۱۶۹، تحت اللفظ: زینب.

دیتے، اچھے نام والے کے کام بھی ان شاء اللہ! اچھے ہوتے ہیں۔^(۱)

نام رکھنے کے مُتَعَلِّق تین مَدَنی پھول

﴿۱﴾: انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ کے اَسْمَاءُ طَلِبَہ (پاک ناموں) اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے۔ اُمید ہے کہ ان کی بَرَکَت بچہ کے شامل حال ہو۔ ﴿۲﴾: ایسا نام رکھنا جس کا ذِکْر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل (یعنی رائج) ہو، اس میں غلٹا کو اِخْتِلَاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ ﴿۳﴾: جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہیے۔ ﴿۴﴾ حدیث پاک میں ہے: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پُکارے جاؤ گے لہذا اپنے نام اچھے رکھو۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

وَالِدِیْشَان صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت گزار

صحابی رسول حضرت مُنِیْب اَزْدِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ فرما رہے تھے: ”اے لوگو! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہو! اور فلاح پا جاؤ...!!“ لوگ (آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاف اور سچی بات پر غور کرنے اور اسلام قبول کر کے جہنم سے آزادی پانے کے بجائے اُلٹا) ظَلَم ڈھار رہے تھے۔ مَعَاذ اللّٰہ! کوئی آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی پھینکتا اور کوئی گالیاں دیتا۔ دوپہر تک یہی مُعَامَلہ رہا۔ پھر ایک خاتون بڑے پیالے میں پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوئیں اور آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُہَارَک



①...مرآة المناجیح، ۶/۲۶۳۔

②...بہار شریعت، ۳/۳۵۶، حصہ: ۱۵۔

③...بہار شریعت، ۳/۶۰۳، حصہ: ۶ الملتقط۔

④...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تعویب الاسماء، ص ۷۷۵، حدیث: ۴۹۴۸۔

دھلایا۔ میں نے وہاں موجود لوگوں سے ان خاتون کے مُتعلّق پوچھا تو انہوں نے بتایا: یہ ان (یعنی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی بیٹی ”زینب“ ہیں۔^(۱)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حارث بن حارث رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے بھی مروی ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ جب لوگ ادھر ادھر چلے گئے تو حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا روتی ہوئی حاضر ہوئیں، ان کے ہاتھ میں ایک پیالہ پانی اور رومال تھا، رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پیالہ لے کر پانی نوش فرمایا اور وضو کیا، پھر سراقس اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”بیٹی! اپنے والد پر غلبے اور ذلت کا خوف مت کرو!“^(۲)

کوئی گالی سناتا تھا، کوئی پتھر اٹھاتا تھا
کوئی توحید پر ہنتا تھا، کوئی منہ چڑاتا تھا
مگر وہ منیعِ عِلْم و صفا خاموش رہتا تھا
دُعائے خیر کرتا تھا، جفا و ظلم سہتا تھا^(۳)

راہِ خدا میں تکلیف سہنا سُنّت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے پیارے آقا، کئی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسلام کی خاطر کیسی کیسی تکالیف اٹھائیں! یہ سب کچھ کھل کر نیکی کی دعوت شروع کرنے کے بعد ہوا۔ لہذا جب بھی کسی کو نیکی کی دعوت دینے اور اس کے سبب کوئی تکلیف اٹھانی پڑ جائے تو سلطانِ خیرِ الانام صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی راہِ تبلیغ

①...معجم کبیر، ۷۰/۹، حدیث: ۱۷۱۹۳، ملقطاً۔

②...الاحاد والمثنائی لابن ابی عاصم، ۳۷۴، حدیث: ۲۹۷۶۔

③...شاہنامہ اسلام، حصہ: اول، ص ۱۱۸، ملقطاً۔

اسلام میں پیش آنے والی تکالیف و آلام کو یاد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے دین کی خاطر سختیاں جھیلنے والی عفت ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان ناکام و نامراد ہو گا اور صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ یقیناً راہِ خدا میں تکلیفیں اٹھانا بھی عفت اور ان پر صبر کرنا بھی عفت اور باوجود سخت ترین مشکلات کے نیکی کی دعوت کا سلسلہ جاری رکھنا بھی عفت ہے۔^(۱)

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے!

کردارِ سیدہ زینب سے ملنے والے دو مدنی پھول

﴿۱﴾: خِدْمَتِ وَالِدِیْنِ فَرْضٌ هِیَ

اوپر حکایت میں حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے حسین کردار کا بیان ہے، کفار نے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا دل دکھایا اور تکلیف پہنچائی تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے اپنے والدِ ذیشان، مالک کون و مکان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دل جوئی اور خِدْمَتِ کی سعادت حاصل کی۔ اس سے وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں جو والدین کا دل دکھاتی ہیں، گھریلو کام کاج میں ماں کا ہاتھ بٹاتی ہیں نہ ان کی خِدْمَتِ کرتی ہیں، ان کے معاشی حالات اور آمدنی کا لحاظ نہیں کرتیں، بے جا ضد اور من مانیاں کرتی ہیں، اللہ پاک نے انہیں نیکیاں کمانے کا بہترین ذریعہ عطا کر رکھا ہے اور یہ اسے سستی و کاہلی اور نادانی میں گنوار ہی ہیں۔ یاد رکھئے! ”والدین کی خِدْمَتِ و اطاعت اولاد پر فَرْضِ ہے اور ماں باپ کو ادنیٰ درجے کی تکلیف دینا بھی حرام ہے۔“^(۲)

①... بھیانک اونٹ، ص ۵۔

②... بہشت کی کنجیاں، ص ۱۹۳۔

”خدمت والدین“ کے متعلق تین

فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

﴿۱﴾: ماں باپ تیری جنت اور دوزخ ہیں۔^(۱) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہو گے۔^(۲) ﴿۲﴾: جہاد پر جانے کے متعلق مشورہ مانگنے والے سے فرمایا: ان (والدین) کی خدمت کو لازم جان کہ جنت ان کے قدموں تلے ہے۔^(۳) ﴿۳﴾: اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا اور اس کے والدین نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے وہ جنت حاصل نہ کر سکا)۔^(۴)

جنت میں قرآن مجید کی تلاوت

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے، رسولِ کریم، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ نے فرمایا: ایک رات میں سویا تو خود کو جنت میں پایا، وہاں میں نے ایک قاری (یعنی تلاوت کرنے والے) کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: حارثہ بن نعمان۔ رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں: والدین کے ساتھ نیکی کا یہی صلہ ہے، والدین کے ساتھ نیکی کا یہی صلہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت حارثہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اپنی والدہ کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔^(۵)

①... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ص ۵۹۰، حدیث: ۳۶۶۲۔

②... بہار شریعت، ۳/۵۵۳، حصہ: ۱۶۔

③... معجم کبیر، ۹۶۲، حدیث: ۲۱۰۷۔

④... ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ: مرغم انف رجل، ص ۸۱۱، حدیث: ۳۵۴۵۔

⑤... حلیۃ الاولیاء، حارثہ بن نعمان، ۱/۴۳۶، مرقم: ۵۹، حدیث: ۱۲۴۷۔

ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت

ایک شخص کی ماں سخت بیمار، موت کے بچھونے پر پڑی تھی، اس کے باوجود نالائق بیٹے نے اُس کے ساتھ بد تمیزی کی اور بے چاری کو تنہا چھوڑ دیا اور وہ غریب اسی حالت تنہائی میں انتقال کر گئی۔ وقت گزرتا گیا۔ 30 سال بعد اُس ”نالائق بیٹے“ کو دست لگ گئے اور نہایت کمزور ہو گیا۔ ہاتھوں کا کیا یوں اڑے آیا کہ روزِ ذکر کہتا سنا گیا: ”میرے تین بیٹے ہیں مگر میری بالکل پرواہ نہیں کرتے، میں کئی روز سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک بار بھی ملنے نہیں آئے۔“ آخر کار وہ اپنی ماں کی طرح رات کو اکیلا عمر گیا۔ صبح محلے والوں نے دیکھا کہ اکیلی لاش پر چیونٹیاں اکٹھی ہو چکی تھیں اور اُس کو کاٹ رہی تھیں۔⁽¹⁾

مشغول جو رہتا ہے ماں باپ کی خدمت میں
اللہ کی رحمت سے جاتا ہے وہ جنت میں
ماں باپ کو ایذا جو دیتا ہے شرارت سے
جاتا ہے وہ دوزخ میں اعمال کی شامت سے

﴿2﴾: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشقت پر گریہ

اوپر حکایت میں یہ بھی بیان ہوا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راہِ دین میں مشقت اٹھاتے دیکھ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حاضر ہوئیں۔ مَلَأَتْ اللہ! شہزادی رسول رضی اللہ عنہا کی اپنے والدِ ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس درجہ محبت صد مرحبا! اگرچہ یہ گریہ ایک بیٹی کی والد کے ساتھ بے پناہ محبت کے سبب ہی ہو لیکن ایک اُمّت کی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ

1... تیک کی دعوت، ص ۳۳۴۔

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین رہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کتابوں میں بھی اپنے محبوبِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشقت والی حالت کا ذکر پڑھ لیتے تو اس قدر گریہ فرماتے کہ روتے روتے ہچک باندھ جاتی۔

مُحَدِّثِ الْعَظْمِ پاكستان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كى پُر سوز حكايت

1955ء کی بات ہے، مُحَدِّثِ الْعَظْمِ پاكستان، مولانا سردار احمد چشتی قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَدِيثِ شَرِيفِ كَاسَبِقِ پڑھا رہے تھے، دورانِ تدریس مشکوٰۃ شریف کی وہ حدیث پاك پڑھی گئی جس میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كے سرِ انور میں دَرْدِ اور كپڑا باندھنے كا ذِكْر ہے۔ (۱) حُضُورِ مُحَدِّثِ الْعَظْمِ پاكستان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس حدیثِ پاك پر گفتگو كرتے ہوئے فرمایا: ”جب سرِ كار (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كے سرِ انور میں دَرْدِ تھا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے كپڑے سے سرِ مبارك كو باندھا ہوا تھا، آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے، سرِ انور میں دَرْدِ كى شدت كى بنا پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كا كپڑے سے باندھنا جب يارِ غار حضرت صدیقِ اكبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ديكھا ہو گا تو ان كا كيا حال ہو ا ہو گا؟ جب سَيِّدِنا فاروقِ الْعَظْمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ملاحظہ كيا ہو گا تو ان پر كيا گزرى ہو گی؟ سَيِّدِنا بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بھی جب يہ منظر ديكھا ہو گا تو انہوں نے كيا مَحْسُوسِ كيا ہو گا...؟؟“

اسى طرح شدتِ دَرْدِ میں صحابہ كرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانِ پر وارد ہونے والے احوال بيان

①... حضرت سَيِّدِنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ہم مسجد میں تھے، حضور انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی مرضِ وفات میں ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سرِ انور پر (درد كى وجہ سے) پٹی باندھی تھی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے، ہم بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كے گرو جمع ہو گئے، پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

[مشكاة، كتاب احوال القيامة... الخ، باب هجرة... ووفاته، الفصل الثالث، ۲/۴۰، حديث: ۵۹۶۸]

فرما رہے تھے، محسوس ہوتا تھا کہ سرکار (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے سرانُور میں دزد کی کلفت (تکلیف) آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بھی محسوس فرما رہے ہیں، چنانچہ دورانِ بیان آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ روتے روتے بچکی بندھ گئی اور آپ حلقہ دَرس سے اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد معلوم نہیں یہ کیفیت کتنی دیر آپ پر طاری رہی۔ (۱) اللّٰهُ پاک کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

اِمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں
ذکرِ مَحَبَّت عام ہے لیکن سوزِ مَحَبَّت عام نہیں
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

حضرت خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کی درخواست پر نِكَاح

حُضُوْرِ اَكْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اِغْلَانِ نُبُوْت فرمانے سے پہلے کی بات ہے، اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت خَدِيْجَةُ الْكُبْرَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نے ایک روز بارگاہِ رسالت میں اپنی بیٹی ”زینب“ کا نِكَاح حضرت اَبُو الْعَاصِ بْنِ رَجِيْعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کے ساتھ کر دینے کی درخواست پیش کی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت خَدِيْجَةُ الْكُبْرَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کا خِلَاف نہیں فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کا نِكَاح کر دیا۔ (۲)

حضرت اَبُو الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کا مختصر تعارف

حضرت اَبُو الْعَاصِ بْنِ رَجِيْعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَّةَ مَكْرَمَةَ کے چند مال دار اور امانت دار تاجروں

①... حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۶۲، بتخیرِ قلیل۔

②... معجم کبیر، ۹، ۳۷۸، حدیث: ۱۸۴۸۳، بتقدم و تأخر۔

میں سے تھے، آپ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے بھانجے، ان کی بہن ہالہ بنت خویلد رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے صاحبزادے ہیں، حضرت خدیجہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا انہیں اپنے بیٹوں کی طرح رکھتی تھیں۔ (1) ”أَسَدُ الْغَابَةِ“ میں ہے: آپ حُضُورِ اَکْرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ مُخْلِص اور تابعدار تھے۔ (2)

گُفَّارِ مکہ کی ایک گھٹیا حرکت

جب رسولِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اِعلانِ نُبُوَّت فرمایا اور قریش کو اسلام کی دعوت دی تو قریش (اگ بگولا ہو گئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو طرح طرح سے اُؤیَّت پہنچانے لگے، ایک بہت گھٹیا حرکت انہوں نے یہ بھی کی کہ) حضرت اَبُو الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس آئے اور بولے: ”اپنی زُوجہ کو طلاق دے دو! قریش کی جس عَوْرَت کے ساتھ چاہو ہم تمہارا نکاح کر دیں گے۔“ حضرت اَبُو الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے انہیں منہ توڑ جواب دیا، فرمایا: خُدا کی قسم! میں اپنی زُوجہ کو طلاق نہ دوں گا، مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میری زُوجہ کی جگہ میرے پاس کوئی دوسری خاتون ہو، خواہ وہ قریش میں کتنا ہی بلند مقام کیوں نہ رکھتی ہو۔ (3)

ایسے کٹھن حالات میں رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رشتہ برداری کا لحاظ کرنے اور اس کی قدر پہنچانے پر حُضُورِ اَقْدَس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت اَبُو الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا شکریہ ادا کیا اور آپ کے اس عَمَل کی تعریف بھی فرمائی۔ (4)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

1... معجم کبیر، ۲۷۸، ۹، حدیث: ۱۸۴۸۳، ملقطاً.

2... اسد الغابۃ، ۶۰۴۲- ابو العاص، ۱۸۲/۶.

3... سبل الہدی، جماع ابواب بعض فضائل آل رسول اللہ... الخ، الباب السادس، ۲۹/۱۱، ملقطاً.

4... الاستیعاب، ۳۰۹۱- ابو العاص بن الربیع العبسی، ۲۶۴/۴.

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی ہجرت

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے غزوہ بدر کے بعد ہجرت کی۔^(۱) اس کا واقعہ یہ ہوا کہ اَبُو العَاصِ بن رِثَعِ جنہوں نے اس وقت تک ایمان قبول نہیں کیا تھا، یہ غزوہ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے اور قید کر کے مَدِينَةُ مَنُوْرَا لائے گئے۔ حُضُوْرِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں بغیر فدیہ لئے بطور احسان چھوڑ دیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ مَكَّةَ مُعَظَّمَةَ پہنچ کر حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو ہجرت کر کے مدینہ پاک آجانے کی اجازت دے دیں۔^(۲) چنانچہ اَبُو العَاصِ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مَكَّةَ مُعَظَّمَةَ پہنچ کر پہلا کام یہ ہی کیا کہ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو وہاں پہنچا دیا۔^(۳)

حضرت اَبُو العَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا قبولِ اسلام و تجدیدِ نکاح

کچھ عرصہ کے بعد حضرت اَبُو العَاصِ بن رِثَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بھی ایمان قبول کر لیا اور مَدِينَةُ مَنُوْرَا کی طرف ہجرت کی۔ ”ابن ماجہ شریف“ میں حضرت عمرو بن شعیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ ان کے ایمان قبول کر لینے کے بعد حُضُوْرِ اَكْرَمِ، نُورِ مُجْتَمِعِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا ان کے ساتھ نیا نکاح پڑھایا۔^(۴)

تجدیدِ نکاح کا سبب

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں کہ زُوجہِ اسلام

①... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول، ذکر بناء المسجد... الخ، ۶/۲، ۱۸۶۔

②... ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فداء الاسیر بالمال، ص ۴۲۹، حدیث: ۲۶۹۲ ماخوذاً۔

مرآة المناجیح، ۵/۵۳۹: بتغیر قلیل۔

③... مرآة المناجیح، ۵/۵۳۹۔

④... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الزوجین یسلم احدھما قبل الآخر، ص ۳۲۱، حدیث: ۲۰۱۰۔

قبول کرے، خاوند کافر ہے اِخْتِلَافِ دَارِین (دونوں میں سے ایک کے ہجرت کر کے اسلامی ملک میں آجانے) سے نِکاحِ فَنَاحِ ہو (یعنی ٹوٹ) جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بعد ہجرت اِخْتِلَافِ دَارِ (یعنی حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ہجرت کر کے مدینہ آجانے) کی وجہ سے نِکاحِ فَنَاحِ ہو اگر بعد میں اس (پہلے والے) نِکاحِ کی وجہ سے (حضرت اَبُو الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ ہی) تجدیدِ نِکاحِ کیا گیا۔^(۱)

مومنینہ عَوْرَتِ و کافر مرد کے آپس میں نِکاحِ کا حکم

مفتی صَاحِبِ رَحْمَةِ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: اس وقت مومنینہ عَوْرَتِ کا نِکاحِ کافر مرد سے جائز تھا، اس لئے حضرت زینب بنتِ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) جناب اَبُو الْعَاصِ کے نِکاحِ میں رہیں حالانکہ آپ مومنینہ تھیں، اَبُو الْعَاصِ کافر۔ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا، اب مومنینہ عَوْرَتِ نہ تو کافر سے نِکاحِ کر سکتی ہے، نہ اس کے نِکاحِ میں رہ سکتی ہے۔^(۲)

کافر کے ساتھ نِکاحِ کی حرمت کب نازل ہوئی؟

علامہ زُرْقَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عَلَمًا تَصْرِيحًا فرماتے ہیں کہ کافر کے ساتھ مسلمان عَوْرَتِ کے نِکاحِ کی حرمت صَلَاحِ حُدُودِيَّةِ (یعنی 6 ہجری) کے بعد ان آیات میں نازل ہوئی^(۳):

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يَؤْمِنُوْا^ط
ترجمہ کنز الایمان: اور مشرکوں کے نِکاحِ میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ (البقرہ: ۲۲۱)

اسی طرح سُورَةُ الْمُنٰثِقِنَةِ میں ارشاد ہے:

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ
لَهُنَّ^ط
ترجمہ کنز الایمان: نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔ (الممتحنہ: ۱۰)

①...مر آة الناج، ۵/ ۵۳-۵۵، ص ۵۵۵۔

②...مر آة الناج، ۵/ ۵۳۸۔

③...شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول، ذکر اول من آمن... الخ، ۱/ ۴۶۰۔

حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي حَضْرَتِ زَيْنَبِ سَے مَحَبَّت

رَحْمَتوں والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بیٹیوں سے مَحَبَّت فرماتے، ان کے ساتھ شفقت سے پیش آتے اور ان سے رَحْمَت بھرا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اپنی بڑی شہزادی حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ساتھ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کیسی مَحَبَّت و انسیت تھی، آئیے! اس بارے میں دو حکایتیں ملاحظہ کیجئے!

﴿1﴾: بیٹی کا ہار دیکھ کر شدید رِقَّت

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: اہل مکہ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے فدیے بھیجے تو أَبُو الْعَاصِ بْنِ رَجِجِ کے فدیے کا مال حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے بھیجا، اس میں وہ ہار بھی تھا جو آپ کی والدہ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے انہیں جہیز میں دیا تھا۔ ہار کو دیکھ کر رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر شدید رِقَّت طاری ہو گئی۔ چنانچہ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے فرمایا: تم لوگوں کی رائے ہو تو زینب کا قیدی چھوڑ دیا جائے اور اس کی چیزیں اسے واپس کر دی جائیں۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے اس پر سر تسلیم خم کیا (یعنی بات مانی اور أَبُو الْعَاصِ بْنِ رَجِجِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو بغیر فدیے کے بطور احسان رہا کر دیا)۔⁽¹⁾

”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ“ میں ہے: اس ہار کو دیکھ کر حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنی رُؤُوحِ محترمہ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی یاد آئی نیز حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی غُرْبَت اور بے کسی کا خیال فرما کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر شدید رِگْرِہ طاری ہو گیا۔⁽²⁾



①... ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی فداء الاسیر بالمال، ص ۴۲۹، حدیث: ۲۶۹۲.

②... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۷/۴۸۰، تحت الحدیث: ۳۹۷۰ بتقدمه و تأخر.

﴿2﴾: حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا سفر ہجرت

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہجرت کے ارادے سے اُونٹ پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ سے نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا، ایک ظالم نے نیزا مار کر ان کو اُونٹ سے گرادیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا (یعنی بچہ اسی وقت پیٹ میں ہی فوت ہو گیا)۔ نبی کریم، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے زَهِيم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے فضائل میں اِزْشَاد فرمایا: هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ لِعَنِي يَه مِيرِي مَبِيئِي فِي مِيسِ اس اِنْتَبَارَسَ اِفْضَلُ هِي كَه مِيرِي طَرَفِ هِجْرَتِ كَرْنِي فِي مِيسِ اَتْنِي بَرِي مَصِيْبَتِ اُتْهَانِي۔^(۱)

بیاریے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی سے محبت

شہنشاہِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی بیٹی حضرت اُمّہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے بھی بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

نواسی کو انگوٹھی عطا فرمائی

اُمّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: نجاشی بادشاہ نے سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ بابرکت میں کچھ زیورات کی سوغات بھیجی جن میں ایک حبشی گنینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ اللہ کے پیارے نبی، اُمّی مدنی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا مبارک انگلی سے مَس کیا (یعنی چھوا) اور اپنی بڑی شہزادی سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی پیاری بیٹی یعنی ابینی نواسی حضرت اُمّہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو بلایا اور فرمایا: ”بیٹی! اسے تم پہن لو۔“^(۲)

①... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذهاب زيد بن حارثة... الخ، ۵/۵، حدیث: ۶۹۱۹، ملتقطاً.

②... ابوداؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء، ص ۶۶۲، حدیث: ۴۲۳۵.

گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب

ایک مرتبہ کسی نے سونے کا ہار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نذر کیا جس کی خوبصورتی کو دیکھ کر تمام ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ حیران رہ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ہار میں سے دوں گا جو میرے گھر والوں میں مجھے بہت زیادہ محبوب ہے۔“ حضرت امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اس وقت گھر کی ایک جانب مٹی سے کھیل رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا کر اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے گلے میں یہ ہار پہنایا نیز ان کی آنکھ پر کچھ لگا تھا جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے صاف کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اٹھ کر ان کے پاس تشریف لائے اور ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔^(۱)

نواسی نانا جان کے مبارک کندھوں پر

بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنے مبارک کندھوں پر بھی سوار فرماتے۔ ”بخاری شریف“ میں ہے: حضرت ابو قتادہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ روایت کرتے ہیں: اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوی العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو اپنے مبارک کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔^(۲)

”دُخترِ کَشِي“ کے خلاف عملی اقدام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! رسولِ کریم، رَعُوْفٌ رَحِيْمٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی شہزادیوں کے ساتھ کیسا لگاؤ تھا حالانکہ دورِ جاہلیت میں بیٹی پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے

①... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرامہ، ۴/۳۲۱ ملتقطاً.

②... بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد... الخ، ص ۱۴۹۷، حدیث: ۵۹۹۶.

تھے، اسے منحوس، بوجھ اور ذلت و رسوائی کا سبب سمجھا جاتا اور معاذ اللہ! زندہ دُرگور (دفن) کر دیا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سرور کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس جہالت و بربریت کے خلاف صرف تعلیمات ہی اِرشاد نہیں فرمائیں، عملاً بھی اس کی زبردست کاٹ فرمائی۔

بیٹیوں والو! آپ بھی رَحمتوں والے آقا، مَدَنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت کا عملی نمونہ پیش کیجئے، نہایت خوش دلی سے بیٹیوں کی پرورش کیجئے، ان سے محبت و شفقت کے ساتھ پیش آئیے، انہیں عزت و احترام دیجئے اور ان کی اچھی کفالت کیجئے۔ کاش!

مُعاشرے میں بیٹیوں کی قدر دانی اور ان پر شفقت و مہربانی کی ایسی فضا قائم ہو جائے کہ کوئی ان پر ظلم و زیادتی کا سوچنے کی بھی ہمت نہ کر سکے۔

آہ...!! بے چاری بیٹیاں!

بیٹی اللہ کی رَحمت ہے مگر افسوس! بعض لوگ اسلامی تعلیمات بھلا دینے کے باعث بیٹی کی ولادت کو بُرا سمجھنے اور بے رحمی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ آئے دن بیٹیوں پر ڈھانے جانے والے ظلم و ستم کی خبریں چھپتی رہتی ہیں، بیٹی کی پیدائش پر غمگین ہونا، کوئی مبارک دے تو اسے جلی کٹی بنا ڈالنا وغیرہ تو معاذ اللہ! عام ہوتا جا رہا ہے۔ تعجب ہے! بعض خواتین بھی بڑی سنگدل واقع ہوئی ہیں۔ بیٹی کی پیدائش کو بوجھ سمجھنا، اسے منحوس خیال کرنا، جس عَوَزت کی صرف بیٹیاں ہی ہوں، اسے طعنے دینا اور طنز و مذاق کا نشانہ بنانا وغیرہ ان میں بھی پایا جاتا ہے

حالانکہ یہ خود کسی کی بیٹیاں ہیں۔ آہ! بے چاری بیٹیاں! جائیں تو کہاں جائیں...!!

اے بے کموں کے آقا! اب تیری دُہائی ہے

رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھنے والو! اُخدار! اپنے حال پر رَحْم کھائیے...!!

اسلامی تعلیمات کو سمجھئے، بیٹیوں کی قدر پہچانئے اور انہیں عزت و وقار فراہم کیجئے!

”زینب“ کے چار حروف کی نسبت سے بیٹیوں کی

فضیلت پر چار فرامین مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿۱﴾: بیٹیوں کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ محبت کرنے والیاں ہیں۔ ﴿۲﴾: جس کے یہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ﴿۳﴾: جس شخص پر بیٹیوں کی پزورش کا بوجھ آپڑے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک (یعنی اچھا برتاؤ) کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔ ﴿۴﴾: جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ جو بیٹیوں کو خوش کرے وہ خوفِ خدا میں رونے والے کی مثل ہے اور جو خوفِ خدا میں رونے اللہ اسے جہنم پر حرام فرماتا ہے۔ ﴿۵﴾

بیٹیوں پر ایثار کرنے والی نیک خاتون

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ صَدِيقَتُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَرَمَاتِي هُنَّ: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی اپنی بیٹیوں کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعے سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی اکرم

①...مسند امام احمد، مسند الشاميين، ۷/۲۰۰، حدیث: ۱۷۸۳۷.

②...مسند ابراہیم، کتاب البر والصلة، باب من کن له ثلاث بنات... الخ، ۵/۲۴۸، حدیث: ۷۴۲۸.

③...مسند احمد، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الاحسان الى البنات، ص ۱۰۱۴، حدیث: ۲۶۲۹.

④...مکارم الاخلاق للبخاری، باب العطف على البنات... الخ، ۳/۳۰۳، حدیث: ۷۵۹.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اس خاتون کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ نے اس (عمل) کی وجہ سے اس عورت کے لئے بخت واجب کر دی۔“ (۱)

مَا شَاءَ اللهُ! ایثار کی بھی کیا بات ہے! کاش ہم بھی اپنی پسند کی چیزیں ایثار کرنا سیکھ جائیں! اس سے معلوم ہوا کہ بیٹیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، اپنی پسند کی چیزیں ان کے لئے ایثار کر دینا بڑی فضیلت کا کام ہے۔ اللہ پاک سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

حضرت زَيْنَب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی راہِ دین میں قربانی

پچھے بیان کی گئی روایت میں حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے سفر ہجرت کا ذکر ہے جس میں بیان ہوا کہ ہجرت کے دوران ایک کافر نے معاذ اللہ! آپ کو نیز امار کر اُونٹ سے گرادیا جس سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی۔

راہِ خدا میں پہنچنے والی تکلیف کا ثواب

یقیناً راہِ خدا میں تکلیف سہنا بھی کارِ ثواب ہے۔ جن صحابہ اور صحابیات نے ہجرت کی اور راہِ خدا میں ستائے گئے، ان کے حق میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَآخَرُوا مِنِّي
وَيَا رِهْمَ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا
وَقَاتَلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ

ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں ضرور ان کے سب گناہ اُتار دوں گا اور ضرور

①...مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الاحسان الى البنات، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۶۳۰.

انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں، اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

لَا تُدْخِلَهُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ
عِنْدَ أَحْسَنِ الثَّوَابِ ﴿۳۵﴾ (پ: ۴، آل عمران: ۱۶۵)

”خَزْرَأْنُ الْعِرْفَانُ“ میں ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ سلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عَرْض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں ہجرت میں عَوَزَتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عَوَزَتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔^(۱)

راہِ ہجرت میں ستائے جانے والوں کے تین اِنْعَام

اس آیت کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جن مسلمانوں نے بخوشی خاطر ہجرت کی اور جو جبراً (مجبور کر کے) اپنے وطن سے نکالے گئے اور جو میری (اللہ کی) راہ میں ستائے گئے یا اس طرح کہ مُجْبُوْرًا مَعَكُمْ مُعْطَبَةً سے ہجرت نہ کر سکے اور کفار مکہ کے ظلم و ستم سہتے رہے یا اس طرح کہ ہجرت سے پہلے اور بحالتِ ہجرت انہیں ڈکھ دیئے گئے اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جو شہید کر دیئے گئے، ان سب کو ہماری (یعنی اللہ پاک کی) طرف سے تین اِنْعَام ملیں گے (1): ایک یہ کہ ان کے تمام گناہ جو وہ اسلام لانے سے پہلے کر چکے تھے یا اسلام لانے کے بعد خَطَاءً ان سے سرزد ہو گئے سب مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔ (2): دوسرے یہ کہ ہم بغیر کچھ سزا دیئے پہلے ہی سے انہیں ایسے باغوں میں داخلہ دیں گے جن کے نیچے دودھ، پانی، شہد، شراب طُہور کی مختلف نہریں بہ رہی ہیں، یہ داخلہ ان کا ہمیشہ کے لئے ہو گا کہ وہاں جانے کے بعد

1... تفسیر خزان العرفان، پ: ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۶۵۔

کبھی وہاں سے نکالے نہ جائیں گے۔ (3): تیسرے یہ کہ انہیں ان نعمتوں کے علاوہ اور بہت شاندار ثواب دیں گے جو ان کے خیال و گمان و وہم سے ورا (بلند) ہیں۔ (4)

پابندی شریعت پر طعنے سہنا کارِ ثواب ہے

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں ظلم و ستم سہنا بھی ثواب کا باعث ہے جیسا کہ ”وَأَذُوا فِي سَبِيلِنَا“ (اور میری راہ میں ستائے گئے) سے معلوم ہوا۔ بغض لوگ داڑھی، نماز، پابندی شریعت پر طعنے دیتے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں، انہیں مسجد کا لوٹا، ٹٹاں وغیرہ کہتے ہیں، یہ طعنے برداشت کرنا بھی ”وَأَذُوا فِي سَبِيلِنَا“ (اور میری راہ میں ستائے گئے) میں داخل ہے۔ (2) حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: فسادِ اُمت کے وقت میری سُنّت پر عمل کرنے والے کے لئے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔ (3) یہ آیت اس حدیث کی تائید کرتی ہے کہ شہید تو ایک بار زخم کھا کر جان دے دیتا ہے مگر یہ اللہ کا بندہ عمر بھر زبانون، طعنوں کے زخم کھاتا رہتا ہے۔ (4)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جنت کی حرص میں سنئیں اپنائیے، بڑھ چڑھ کر مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، مدنی برقع سپنئے، پردہ دار بنیئے، چادر اور چادر دیواری کو لازم پکڑ لیجئے، لوگ باتیں بنائیں، انگلیاں اٹھائیں یا طنز کے زہریلے تیر چلائیں تو برداشت کیجئے اور ڈھیروں ثواب کمائیے!

امیرِ اہلسنت، امیرِ اہل سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامتہ برکاتہم

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامتہ برکاتہم

- 1... تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۹۵، ۴/۳۸۷۔
- 2... تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۹۵، ۴/۳۸۷ ملتقطاً۔
- 3... مسند الفردوس، ۱۹۸/۴، حدیث: ۶۶۰۸۔
- 4... تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۹۵، ۴/۳۸۷ ملتقطاً۔

انعامیہ ایک مہبلغہ اسلامی بہن کو بذریعہ خط نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری مدنی بیٹی! لوگوں کے طغیوں کی پرواہ مت کیجئے، جو بھی سنتوں کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے آج کل اس کے ساتھ معاشرہ اکثر اسی قسم کا ناروا سلوک کرتا ہے۔ آہ!

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کے لئے
ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

جب کبھی سنتوں پر عمل یا مدنی کاموں کے سبب آپ پر ظلم و ستم ہو تو اس وقت کربلا کے خونیں منظر کا تصور باندھ لیا کیجئے۔ خاندانِ نبوت کا آخر قصور ہی کیا تھا؟ یہی ناکہ وہ اسلام کی سر بلندی چاہتے تھے۔ اس مقدمہ جرم کی پاداش میں گلشنِ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نو شکفتہ پھولوں کو کس قدر بے دردی کے ساتھ پامال کیا گیا۔ آہ! گلستانِ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ کلیاں جو ابھی پوری طرح کھلنے بھی نہ پائی تھیں ان کو کیسی بے رحمی و سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اس وقت سید الشہداء، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیا گزر رہی ہو گی جس وقت ان کے جگر پارے کٹ کٹ کر خاک و خون میں گر کر تڑپ رہے ہوں گے۔

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہائے کٹ رہا ہے کاروانِ اہل بیت

آہ! ننھا علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ! اس مدینے کے حقیقی مٹنے کے پیاسے گلے پر جب تیر لگا ہو گا اور یہ شدت کرب سے اپنے بابا جان امام مظلوم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تڑپا ہو گا اور پھر جھر جھری لے کر دم توڑا ہو گا اس وقت نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول، امام عالی مقام، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رنج و آلم کا کیا عالم ہو گا۔

دیکھا جو یہ نظارہ کانپا ہے عرش سارا
اصغر کے جب گلے پر ظالم نے تیر مارا

اور... اور... جب ننھے مٹے علی اصغر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَاخُون میں لتھڑا ہوا انھما سالانہ
ان کی امی جان سپردِ ثناب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا نے دیکھا ہو گا تو ان پر اس وقت کیسی قیامت
قائم ہوئی ہوگی۔

اے زمینِ کربلا یہ تو بتا کیا ہو گیا!

ننھا علی اصغر تری گودی میں کیسے سو گیا!

میری تمدنی بیٹی! ذرا سوچئے تو سہی! اس وقت سپیدہ زینب و سپیدہ سکینہ اور دیگر بیبیوں
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ اَجْمَعِينَ پر کیا گزر رہی ہوگی جب سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ، امامِ عالی مقام، امامِ عرش
مقام، امامِ تشنہ کام، امامِ الہام، سَيِّدُنا امامِ حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جگر پاروں عَلَيْهِ الرِّضْوَانُ
کو تلواروں سے کٹوانے کے بعد خود جامِ شہادت نوش کرنے لئے خمیے سے رخصت ہو
رہے ہوں گے۔

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے

حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہل بیت

وقتِ رخصت کہہ رہا ہے خاک میں ملتا سہاگ

لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اہل بیت

اور پھر... پھر... صرف عابدِ بیمار اور فقط پردہ نشین بیبیاں رہ جائیں، سارے خمیے
سنسان ہو جائیں۔ باہر ہر طرف خاندانِ عالی شان کے نوجوان اور بچوں کی لاشیں بکھری
پڑی ہوں، اس پر ستم بالائے ستم یہ کہ یزیدی دَرَنَدوں کی طرف سے لوٹ مارچے، خمیے
جلادیں جائیں، سب کو قیدی بنا دیا جائے اور امامِ حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سرِ انور کو
نیزے پر بلند کر کے سارا تاراج کارواں ظالمین ہانک چلیں، اس کا تصوّر ہی کس قدر دزد

ناک ہے۔ ان لرزہ خیز مناظر کو یاد کر کے ہمارا دل خون روتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ میری مدنی بیٹی! اس منظر کو یاد کریں گی تو ان شاء اللہ عزوجل اپنی معمولی سی تکلیف کے احساس پر آپ کو خود ہی ہنسی آئے گی کہ کیا ہماری بھی کوئی تکلیف ہے!

پیارے مبلغ! معمولی سی مشکل پر گہرا تانا ہے | دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا بہر حال صبر و شکیبائی (ش۔ کے۔ بانی) کا دامن تھا ہے، حُسنِ اخلاق کا پیکر بنی رہیں اور اپنی مختصر ترین زندگی کو شریعت و سنت کے مطابق گزاریں اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی رہیں۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

عَفْوُ دَرْ گَزَر کی عظیم مثال

جس شخص نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو راہِ ہجرت میں تکلیف پہنچائی اور نیز امار کر اُونٹ سے گرا دیا تھا، اس کا نام ”ہبار بنِ اَسْوَد“ ہے۔ حضرت جبید بنِ مُطْعَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے: کچھ عرصے بعد یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنے تمام جرموں کا اقرار کر کے معافی چاہی اور اسلام قبول کیا۔ اس پر رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں مُعَاف کیا، بے شک اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا، تمہیں اسلام کی ہدایت دی، بے شک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔“^(۲)

موت بار ترا دیکھ کے عفو اور تَرْحُّم | ہر باغی و سرکش کا سرِ آخر کو بھجا ہے

①... کر بلا کا خون منظر، ص ۲-۶۔

②... الاصابۃ، رقم ۸۹۵۰- ہبار بن الاسود، ۶، ۴۳۶۔

مُغَافِ كِرُوا! مُغَافِي پَاؤ...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی بڑی اذیت پہنچانے والے کو بھی مُغاف فرمادیا۔ کاش! ہم بھی مُغاف کرنے کی عادت اپنائیں، بہو سے خطا ہو، ساس کچھ کہہ دے، نڈ جلی کٹی سنا دے، بچوں کے اُبُو کی کوئی بُری بات لگ جائے، پڑوسن ستائے، کوئی اسلامی بہن نادانی والا سُلوک کر بیٹھے، الغرض کوئی کتنا ہی بُرائی سے پیش آئے، دل بڑا کر کے اسے اپنا حق مُغاف کر دیجئے! سرکارِ مدینہ، راحتِ دل، قرارِ سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”رَحْمَ کَیَا کِرُوا! تَم پَر رَحْمَ کَیَا جَاے گا اور مُغَاف کَر نَا رِخْتِیَار کَرُوا اللہُ پَاک تَمہیں مُغَاف فرما دے گا۔“ (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

مصیبت کے وقت صبر کی تلقین

حضرت اُسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے، سید عالم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبِ زادی (حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیغام بھیجا: میرا بچہ آخری سانسوں پر ہے، آپ جلدی تشریف لے آئیے! (غالباً سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی ضروری کام میں مشغول تھے، لہذا) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب میں سلام بھیجا اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ”إِنَّ اللّٰهَ مَا آخَذَ، وَكَهْ مَا آعْطَى، وَكُلُّ عِنْدَكَ يَا جَبَلِ مُسْتَسْبَى فَلَئِنَّ صَبْرًا لَتَحْتَسِبَ“ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں میعاد مقرر ہے پس چاہیے کہ تو صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے۔ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دے کر کہا کہ ضرور تشریف لے

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، ۳، ۵۴۴، حدیث: ۶۶۹۸.

آئیے! اس بار جان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے ہمراہ تشریف لائے، بچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا، وہ اس وقت دم توڑ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کیا: یا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ کیا؟ اِزْشَادُ فرمایا: ”یہ جذبہ تَرْخُم (رحمٹی) ہے جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ رَحْمُ کرنے والوں پر رَحْمُ فرماتا ہے۔“ (۱)

میت پر رونا منع نہیں

مغلوم ہو کسی عزیز کی وفات پر آنسو بہانا منع نہیں، ہاں! او ویلا مچانا، گریبان پھاڑنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کو ٹٹا وغیرہ بُرا بلکہ حرام ہے۔ (۲) شارحِ بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: بچے کا یہ حال دیکھ کر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اَزْرَاهُ شَفَقَتِ يَارَائِي ضَبُطَ نَهَ رَهَا (یعنی شفقت کے سبب بچے کی حالت پر بہت رَحْمُ آیا) اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس پر حضرت سعد بن عبدو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تعجب ہوا اس لئے کہ وہ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صبر و ضبط کو بارہا ملاحظہ فرما چکے تھے غزوہ احد کی اس قیامت خیز گھڑی میں زخمی ہونے کے باوجود زبان سے اُف تک نہ نکلی، غزوہ خندق کی اس شدت میں جسے قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ دَلَّ حَلَقُومٍ (گلے) تک آگئے تھے، پہاڑ سے بھی زیادہ انتقامت تھی اور آج بچے کا یہ حال ملاحظہ فرما کر رورہے ہیں یا تعجب اس پر ہوا کہ میت پر رونے سے منع فرمایا ہے پھر یہ آنسو کیوں بہ رہے ہیں؟ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ شفقت کا متقاضی (یعنی تقاضا) ہے جو اختیاری نہیں، فطری

①... بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبي يعذب الميت... الخ، ص ۳۶۴، حدیث: ۲۸۴۱ مملقطاً۔

②... بہار شریعت، ۱/۸۵۴، حصہ ۳ بتعیر قلیل۔

ہے اور یہ ممنوع نہیں بلکہ محمود (یعنی اچھا) ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل اپنے انہیں بندوں پر مہربانی فرماتا ہے جو خود دُوسروں پر مہربان ہوتے ہیں۔^(۱)

اطباء (ڈاکٹرز) کہتے ہیں کہ میت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے اس لئے اس رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے اور ایسے موقع پر رونانہ آنا سختی دل کی علامت ہے۔^(۲)

حدیث شریف سے ملنے والے مزید مدنی پھول

ذکر کی گئی حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
 ﴿كُونِي حَالَتِ نَزْعٍ فِيهِ هُوَ تَوَاضَعٌ لِّفَضْلِ (عَلَمًا أَوْ نَيْكًا لَوْ كُنَّ) كَوَيْلًا لِّدِينِ جَائِزٍ هِيَ كَمَا أَنَّ كِي دُعَائِيْنَ
 اَوْرَبْرَكْتِيْنَ حَاصِلٌ هُوْنَ كِي۔^(۳)

﴿مَصِيْبَتِيْ فِيْ مَبْتَلًا فَخْفُصٌ كُو صَبْرِيْ تَلْقِيْنَ كِي جَائِئِيْ﴾^(۴) جیسے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو صبر کی تلقین فرمائی۔

﴿بِيْمَارٍ پُرْسِيْ وَاجِبٌ نَهِيْئِيْ هِيَ، سُنَّتٌ هِيَ نِيْزُ جَهْوَلِيْ بِيْجُوْ كِي بِيْمَارٍ پُرْسِيْ هِيَ مَسْفُوْنٌ هِيَ۔^(۵)

﴿فَضْلٌ (بَلَدٌ زَبِيْهٌ) كِي لِيْئِيْ هِيَ كِي مَفْضُوْلٌ (اِيْئِيْ سِيْ كَمْرُ زَبِيْهٌ) كِي بِيْمَارٍ پُرْسِيْ كَرِيْ﴾^(۶)

جیسے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایک بچے کی بیمار پُرسی کے لئے تشریف لائے۔
 ﴿اِيْئِيْ بِيْئِيْ كُو يَاجَهْوَلِيْ كُو كِي مَسْفُوْنٌ بَلَكُ مَسْتَحَبٌ بَلَكُ مَبْحَا كَامٌ كِي لِيْئِيْ قَسْمٌ وَاِلَانَا جَائِزٌ

①... نزہۃ القاری، ۲/۹۰۔

②... مرآة المناجیح، ۲/۵۰۱۔

③... عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۶/۱۰۳، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

④... عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۶/۱۰۳، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

⑤... نزہۃ القاری، ۲/۹۱۔

⑥... عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۶/۱۰۳، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

ہے اور ایسی قسم کا پورا کرنا مُنتخب ہے (۱) جیسا کہ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قسم دے کر بلا یا۔ امام ابن حجر عسقلانی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: شاید آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو بذریعہ الہام مغلوم ہو گیا تھا کہ جس تکلیف میں آپ مبتلا ہیں، یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا اور آپ کی تشریف آوری سے ہی دُور ہوگی (اس لئے آپ نے قسم دے کر حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بلا یا)۔ (۲)

بارگاہِ رسالت میں حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا مقام

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بڑا مقام ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی دی ہوئی قسم کو پورا فرمایا اور تکلیف کے وقت ان کی دل جوئی کے لئے تشریف لائے۔ شارحِ بخاری امام بندر الدین عینی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے پہلی مرتبہ ہی بلا نے پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف نہ لائے یا تو اس لئے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس وقت کسی اہم دینی کام میں مصروف تھے یا ہر حال میں رضائے الہی پر راضی رہنے کا اظہار مقصود تھا (لہذا شہزادی کو بھی اسی بات کی تلقین فرمائی)۔ پھر جب حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے قسم دی تو آپ تشریف لے آئے، اس میں اُن جابلوں کا رُو ہے جن کا گمان ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حضورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں کوئی بڑا مقام نہیں رکھتیں۔ (۳)

بچوں پر شفقت کیجئے...!!

چھوٹے بچوں کو گود میں لینا سنت ہے۔ (۴) پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے

①... نزہۃ القاری، ۲/ ۹۱۔

②... فتح الباری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۳/ ۲۰۱، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

③... عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۶/ ۱۰۱، تحت الحدیث: ۱۲۸۴ مملکتاً۔

④... نزہۃ القاری، ۲/ ۹۱۔

نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ بچے آپ کی خدمت میں دُعا اور تحنیک (گھٹی دوانے) کے لئے لائے جاتے تھے۔ ایک روز حضرت اُمّ قیس رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اپنے دودھ پیتے بچے کو خدمتِ اقدس میں لائیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر پانی بہا دیا۔^(۱)

معلوم ہوا بچہ کوئی ناگوار کام کر دے تو اسے جھاڑنے لٹاڑنے یا اس کے والدین کو کھری کھری سناؤالنے کے بجائے نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ تجربہ یہی ہے کہ بچے سُن کر کم، دیکھ کر زیادہ سیکھتے ہیں لہذا ان کے کئے ہوئے غلط کام کی ان کے سامنے ہی اصلاح کر دی جائے تو ان شاء اللہ! یہ زیادہ بہتر سیکھ لیں گے۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اَوْلَادِ كَاذِبٍ خَيْرٌ

ثَلَاثًا اتَّفَاقٌ ہے کہ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے دو بچے ہوئے، ایک بیٹی حضرت امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اور ایک بیٹا حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔^(۲)

﴿۱﴾: حضرت امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

خُصُوْر تَبٰی كَرِيْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصَالِ ظاہری کے بعد تک زِنْدہ رہیں۔ خاتونِ بَحْتِ حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے وِصَالِ کے بعد اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت مولا علی كَرَّمَ اللہُ وَجْہَهُ الْكَرِيْم نے آپ سے نِكَاح فرمایا۔^(۳)

①...بخاری، کتاب الوضوء، باب ببول الصبيان، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۲۳۔

②...عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۱۰۱/۶، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

③...عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب قول... بکاء اہلہ علیہ، ۱۰۰/۶، تحت الحدیث: ۱۲۸۴۔

﴿2﴾: حضرت علی بن ابی العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

بچپن ہی میں بلوغ کے قریب پہنچ کر وفات پا گئے تھے۔ فتح مکہ کے روز حضور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اپنے ساتھ سواری پر سوار کر رکھا تھا۔⁽¹⁾ اوپر بیان کی گئی روایت میں جس بچے کی مرض الموت کا ذکر ہے غالباً وہ حضرت علی بن ابی العاص ہی تھے، حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: یہ صاحبزادے تھے جن کا نام علی تھا نہ کہ حضرت امامہ بنت زینب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، اس لئے کہ حضرت امامہ حضور أَقْدَسَ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد تک زندہ رہیں۔⁽²⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

سَفَرِ اٰخِرَتِ

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے راہِ خُدا میں ہجرت کی اور اس دوران جو تکلیف اٹھائی اس کا اثر بہت دیر تک باقی رہا، یہاں تک کہ اسی تکلیف میں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عُرْدُودَةُ بِنْتُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے: ہجرت کے دوران آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو جو چوٹ آئی تھی، اس کی تکلیف میں آپ مسلسل مبتلا رہیں، اسی کے سبب آپ کی وفات ہوئی، لہذا صحابہ کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام انہیں ”شہیدہ“ کہتے تھے۔⁽³⁾ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا وصال 8 ہجری کی ابتداء میں ہوا۔⁽⁴⁾ ایک اندازے کے مطابق اس وقت آپ کی عمر مبارک 31 سال تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

①...المواهب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۱/۳۹۲.

②...نزہۃ القاری، ۲/۸۸۸۔

③...معجم کبیر، ۹، ۳۸۲، حدیث: ۱۸۴۸۶.

④...سبل الہدی، جماع ابواب فضائل آل رسول اللہ... الخ، الباب السادس، ۱۱، ۳۱.

نوحہ شیطانی کام ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا انتقال ہوا تو غور تیس ان پر رونے لگیں، یہ دیکھ کر حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کوڑے سے انہیں مارنے کے لئے لپکے لپکے لیکن حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں پیچھے کر دیا اور فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو! پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان خواتین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رُو! مگر شیطانی آواز سے پرہیز کرنا۔ اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو کچھ آنکھ اور دل سے ہو، وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔^(۱) ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عمر! انہیں چھوڑ دو! بے شک آنکھیں بہتی ہیں، دل مصیبت زدہ ہے اور واقعے کا غم تازہ ہے۔^(۲)

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ابھی کوڑے کسی کو مارے نہ تھے بلکہ مارنا چاہتے تھے جس سے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے روک دیا۔ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سمجھے تھے کہ میت پر رونا ہی حرام ہے، اس وقت تک آپ کو نوحہ اور رونے میں فرق معلوم نہ تھا اس لئے آپ نے یہ سختی فرمائی، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے اس فرمان شریف میں فرق کر کے دکھا دیا کہ نوحہ منع ہے اور رونا جائز، یہاں جائز کام ہو رہا ہے، تم منع نہ کرو کیونکہ غم تازہ ہے اور دل کا زخم ہر اے، بعد میں خود بخود صبر آجائے گا۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: دل کا رنج اور آنکھ کے آنسو بندے کے اختیار میں نہیں یہ قدرتی چیز ہے، دل میں رقت اور رحمت کا نتیجہ ہیں اور زبان سے بکو اس،

①...مسند امام احمد، مسند بیہاشم، ۹۲/۲، حدیث: ۲۱۶۲ ملقطاً.

②...نسائی، کتاب الجنائز، باب الوصیة فی البكاء علی المیت، ص ۳۱۷، حدیث: ۱۸۵۶.

ہاتھ سے ماتم شیطانی عمل ہے، بندہ اپنے اختیار اور شیطان کے بہکانے سے کرتا ہے۔^(۱)

نُوحَہ کے مُتَعَلِّقِ بَعْضِ اَحْکَامِ

”بہارِ شریعت“ میں ہے: ﴿۱﴾: نُوحَہ یعنی میت کے اوصاف مُبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو ”بِیْن“ کہتے ہیں بِالْاِجْمَاعِ حرام ہے۔ یوں ہی واو یاءِ اَمْصِیْبَتَا (ہائے مصیبت!) کہہ کے چلانا۔ ﴿۲﴾: گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کو ٹٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام۔ ﴿۳﴾: آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اپنے لُحْتِ جَلْرِ) حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات پر رُکنا فرمایا (یعنی آنسو بہائے)۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حُضُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تہ بند عطا فرمایا

حضرت اُمّ عطیہ انصاریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عَلَیْہَا وَسَلَّم (میت کو غسل دینے والی) صحابیہ ہیں۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے غسل میں بھی آپ شریک تھیں۔ فرماتی ہیں: رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں فرمایا: اسے (حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو) طاق تعداد میں تین یا پانچ مرتبہ غسل دو، پانچویں مرتبہ پانی میں کافور ملاو، جب غسل دے لو تو مجھے خبر کرو! ہم نے (ایسا ہی کیا) بعدِ غسل آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِطْلَاعِ دِی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا تہ بند شریف ہمیں دیا اور فرمایا: ”اسے اس کے بدن سے مُتَّصِل (ملا کر، یعنی کفن کے نیچے) رکھ دو۔“^(۳)

①... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۵۱۳ - ۵۱۴: بتغیر قلیل۔

②... بہار شریعت، ۱/ ۸۵۳ - ۸۵۵، حصہ: ۳ ملتقطاً۔

③... مسلم، کتاب الجنائز، باب فی غسل المیت، ص ۱۳۳۶، حدیث: ۹۳۹۔

حدیث شریف سے ملنے والے تین اہم مدنی پھول

مَا شَاءَ اللهُ! حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کیسی خوش قسمت اور بلند شان والی ہیں کہ مزار شریف میں بھی انہیں ”قَبْرِ كَاتِبِ نُبُوتِ“ کا فیضان نصیب ہے۔ حکیم الأُمت، مفتی آحمد یار خان نَعْمَى رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ تہبند کفن میں شکار نہ تھا بلکہ بَرَکت اور قبر کی مشکلات حل کرنے کے لئے رکھا گیا، اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے؛ ﴿۱﴾: ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمالی کپڑے تبرک ہیں جن سے دُنیا، قبر و آخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں، قرآن شریف میں ہے کہ یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کی قمیض کی بَرَکت سے یعقوب عَلَيْهِ السَّلَام کی نابینا آنکھیں روشن ہو گئیں، احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر مُعَاوِيَةَ، عمر و ابْنِ عاص و دیگر صحابہ کَرَام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نے حُضُورِ صَلَاةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لئے محفوظ رکھے۔ ﴿۲﴾: دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تَبْرُكَات اور قرآنی آیت یا دُعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سُنَّت ہے۔ ﴿۳﴾: تیسرے یہ کہ ان چیزوں کے مُتَعَلِّق یہ خیال نہ کیا جائے کہ جب میت پھولے پھٹے گی تو ان کی بے حرمتی ہوگی، دیکھو سورہ فاتحہ لکھ کر دھو کر بیمار کو پلاتے ہیں، یونہی آپ زَمَّ زَمَّ بَرَکت کے لئے پیتے ہیں، حالانکہ پانی پیٹھ میں پہنچ کر کیا بتا ہے سب کو معلوم ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبرکاتِ دافعِ بلا (بالوں کو ٹالنے والے) ہیں۔ جس سے بن پڑے وہ اپنے عزیز رشتہ داروں کی قبر میں کچھ نہ کچھ تبرکات رکھوانے کی ضرور کوشش کرے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ!
اس کی بَرَکت سے میت کو قبر میں راحت و آسانی نصیب ہوگی۔

شجرہ قادریہ عطار یہ کی برکات

حیدر آباد سے ملنے والے مکتوب میں کچھ اس طرح تحریر تھا: اگست 2004ء میں ایک عطار یہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد انہیں غسل دینے والی دعوت اسلامی کی مبلغہ اسلامی بہن نے امیر اہلسنت و اہل بیتؑ کا عطا کردہ رسالہ ”شجرہ قادریہ رضویہ عطار یہ“ ان کی رشتہ دار خواتین کو دیتے ہوئے ان کی قبر میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ گھر کے مرد افراد کے ذریعے شجرہ عالیہ ان کی قبر میں رکھوایا گیا۔ کچھ عرصے بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں شاندار بچھونے پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ وہ بڑی خوش و خرم دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ مسکراتے ہوئے کچھ یوں کہنے لگیں: یہ شجرہ شریف لے لو اور ان اسلامی بہن کو شکر یہ کے ساتھ واپس کر دو، یہ ان کی امانت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس شجرہ کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا ہے۔^(۱)

قبر میں رکھنے کے تبرکات

عہد نامہ نقش نعل پاک * سبز گنبد شریف کا نقشہ * میت کے پیر صاحب کا شجرہ * نقش ہر کارہ^(۲) * جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہو، نہ منکر نکیر نظر آئیں، دعایہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔^(۳)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (وغیرہ تبرکات) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب

①... تجزیہ و تحقیق کا طریقہ، ص ۱۳۹۔

②... مدنی وصیت نامہ، ص ۶ بتغیر قلیل۔

③... فتاویٰ رضویہ، ۱۰۸/۹۔

(قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (1) طاق نہ بنوا سکتے ہوں تو کفن کے اوپر ہی رکھ دیجئے (تجہیز و تکفین وغیرہ سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہہ کا رسالہ ”مدنی وصیت نامہ“ اور مکتبہ المدینہ کی کتاب ”تجہیز و تکفین کا طریقہ“ پڑھیے)۔

مُعَامَلَاتِ قَبْرِ مِیں آسانی کی دُعا

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے اور قبر میں بھی داخل ہوئے، جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قبر سے باہر تشریف لائے تو چہرہ مبارک پر پریشانی اور غم کے آثار تھے، پوچھنے پر ازشاد فرمایا: مجھے قبر کا دبانا اور موت کی شدت یاد آئی، لہذا میں نے بارگاہِ الہی میں دُعا کی کہ میری بیٹی پر آسانی ہو، بے شک میری یہ بیٹی طویل عرصہ بیمار رہی ہے۔ (2)

ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قبر کے کنارے بیٹھ کر کچھ دیر آسمان کی طرف دیکھتے رہے، پھر قبر کے اندر اترے تو غم کی کیفیت بڑھ گئی، پھر باہر تشریف لائے تو خوش اور مُتَبَسِّمٌ (یعنی مسکرا رہے) تھے۔ پوچھنے پر فرمایا: قبر کی تنگی و تکلیف اور زینب کی کمزوری کو یاد کر کے میں نمگین ہو گیا تھا پھر میں نے اللہ پاک سے دُعا کی کہ زینب پر آسانی کی جائے لہذا ایسا ہی کیا گیا، ہاں! قبر نے اسے دبا یا ہے۔ (3)

قبر ہر ایک کو دباتی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمان ہو یا کافر، نیک ہو یا گنہگار قبر ہر ایک کو دباتی ہے، ہاں!

1... بہار شریعت، 1/838، حصہ 3: بتغیر قلیل۔

2... علل الدارقطنی، 12/251، حدیث: 2679.

3... معجم کبیر، 1/198، حدیث: 744 ملقطاً.

ان کے دبانے میں فرق ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے، اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! جس دن سے آپ نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کے متعلق بتایا ہے، اس دن سے مجھے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ فرمایا: عائشہ! مومنین کے کانوں میں منکر نکیر کی آواز ایسی محسوس ہوگی جیسے آنکھوں میں اِثْمُ سَرْمَه اور مومنین کو قبر کا دبانا ایسا ہوگا جیسے ماں سے بچہ دُردِ سَر کی شکایت کرتا ہے تو ماں پیار سے اس کا سر دباتی ہے، لیکن اے عائشہ! اللہ پاک کی ذات میں شک کرنے والوں کے لئے خرابی ہے، انہیں قبر ایسے دبائے گی جیسے چٹان کسی انڈے کو دبائے۔^(۱)

”بہار شریعت“ میں ہے: جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے، اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چٹالیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اسکو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔^(۲)

قبر کے دبانے سے محفوظ شخصیات

❁ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کو قبر نہیں دباتی اور ان سے سوالاتِ قبر بھی نہیں ہوتے۔^(۳)

❁ فقہا فرماتے ہیں: مجاہد اور مُرْ اِبَط (راہِ خدا میں جہاد کرنے والے اور اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے) سے حسابِ قبر بھی نہیں ہوگا اور تنگلی قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔^(۴)

①... اثبات عذاب القبر، ص ۸۵، حدیث: ۱۱۶۔

②... بہار شریعت، ۱/۱۰۵، حصہ: ایتیمر قلیل۔

③... شرح الصدور، باب الثانی والعشرون، باب ضمة القبر لكل واحد، ص ۸۳۔

④... مرآة المناجیح، ص ۵/۳۱۲ مقطعا۔

قبر کے دبانے سے محفوظ رہنے کا عمل

شہنشاہ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مرضِ موت میں سنوڑہِ اِخْلَاص پڑھ لے وہ قبر کے فتنے میں مبتلا نہ ہو گا اور قبر کے دبانے سے محفوظ رہے گا، روزِ قیامت فرشتے اسے پروں پر اٹھالیں گے اور پل صراطِ پارِ کروا کر جنت کے دروازے تک لے جائیں گے۔ (۱)

مزار مبارک

حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی نمازِ جنازہ سرکارِ عالی و قارء بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی اور اپنے دستِ مبارک سے قبر میں اُتارا۔ (۲) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا مزارِ مبارک جنتِ البقیع میں ہے۔ (۳) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِيْن بِجَاذِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مَا حَكَ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ قَتَوْلٌ اَنْتَ جَبِيْعٌ اَمْرِكَ

وَ اِذَا بُلِيْتِ بِحَاجَةٍ فَاقْضِ لِمُعْتَوِفٍ بِقَدْرِكَ

مفہوم: تیرے ناخنوں کی مثل کوئی تیری جلد نہ کھجائے گا، لہذا اپنے ہر کام کی ذمہ داری خود اٹھاؤ! اگر کوئی حاجت پیش آ رہی جائے تو ایسے شخص کا قصد (براد) کرو جو تمہاری قدر پہچانتا ہو۔

(دیوان الامامہ الشافعی، کاتبیۃ الکتاب، ص ۱۳۳)

① معجم اوسط، ۴، ۲۲۲، حدیث: ۵۷۸۵۔

② سیل الہدی، جماع ابواب بعض فضائل آل... الخ، الباب السادس، ۱۱/۳۱۔

③... جنتی زیور، ص ۵۰۰ بتعیر قلیل۔

حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ عنہا

”رُقیَّہ“ کا معنی ہے؛ ”ترقی کرنے والی“ (۱) صحیح یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ سے بڑی ہیں، اعلانِ نبوت سے سات سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عمر مبارک 33 برس تھی۔ (۲) آپ صاحبۃ الہجرتین (دین کی خاطر پہلے حبشہ پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے والی) ہیں۔

پہلا نکاح اور طلاق

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ابھی اعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا، جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھ ہوا، رخصتی اس وقت نہ ہوئی تھی۔ (۳)

قرآن مجید میں ابولہب کی مذمت

اعلانِ نبوت کے تیسرے سال سیدنا زینبؑ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کو اسلام کی دعوت دی اور کفر پر اڑے رہنے کی صورت میں انہیں عذابِ الہی سے ڈرایا، اس وقت عتبہ کے والد ابولہب نے شانِ رسالت میں بڑی سخت گستاخی کی اور کہا: اَلِهٰذَا جَمَعْتُمْ؟ کیا ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ (۴) اس بد زبان نے اس وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لئے لفظ ”تَبَّحًا“ استعمال کیا، اس کا معنی ہوتا ہے: برباد ہونا، تباہ ہونا۔

①... لسان العرب، باب الرءاء، ۱۵۶۶/۳، تحت اللفظ: ربّحاً.

②... المواہب اللدنیہ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۹۲/۱ ماخوذاً.

③... شرح الزمخشری علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۲۲/۴ ملخصاً.

④... بذل القوة، القسم الاول، الفصل الثالث، ص ۲۴ ملخصاً.

بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ﴿اِنَّ هُوَ اِلٰلٰهِيٌّ لِّكُمْ...﴾ الآية، ص ۱۲۲۲، حدیث: ۴۸۰۱.

اس کی ایسی کہو اس کے جواب میں اللہ پاک نے ”سُورَةُ اللَّهَبِ“ نازل کی، فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے پٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جوڑو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس کے گلے میں کھجور کی چھال کارنٹا۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذْ أَتَىٰ لَهَا ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝ (پ، ۳۰، اللہب: ۱-۵)

ابو لہب کی ایک گھٹیا حرکت

قرآن مجید میں اپنی رسوائی کا بیان سن کر ابو لہب مزید بھڑ گیا اور غصے میں لال پیلا ہو کر عقبہ سے کہنے لگا: اگر تم نے مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو تمہارے ساتھ میری نشست و برخاست (اٹھنا بیٹھنا اور میل جول وغیرہ) حرام ہے نیز ابو لہب کی بیوی اُمّ جمیل جو بڑی گستاخِ رسول تھی، اس نے بھی غصے میں آگ بگولا ہو کر اپنے بیٹے کو اسی بات پر اکسایا، ان دونوں کے جھجور کر دینے سے عقبہ نے رخصتی سے پہلے ہی حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو طلاق دے ڈالی۔^(۱)

سُورَةُ اللَّهَبِ نازل ہونے کے واقعہ

سے ملنے والے دو مدنی پھول

مُحْضُورِ اَنْوَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پاك کے محبوب ترین بندے ہیں اور ایمانی نظر میں پورا قرآن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نعمتِ پاک ہے۔ ان دونوں باتوں کی وضاحت کرتے

①...سبیل الہدی، جماع ابواب بعض فضائل آل... الخ، الباب السابع، ۱۱ ۳۳ بتغیر قلیل.

ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اوّل سے آخر تک نعت سرورِ کائنات عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ معلوم ہوتی ہے، حمد الہی ہو یا بیان عقائد، گزشتہ انبیاء کرام (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) اور ان کی اُمتوں کے واقعات ہوں یا احکام، غرض قرآن کریم کا ہر موضوع اپنے لانے والے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، مثال کے طور پر سورہ لہب کو دیکھئے کہ اس میں بظاہر اوّل تا آخر ابو لہب کافر اور اس کی بیوی کا تذکرہ ہے مگر جب غور کرو تو یہ سورت محبوب کی نعت پاک سے بھری ہوئی ہے کیونکہ ایک بار ابو لہب ابن عبدالمطلب نے حضور اقدس صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شان میں عرض کیا تھا کہ تَبَّالَكَ اَب تَبَاهُ ہو جائیں! پروردگار عالم نے اس کلمہ مَلْعُونٌ کا بدلہ اور انتقام لیتے ہوئے خود فرمایا کہ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝

(ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا) (پ، ۳۰، اللہب: ۱)

یعنی اے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس کا جواب آپ نہ دیں، ہم خود جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اب اس میں جہاں ابو لہب کی گمراہی، ہلاکت وغیرہ کا ذکر ہوا، ساتھ ہی ساتھ آقائے دو جہان (صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی عزت و عظمت بارگاہ الہیہ میں معلوم ہو گئی کہ ان کی شان میں ادنیٰ سب کو اس کرنے والا خدائے پاک کا دشمن قرار پاتا ہے۔^(۱)

وہ کہ اس در کا ہوا، خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا، اللہ اُس سے پھر گیا^(۲)

①... شان حبیب الرحمن، ص ۶۲ - سَلْمَقَطَل۔

②... حدائق بخشش، ص ۵۳۔

﴿۱﴾: دُشمنانِ رسول کو جواب دینا عنتِ الہیہ ہے۔ (۱) دیکھئے! ابو لہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بکو اس کی تو اللہ پاک نے خود اس کا جواب دیا۔

ابو لہب کا عبرتناک انجام

ابو لہب کا انجام بہت عبرتناک ہوا۔ مکتبۃ المدینہ سے چھپی ہوئی 862 صفحات کی کتاب ”سیرت مصطفیٰ“ صفحہ 245 پر ہے: جب کفارِ قریش (غزوہ بدر سے) شکست کھا کر مکہ واپس آئے تو لوگوں کی زبانی جنگِ بدر کے حالات سن کر ابو لہب کو انتہائی رنج و ملال ہوا۔ اس کے بعد ہی وہ بڑی چچک کی بیماری میں مبتلا ہو گیا جس سے اس کا تمام بدن سڑ گیا اور آٹھویں دن مر گیا۔ عرب کے لوگ چچک سے بہت ڈرتے تھے اور اس بیماری میں مرنے والے کو بہت ہی منحوس سمجھتے تھے اس لئے اس کے بیٹوں نے بھی تین دن تک اس کی لاش کو ہاتھ نہیں لگایا مگر اس خیال سے کہ لوگ طعنہ ماریں گے، ایک گڑھا کھود کر لکڑیوں سے دھکیلتے ہوئے لے گئے اور اس گڑھے میں لاش کو گرا کر اوپر سے مٹی ڈال دی اور بعض مؤرخین نے تحریر فرمایا کہ دُور سے لوگوں نے اس گڑھے میں اس قدر پتھر پھینکے کہ ان پتھروں سے اس کی لاش چھپ گئی۔ (۲)

ابن جبیر نے اپنے سفر نامے میں لکھا ہے: تنعیم (۳) سے کچھ دور اٹلے ہاتھ پر ابو لہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل کی قبریں ہیں جن پر پتھروں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اب (یعنی کم و بیش

①... تفسیر صراط الجنان، پ، ۳۰، الہب، ۱۰/۸۵۸۔

②... سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۲۴۵۔

③... مسجد الحرام سے تقریباً سات گومیٹر پر حدودِ حرم سے باہر ایک مقام کا نام، یہاں ”مسجدِ تنعیم“ کے نام سے عالی شان مسجد ہے، خوش نصیب زائرین کرام یہاں سے عمرے کا احرام باندھتے ہیں، عوام اس مقام کو ”چھوٹا عمرہ“ بولتے ہیں۔ [عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۳ ملخصاً]

614 ہجری) تک لوگ آتے جاتے ان منحوس قبروں پر پتھر او کرتے ہیں (وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ تَعَالَى)۔ (۱) آج کل کا معلوم نہیں کہ ان کی قبریں نظر آتی ہیں یا زمین میں دھنس گئی ہیں یا کسی عمارت تلے دب گئی ہیں۔ (۲)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم!
کہ جس کو تو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے ساتھ نکاح

ابو لہب نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دلوائی تاکہ رسول اکرم، نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے تکلیف پہنچے لیکن اس کا منصوبہ مٹی میں مل گیا۔ علما فرماتے ہیں: ابو لہب کی اس گھٹیا حرکت (یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دلوادینے) پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت غصہ ہوئے، لہذا آپ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظور فرمایا اور اپنی لخت جگر کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ اس پر کفار قریش بہت ہی رنجیدہ ہوئے۔ (۳)

گویا چاند سورج سے جا ملا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خالہ حضرت سعدی رضی اللہ عنہا نے اس وقت یہ اشعار کہے:

هَدَى اللَّهُ عُثْمَانَ بِقَوْلِي إِلَى الْهُدَى وَأَزْشَدَا وَاللَّهُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ
فَتَابِعَ بِالرَّأْيِ السَّدِيدِ مُحَمَّدًا وَكَانَ بَرَأْيِي لَا يَصُدُّ عَنِ الصِّدْقِ

①... مرحلہ ابن جبیر، ذکر مکة المكرمة وآثارها... الخ، ص ۸۸۔

②... عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۳۔

③... دلائل النبوة لاسماعیل اصبهانی، فصل فی قصة عتبة... الخ، ص ۷۰۔

وَأَنَّكَ الْمَبْعُوثُ بِالْحَقِّ بِنْتَهُ
فَكَانَ كِبَادٍ مَازَجَ الشَّمْسِ فِي الْأَفْقِ
فَدَى لَكَ يَا ابْنَ الْهَاشِمِيِّينَ مَهَجَتِي
وَأَنْتَ أَمِيرُنَ اللَّهِ أُرْسِلْتَ لِلخَلْقِ
یعنی اللہ پاک نے میری نیکی کی دعوت سے عثمان کو ہدایت دی (۱) اور اللہ پاک ہی حق کی
ہدایت دیتا ہے۔ عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پختہ رائے سے مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیروی کی، وہ
ایسی رائے پر چلا جو سچائی سے نہیں روکتی، رسولِ بَرِّحَق صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی لختِ جگر کا
زکاح ان سے کر دیا جو یا عثمان بدر (چودھویں کا چاند) تھا جو اُفُق (آسمان کے کنارے) میں چمکتے سورج
سے جا ملا۔ اے رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ پر میری روحِ فدا...!! آپ اللہ کے
امین ہیں جنہیں تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ (۲)

زوجین (میاں بیوی) کا حسن و جمال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عثمان غنی اور حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کی سیرت تو
ہے ہی لا جواب، اللہ پاک نے حُسنِ صورت سے بھی ان دونوں کو خوب نوازا تھا۔ علامہ
مُسْتَمَلِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: ان کے زکاح کے بعد عَوَّز تیں یہ شعر پڑھا کرتی تھیں:
أَحْسَنُ شَخْصَيْنِ رَأَى إِنْسَانٌ | رُقِيَّةٌ وَبَعْلُهَا عُمَانٌ
یعنی بہت خوب صورت زوجین (میاں، بیوی) جو کسی انسان نے دیکھے ہوں، رُقیہ اور
آپ کے شوہر عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ہیں۔ (۳)

①... أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو پہلے اسلام کی دعوت آپ کی خالہ نے دی، ان کی باتوں
سے متاثر ہو کر آپ خلیفہ رسول حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں
نے مزید ترغیب دلائی، پھر پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کلمہ پڑھایا۔ دیکھئے:
[الرياض النضرة، الباب الثالث، الفصل الرابع، جز: ۳، ص ۸-۹ ملخصاً]

②... الرياض النضرة، الباب الثالث، الفصل الرابع، جز: ۳، ص ۸-۹ ملخصاً.

③... الروض الانف، باب الحجرۃ الی ارض الحبشة، ۱۰۲ ۲.

حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي آپ سے مَحَبَّت

دوسری شہزادیوں کی طرح حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے بھی بہت مَحَبَّت فرمایا کرتے، انہیں اپنی تُوخُّہ میں رکھتے، ان کی خبر گیری فرماتے اور ان کے ہاں تحائف بھی بھیجا کرتے تھے۔

گوشت کا تحفہ

ایک دِنِ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت اُسَامَہ بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو رکابی میں گوشت دے کر ان کے ہاں بھیجا۔ جب یہ واپس آئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ حضرت رقیہ و حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کا ذِکْرِ خَيْرِ (اچھا تذکرہ) کیا۔^(۱) معلوم ہوا شادِی کے بعد بیٹی جب اپنے گھر کی ہو جائے، اسے بھول نہیں جانا چاہیے، اس سے ملنے جانا، عید تہوار پر یا ویسے ہی کبھی تحفہ بھیجنا، داماد کے ساتھ نیک سلوک کرنا وغیرہ اگر صلہ رحمی کی نیت سے ہو تو کارِ ثواب ہے اور اس سے بیٹی کا بھی دل خوش ہوتا ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر گیری فرمائی

مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کی حبشہ روانگی کے بعد کچھ دِن تک ان کی خیریت مَعْلُوم نہ ہوئی تو حُضُورِ سَيِّدِ عَالَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فکر مند ہوئے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ان کی خیریت مَعْلُوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے۔ ایک روز قریش کی ایک خاتون حبشہ سے ملکہ آئی، اس نے بتایا: اے ابو القاسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے آپ کے داماد کو حبشہ

۱... معجم کبیر، ۴۲/۱، حدیث: ۹۵ ملخصاً.

جاتے دیکھا ہے، انہوں نے اپنی زُوجہ کو دراز گوش (Donkey) پر سوار کر رکھا تھا اور خود سواری کو ہانکتے ہوئے پیدل چل رہے تھے۔ یہ سن کر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دُعادی: ”اللہ پاک ان دونوں کی جَعَاظت فرمائے۔“^(۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

دین کی خاطر تین ہجرتیں

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اسلام میں پہلی مہاجرہ (ہجرت کرنے والی) ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کی سعادت پائی:

1: حبشہ کی جانب پہلی ہجرت

اعلانِ نبوت کے پانچویں سال، ماہِ رجب میں 11 مردوں اور 4 عورتوں نے جانبِ حبشہ ہجرت کی۔^(۲) اسلام میں یہ پہلی ہجرت تھی۔ اس ہجرت کے لئے سب سے پہلے حضرت عثمان غنی اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے۔^(۳)

سب سے پہلے مہاجر

روایت ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رقیہ کو بھی ساتھ لے لو، میرا خیال ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے پر صبر کرے گا۔ پھر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت أسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو ان کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے آکر

①...المطالب العالیة، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۶/۵۳، حدیث: ۳۹۱۶.

②...طبقات ابن سعد، ذکر ہجرۃ... ابی ارض الحبشۃ فی المرحۃ الاولی، ۱/۱۰۹، صلتیقا.

③...المواہب اللدنیة، المقصد الاول، ہجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۲۵.

بتایا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پالان لگا ہوا دراز گوش نکالا اور اس پر حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو سوار کر کے سمندر کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! حضرت ابراہیم و حضرت لوط عَلَيْهِمَا السَّلَام کے بعد یہ دونوں پہلے مہاجر (راؤخدا میں ہجرت کرنے والے) ہیں۔^(۱)

﴿2﴾: حبشہ کی جانب دوسری ہجرت

حبشہ گئے ہوئے اکثر مہاجرین اسی سال شوال میں مکہ واپس آ گئے۔^(۲) کچھ عرصے بعد نبی پاک ﷺ نے دوبارہ ہجرت کا حکم فرمایا۔ اس بار 83 مرد اور 18 عورتوں نے ہجرت کی۔^(۳) ان میں حضرت رقیہ و حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُما بھی شامل تھے۔^(۴)

عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے محبت بھرے جذبات

اس بار حبشہ روانگی سے پہلے حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ ﷻ و آلہ و سلمہ! حبشہ کی طرف ہماری پہلی ہجرت ہوئی، یہ دوسری ہے مگر آپ کی معیت نہ (پہلے) نصیب ہوئی (نہ اب ہو رہی ہے)۔ ایسے محبت والے جذبات سن کر پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی طرف اور میری طرف ہجرت کر رہے ہو، یہ دونوں ہجرتیں تمہارے لئے ہیں۔^(۵)

سُبْحٰنَ اللّٰه! معلوم ہوا مسلمان دین کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں بھی جائے، اس

۱... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابة... الخ، ذکر اول من ہاجر... الخ، ۶۰/۵، حدیث: ۶۹۳۳، منقطعاً.

۲... سیرت رسول عربی ﷺ، ص ۹۰۔

۳... طبقات ابن سعد، ذکر الهجرة الثانية الى ارض الحبشة، ۱ ۶۲۱، منقطعاً.

۴... شرح الزرقانی على المواهب، المقصد الثاني، الفصل الثاني في ذكر اولاد الكرام، ۴/۲۲۳.

۵... طبقات ابن سعد، ذكر الهجرة الثانية الى ارض الحبشة، ۱ ۱۶۲.

کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صَلَّو اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہوتی ہے جیسے اَمِنُوا لِلْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ بظاہر جا تو حبشہ کی طرف رہے تھے مگر آپ صَلَّو اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اللہ کی طرف اور میری طرف ہجرت کر رہے ہو۔

﴿3﴾: ہجرت مدینہ منورہ

امام بخاری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنْدَس صَلَّو اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَدِیْنَتِہ مَنُوْرًا ہجرت فرمائی تو اس کی خبر سُن کر حبشہ گئے ہوئے بَعْضِ مہاجرین لوٹ آئے اور ہجرت کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان میں حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ اور حضرت رُقَیْہَہ رَضِيَ اللہُ عَنْہَا بھی تھے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت رقیہ رَضِيَ اللہُ عَنْہَا کے اندر راہِ دین میں قربانی کا کیسا زبردست جذبہ تھا۔ یقیناً اپنا گھر بار، ساز و سامان اور عزیز رشتے دار چھوڑ کر پردیس کی راہ لینا، پھر ایک بار نہیں، تین مرتبہ ایسا کرنا آسان بات نہیں، بڑے دل گردے (ہمت و حوصلے) کا کام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے۔ ع...

سچ ہے انسان کو کچھ کھسو کے ملا کرتا ہے | آپ کو کھسو کے تجھے پائے گا تجویا تیرا (2)
الفاظ، معانی: آپ کو اپنے آپ کو تجویا ڈھونڈنے والا۔ یہاں ”تیرا“ سے مراد ہے: ”اللہ پاک“

مہاجرین کی فضیلت پر تین آیات

ہجرت بوقتِ ضرورت افضل عبادت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّو اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں جن صحابہ و صحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے ہجرت کی سعادت پائی، قرآن مجید میں ان

1... تاریخ اوسط للبخاری، ۷۱/۱.

2... ذوقِ نعت، ص ۲۱۔

کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں۔ یہاں تین آیات مختصر تفسیر کے ساتھ ذکر کی جاتی ہیں:

﴿1﴾: مہاجرین کے لئے اچھی جگہ اور بڑا ثواب ہے

پارہ 14، سورۃ النحل، آیت: 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے۔</p>	<p>وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنُبَوِّئَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۗ وَلَا جَزَاءَ الْآخِرَةِ أَكْبَرَ لَكَ كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾</p>
--	---

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام (وصحابیات) علیہم الرضوان کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بغض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بغض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے۔ ان کی اللہ پاک نے تعریف فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا قرار دیا۔^(۱)

آیت کریمہ میں بیان کی گئی تین باتوں کی وضاحت

اس آیت میں مہاجرین سے متعلق تین باتیں بیان ہوئی ہیں:

﴿1﴾ مہاجرین کا اغلاص: آیت کی ابتداء میں ارشاد ہوا:

<p>ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے۔</p>	<p>وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ</p>
--	--

یعنی مہاجرین جنہوں نے ذبیوی فائدے کے لئے نہیں، خاص رضائے الہی کے لئے

1... تفسیر خازن، پ ۱۴، النحل، تحت الآیة: ۴۱، ۳، ۷۸ ملخصاً.

ہجرت کی۔ (۱) معلوم ہوا مہاجرین بڑی فضیلت والے ہیں کہ ”ان کے خالصتاً رضائے

الہی کے لئے ہجرت کرنے کی گواہی اللہ پاک نے خود دی ہے۔“ (۲)

(۲): ہجرت کا دُنیوی انعام: اس کے بعد مہاجرین کا دُنیوی انعام بیان کیا گیا:

لَنْبُوْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۗ

ترجمہ کنزالایمان: ضرور ہم انہیں دنیا میں

(پ ۱، النحل: ۴۱) اچھی جگہ دیں گے۔

اچھی جگہ سے مراد مدینہ طیبہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہجرت کی جگہ بنایا۔ (۳)

اللہ پاک کا محبوب مقام

معلوم ہوا: ”مَدِيْنَةُ مَكِّيَّةٌ“ اللہ پاک کو بڑا محبوب ہے، جہی تو محبوبِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کے مستقل قیام کے لئے اس کا انتخاب فرمایا اور اسے اچھی جگہ قرار

دیا۔ امام حاکم نیشاپوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ”مُسْتَدْرَك“ میں روایت کیا کہ حُضُوْرِ اَنْدَسِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو بارگاہِ الہی میں دُعا کی: اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَحْرَجْتَنِيْ مِنْ

اَحْبَبِ الْبِلَادِ اِلَيَّ فَاَسْكُنِيْ فِيْ اَحْبَبِ الْبِلَادِ اِلَيْكَ يَعْنِي الْهَيْبِ! تو نے مجھے میرے مُجْزُوْب ترین شہر

(مَكَّةُ مَكِّيَّةٌ) سے نکلنے کا حکم دیا، اب میرا قیام ایسی جگہ فرما جو تیرے ہاں مُجْزُوْب ترین ہو۔ (۴)

مکہ سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ

حصے میں اس کے آیا بیٹھے نبی کا روضہ (۵)



①...تفسیر فتوح الغیب، پ ۱، النحل، تحت الآية: ۴۱، ۲۲/۹، بغیر قلیل۔

②...تفسیر صراط الجنان، پ ۱۳، النحل، تحت الآية: ۴۱، ۵/۳۱۵، بغیر قلیل۔

③...سابقہ حوالہ ص ۳۱۸۔

④...مستدرک، کتاب الهجرة، ۳/۵۳۵، حدیث: ۴۳۲۰، بغیر قلیل۔

⑤...وسائل بخشش، ص ۳۲۰۔

مَدِينَةُ مَنْوَرَةَ كَالْحُسْنِ وَجَمَالِ

ذکر کی گئی آیت میں مدینہ پاک کو ”حَسَنَةٌ“ فرمایا گیا۔ یہ مَدِينَةُ مَنْوَرَةَ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو غالباً اسی آیت سے لیا گیا ہے۔ ”حَسَنَةٌ“ کا معنی ہے: عمدہ اور بہترین جگہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدینہ طیبہ ہر اعتبار سے بہت عمدہ، بہترین اور نہایت حسین ہے لہذا اسے حَسَنَةٌ کہتے ہیں۔ شیخ محقق، سیدنا شیخ عبدالنہج محدثِ دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مَدِينَةُ مَنْوَرَةَ کا ظاہری حُسْن یہ ہے کہ یہاں باغات، چشمے، کنوئیں، بلند و بالا پہاڑ، کشادہ فضا میں، عمارتوں کے گنبد، مشاہد و مزارات ہیں، نُور نے اس پورے شہر کا احاطہ کیا ہوا ہے، یہ تمام خطہ بڑا پُر رونق، نہایت فرحت بخش ہے۔ (۱)

باغِ طیبہ کا حسن کیا کہنا! جامہ نور جیسے ہو پہنا
حُسن سارا یہیں سمٹ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی (۲)

شیخ محقق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مزید فرماتے ہیں: اس شہر پاک کا باطنی حُسْن خُصُورِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وُجُودِ مَسْجُودِ كِي بدولت ہے نیز آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک، صحابہ کرام جو تمام بَرَکات و کرامات کے جامع ہیں، یہ بھی یہاں آرام فرما ہیں۔ یہ خوبیاں وہ ہیں جو اسی شہر پاک کو حاصل ہیں۔ تھوڑا آگے چل کر شیخ محقق لکھتے ہیں: لَا وَاللّٰہ! (اللہ پاک کی قسم!) اَصْلُ حُسْنِ وَزِيَابَانِي جُودِ كِي آنکھوں سے ہی دیکھی جاسکتی ہے، اسی شہر پاک میں ہے، اس کے علاوہ کہیں دیکھی نہ سنی۔ اس کے سوا جہاں بھی نورانیت نظر آتی

①... جذب القلوب، ص ۱۲.

②... دسائل بخشش، ص ۳۸۹.

ہے، اسی بلدہ حرام (عزت والے شہر) کی روشنیوں اور آثار و برکات کے عکس ہیں۔ ص... (1)

هَرَّ كَجَا نُورِيسْتِ نَابَاں بَاكَمَالٍ | ظَاهِرِ اَسْمَتِ اَرِ اَفْتَابِ اِيں جَمَالِ
مفہوم: جہاں کہیں نور آب و تاب کے ساتھ روشن ہے، اسی کے عکس سے ظاہر ہو رہا ہے۔

امام عشق و محبت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

انہیں کی بُو مایہ سَمَن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
 انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے (2)
مشکل الفاظ کے معانی: بُو: خوشبو۔ مایہ سَمَن: چینیلی کا سرمایہ۔

﴿3﴾: **ہجرت کا انخروی انعام:** پھر مہاجرین کا انخروی انعام بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا جَزَاءَ لَاجِرَةٍ اَکْبَرٍ ﴿۱﴾ | ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک آخرت کا
 ثواب بہت بڑا ہے۔ (پ: ۱، النحل: ۴۱)

یعنی مہاجرین کو مَدِیْنَتِہ مَنُوْرَکَہ میں آرام مل جانا آخرت کے ثواب کو کم نہ کرے گا، جیسے
 سرکاری حکام کا سفر خرچ تنخواہ کم نہیں کر دیتا۔ (3)

﴿2﴾: **مہاجرین صبر و توکل والے ہیں**

ذکر کی گئی آیت کے مُتَّصِلِ اگلی آیت میں اللہ پاک فرماتا ہے:

الَّذِيْنَ صَابَرُوْا وَاَوْعَاىِٔ سَالِبِيْہِمْ يَتُوْكَلُوْنَ ﴿۱﴾ | ترجمہ کنزالایمان: وہ جنہوں نے صبر کیا اور
 اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (پ: ۱، النحل: ۴۲)

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: صبر

1... جذب القلوب، ص ۱۲۔

2... حدائق بخشش، ص ۱۸۰۔

3... تفسیر نور العرفان، پ ۱۲، النحل، تحت الآية: ۴۱۔

اور توکل سُلُوک کا انتہائی (بہت اونچا) مقام ہے، اس سے مَعْلُوم ہوا تمام مہاجرینِ اَوَّلینِ ولایت کے انتہا (بہت اونچے) درجے پر تھے جس کی گواہی رب دے رہا ہے چونکہ یہ آیت مکی (یعنی ہجرت سے پہلے نازل ہوئی) ہے اس لئے اس میں صرف مہاجرینِ اَوَّلین (اولاً ہجرت کر کے مَدِیْنَةُ مَكَّةَ کا آجانے والے جیسے حضرت رقیہ و عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) داخل ہیں، یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ (رضائے الہی کے لئے) وطن چھوڑنے پر صبر کرنا بڑی فضیلت ہے۔^(۱)

علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ہجرت کرنے والے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کا توکل بہت عظیم تھا۔ انہوں نے رضائے الہی کے لئے اپنا مال و دولت، گھر بار چھوڑ دیا، عزت کے بدلے لوگوں کی نظروں میں پائی جانے والی حقارت پر اور مالداروں کے بدلے فقر وفاقہ پر راضی ہو گئے تو اللہ پاک نے لوگوں کی نظروں میں پائی جانے والی ان کی حقارت کو عزت سے اور فقر کو مالداروں سے تبدیل فرما دیا اور انہیں جزادی، بس وہ دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے سردار ہو گئے۔^(۲) امام بوسیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

مَا لِمَوْلَى وَ لَا لِعِيَالِي حَوَارِيُونَ | فِي فَضْلِهِمْ وَ لَا تَقْبَاءُ (3)

ترجمہ: حضرت موصیؑ کے نقیبوں اور حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں کوئی بھی فضیلت میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان جیسا نہیں۔

﴿3﴾: مہاجر و مجاہد دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں

دسویں پارے میں سُورَةُ التَّوْبَةِ کی آیت 20 میں ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَ هَاجَرُوا وَ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِنَا

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور ہجرت

①... تفسیر نور العرفان، پ ۱۳، النحل، تحت الآية: ۴۲۔

②... تفسیر صاوی، پ ۱۴، النحل، تحت الآية: ۴۲، جز: ۱، ۲۷۰/۲۔

③... دیوان بوسیری، ص ۲۷۔

کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے، اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے۔ ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَسُرْضَوَانٍ وَجَّئَتْ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ
مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ إِنَّ اللَّهَ
عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ (پ: ۱، العوبة: ۲۰-۲۲)

تفسیر نعیمی میں ہے: ہجرت سے مراد ہے مکہ معظمہ سے مدینہ کی طرف۔ یہاں ان (یعنی ہجرت اور جہاد کرنے والے) صحابہ کی فضیلت اُن صحابہ پر بیان ہو رہی ہے جو ایمان لائے مگر اپنے گھروں میں آرام سے رہے۔ خیال رہے! غیر مہاجر، غیر مجاہد مومنین اگرچہ جنتی ہیں مگر ان کے درجے ان (ہجرت و جہاد کرنے والوں) کے برابر نہیں۔^(۱)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

تکلیف دینے والے ہلاک ہو گئے

حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہجرت کر کے حبشہ تشریف لائیں تو یہاں کے کچھ نوجوان آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو تعجب خیز نگاہوں سے دیکھتے جس سے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو اذیت ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے بارگاہ الہی میں ان کے خلاف دُعا فرمائی تو (ایک جنگ کے دوران) یہ سب ہلاک ہو گئے۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

۱... تفسیر نعیمی، پ: ۱۰، توبہ، تحت الآیة: ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶

سَفَرِ آخِرَت

12 رَمَضانِ الْمُبَارَكِ 2 ہجری کو جب حُضُورِ سِرِّ وِ عَالَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غزوة بدر کے لئے روانہ ہو رہے تھے، (1) حضرت زقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اس وقت سخت بیمار تھیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو ان کی دیکھ بھال اور تیمارداری کے لئے مدینہ ہی میں چھوڑا اور خود اسلامی لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے۔ (2) 17 رَمَضانِ الْمُبَارَكِ کو حق اور باطل کا وہ عظیم الشان معرکہ (یعنی غزوة بدر) پیش آیا (3) جس میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو شاندار فتح سے نوازا اور کافروں کو بدترین شکست ہوئی۔

ابھی حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بدر سے واپس تشریف نہ لائے تھے کہ 19 رَمَضانِ الْمُبَارَكِ کو (4) حضرت زقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اس فانی دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ بوقتِ وفات آپ کی عُمرِ مُبَارَكِ 20 سال تھی۔ آپ کو چاشت کے وقت بقیع شریف میں دفن کیا گیا۔ تدفین سے فارغ ہو کر لوگ ابھی ہاتھوں سے مٹی جھاڑ رہے تھے، جب حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مدینہ پہنچے اور اہل مدینہ کو غزوة بدر میں عظیم الشان فتح کی خوش خبری سنائی۔ (5)

تذکرہ اَوْلَاد

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی جن کا نام عَبْدُالله رکھا گیا، ان ہی کی نسبت سے اَمِينُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اپنی کنیت اَبُو عَبْدِالله رکھی۔ (6)

- 1... المواهب اللدنیة، القسم الاول، مغازیہ وسرایاہ... الخ، 1/ 178.
- 2... طبقات ابن سعد، رقم 4099، رقیة بنت رسول الله... الخ، 8، 30.
- 3... المواهب اللدنیة، القسم الاول، مغازیہ وسرایاہ... الخ، 1/ 179.
- 4... بذل القوة، القسم الثاني، الباب الثالث، الفصل الثاني في حوادث... من الهجرة، ص 430.
- 5... شرح الزرقاني على المواهب، المقصد الاول، باب غزوة بدر الكبرى، 2، 332 ملقطاً.
- 6... طبقات ابن سعد، رقم 4099، رقیة بنت رسول الله... الخ، 8، 30.

4 ہجری میں جب ان شہزادے کی غزوة مبارک 6 سال تھی، ایک مرغ نے ان کی آنکھ میں ٹھونک ماری جس کے سبب کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ ان کی وفات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی گوو مبارک میں لیا اور فرمایا: بے شک اللہ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔⁽¹⁾

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی دو خصوصیات

﴿1﴾: غزوة بدر میں شرکت کا ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت رُقِيَّةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تخت بیمار تھیں، حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان کی خدمت کے لئے مَدِينَةَ مَنَوَّرَاہی میں رہے، غزوة بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بخاری شریف میں ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مَّبْنٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ بَعَثْتُكَ تَمَّهِمْ غَزْوَةَ بَدْرٍ فِي شَرِكَةٍ كَرْنِ وَالِے كِي مَثَلِ اَجْرٍ بَعَثِي مَلِے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔⁽²⁾

حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُخْتَارِ كُلِّ هَيْسِ

معلوم ہو اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرعی احکام میں بھی اختیار عطا فرمایا ہے۔ دیکھئے! اصل حکم میں جہاد کے ثواب اور مالِ غنیمت کا حق دار وہی ہے جو جہاد میں شریک ہو مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے غزوة بدر میں شرکت کے ثواب کا وعدہ بھی فرمایا اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی عطا کیا حالانکہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بظاہر غزوة بدر میں شامل نہ تھے۔ شارح مشکوٰۃ، حکیم الامت، مولانا

1... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، 4/323 ملقطاً.

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب... الخ، باب مناقب عثمان... الخ، ص 937، حدیث: 3698.

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَزْوَةُ بَدْرٍ سے غائب نہیں رہے، وہ بدر میں تھے، جہاد کر رہے تھے، مَدِينَةَ مَنُوكَا میں ان کا گھرانے کے لئے بدر کا میدان تھا اور اپنی زوجہ یعنی زقیہ بنت رَسُولِ اللهِ کی خدمت ان کے لئے بدر کا جہاد تھا۔^(۱) آپ کو بدر والوں کا صرف ثواب نہ ملا بلکہ غنیمت کا حصہ بھی ملا، آپ صرف حکماً غازی بدر نہ ہوئے بلکہ حقیقتاً غازی مانے گئے۔^(۲) یہ ہے اس شہنشاہِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اختیاراتِ خداداد کہ عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے لئے مَدِينَةَ مَنُوكَا بلکہ حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا گھر بدر بنا دیا۔

بنا دو میرے سینہ کو مدینہ
 نکالو بحرِ غم سے یہ سفینہ
 سینہ میں جو آجاؤ، بن آئے مرے دل کی
 سینہ تو مدینہ ہو، دل اس کا ہو شیدائی
 یہ دل ہو خدا کا گھر، سینہ ہو تیرا مسکن
 پھر طیبہ و کعبہ کی پہلو میں ہو یکجائی^(۳)

﴿۲﴾: عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی طرف سے بیعت

غزوة بدر کے روز حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے بیعت لی تو فرمایا: اِنَّ عُمَانَ اِنْتَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُولِ اللهِ وَ اِنِّي اُبَايِعُ لَهٗ بے شک

- * * *
- ①... مرآة المناجیح، ۸/۲۰۵، بتغییر قلیل۔
 - ②... مرآة المناجیح، ۵/۶۰۲، بتغییر قلیل۔
 - ③... مرآة المناجیح، ۸/۲۰۵، بتغییر قلیل۔

عثمان اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں ہے، اس کی جانب سے بیعت کرتا ہوں۔ (۱)
 مولانا مفتی محمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس کے تحت فرماتے ہیں: حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنا بایاں (یعنی دل کی جانب والا) ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: یہ عُثْمَانُ کا ہاتھ ہے اور
 اپنے داہنے (سیدھے) ہاتھ کو فرمایا: یہ ہمارا ہاتھ ہے اور خود ہی حضرت عُثْمَانُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کی
 طرف سے بیعت کی۔ اس بیعتِ عُثْمَانُ کا واقعہ دوبارہ ہوا؛ ایک تو غزوہ بدر میں، دوسرے
 بیعتِ رَضْوَانِ کے وقت مقامِ حُدَيْبِيَةِ میں۔ یہ ہے حضرت عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان...!!

دستِ حبیبِ خدا، جو کہ يَدُ اللهِ تھا
 ہاتھ بنا آپ کا آپ وہ ذی شان ہیں (۲)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

تنگ دستی کے ۱۱ اسباب

﴿۱﴾: بغیر ہاتھ دھوئے کھانا۔ ﴿۲﴾: ننگے سر کھانا۔ ﴿۳﴾: اندھیرے میں کھانا۔ ﴿۴﴾: دروازے
 پر بیٹھ کر کھانا پینا۔ ﴿۵﴾: میت کے قریب بیٹھ کر کھانا۔ ﴿۶﴾: نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر کرنا۔
 ﴿۷﴾: چار پائی پر بغیر دسترخوان، بچھائے کھانا۔ ﴿۸﴾: چار پائی پر خود سرمانے بیٹھنا اور کھانا
 پانچتی کی جانب رکھنا۔ ﴿۹﴾: دانتوں سے روٹی کترنا (برگرد غیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں)۔
 ﴿۱۰﴾: کھانے ہوئے برتن صاف نہ کرنا۔ ﴿۱۱﴾: جس برتن میں کھانا کھایا، اسی میں ہاتھ دھونا۔
 (فیضانِ سنت، ص ۸۸ و ۸۹)



①... ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن جاء بعد الغنمة لا سهم له، ص ۴۳۶، حدیث: ۲۷۲۶۔

②... مرآة المناجیح، ۵/۶۰۱، تغیر قلبی۔

حضرت سیدتنا ام کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اِغْلَانِ بُنُوْتٍ سے پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ ”اسد الغابہ“ میں ہے: صحیح یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے چھوٹی ہیں۔ (۱) حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کا نام ”اُمّ کلثوم“ رکھا۔ (۲)

”اُمّ کلثوم“ کا معنی اور اس نام کی وضاحت

”کُلْثُوم“ کا معنی ہے: پُر گوشت چہرے والا۔ جس کے نین نقش خوب صورت اور رُخسار بھرے ہوئے ایسے ہوں کہ گوشت لٹک کر بد نما نہ لگے، ایسی عَوْرَت کو مُكَلَّثَمَةٌ کہتے ہیں، اسی طرح گول اور پُر گوشت چہرے کو وَجْهٌ مُكَلَّثَمٌ کہا جاتا ہے۔ ”لسان العَرَب“ میں ہے: کُلْثُومُ مرد کے لئے ہے اور اُمّ کُلْثُومُ عَوْرَت کے لئے۔ (۳) خیال رہے! اَبُو اَيُّمٍ والا نام کنیت کہلاتا ہے (۴) جیسے ابو ہریرہ، اُمّ کلثوم۔ علامہ قَسْطَلَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا کوئی نام مَعْرُوف نہیں، آپ کنیت ہی سے پہچانی جاتی ہیں۔ (۵) اس کے تحت علامہ زُرْقَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: اس کے علاوہ آپ کا کوئی نام تھا ہی نہیں، ظاہر یہ ہے کہ یہ کنیت ہی آپ کا اَصْل نام ہے۔ (۶)

پہلا نکاح اور طلاق

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نکاح بھی اِغْلَانِ بُنُوْتٍ سے پہلے ابو لہب کے چھوٹے بیٹے عتبیبہ کے

- ①... اسد الغابہ، رقم ۷۵۸۱، ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۷۴ ۷.
- ②... سیل الہدی، جماع ابواب بعض فضائل آل... الخ، الباب الثامن، ۱۱، ۳۶.
- ③... لسان العرب، باب الکاف، ۷/۳۴۶۸، تحت لفظ: کلثوم.
- ④... التعریفات، باب الکاف، ص ۲۶۷.
- ⑤... اُمُوهَب الدنئیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۱/۳۹۳.
- ⑥... شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۲۵ ملقطاً.

ساتھ ہوا، رخصتی ابھی نہ ہوئی تھی۔ جب ”سُوْرَةُ الْاَلْهَبِ“ نازل ہوئی تو بد نصیب عتیبہ نے اپنے والدین کی باتوں میں آکر طلاق دے دی۔^(۱)

بد بخت عتیبہ کا گستاخانہ رُوِیَہ

عتیبہ بڑا بد بخت تھا۔ اس نے طلاق تو دی، ساتھ ہی رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی بھی کی۔ روایت ہے، اس نے بارگاہِ رسالت میں آکر سخت گستاخی والے جملے کہے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چھٹ پڑا اور آپ کے مُقَدَّس پیراہن (قمیض مبارک) کو پھاڑ ڈالا۔^(۲) سَمَطُ التَّجْوِمِ میں ہے: اس بد انجام نے مَعَاذَ اللہ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تھوک ڈالنے کی بھی ناپاک جسارت کی لیکن یہ تھوک واپس اسی کے چہرے پر آکر گر اور چہرے کا اتنا حُصَّہ جل گیا۔^(۳)

اس کی بے ادبی سے رَحْمَتوں والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبَارَک دِل پر بہت رنج و صدمہ گزرا اور جوشِ غم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مُبَارَک سے یہ دُعا نکلی: ”یَا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مُسَلِّط فرما دے۔“^(۴)

ابو طالب اس وقت یہیں تھے، حُضُوْرِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سن کر سہم گئے اور عتیبہ سے مخاطب ہو کر کہا: ”میرے بھتیجے کی دُعا سے تجھے چھڑکارا نہیں۔“^(۵)

عتیبہ کا عبرتناک انجام

ان ہی دنوں عتیبہ اور ابو لہب ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ملکِ شام گئے اور مقام

- ①... شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/ ۳۲۲ ملخصاً.
- ②... المواہب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۱/ ۳۹۳.
- ③... سمط التجم، المقصد الثانی، باب الخامس، ذکر السیدة ام کلثوم... الخ، ۱/ ۵۰۹.
- ④... دلائل النبوة لابن نعیم، الفصل الرابع والعشرون، قصة عتیبة بن ابي لہب، ص ۲۷۱.
- ⑤... دلائل النبوة لابن نعیم، الفصل الرابع والعشرون، قصة عتیبة بن ابي لہب، ص ۲۷۱.

”زُرْقَا“ میں ایک راہب کے پاس رات میں ٹھہرے۔ راہب نے قافلے والوں کو بتایا کہ یہاں درندے بہت ہیں، آپ لوگ ذرا ہوشیار ہو کر سوئیں۔ یہ سن کر ابو لہب نے قافلہ والوں سے کہا: لوگو! مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے میرے بیٹے عتیبہ کے لئے ہلاکت کی دُعا کر دی ہے، تم لوگ تجارتی سامان اکٹھا کر کے اس کے اوپر عتیبہ کا بستر لگا دو اور سب اس کے ارد گرد سو رہو تا کہ میرا بیٹا درندوں کے حملے سے محفوظ رہے۔ چنانچہ قافلہ والوں نے عتیبہ کی حفاظت کا پورا بندوبست کر دیا۔⁽¹⁾

”دَلَائِلُ النَّبُوَّةِ“ میں ہے: رات کے کھانے کے وقت یہاں ایک شیر نظر آیا اسے دیکھتے ہی عتیبہ تھر تھر کانپنے لگا۔ لوگوں نے کہا: کیوں کانپتے ہو؟ ہم اور تم ایک ہی حال پر ہیں! عتیبہ بولا: مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے میرے خلاف دُعا کی ہے اور خُدا کی قسم! آسمان کے نیچے مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔ پھر رات کا کھانا لگایا گیا تو ڈر کے مارے عتیبہ نے کھانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔⁽²⁾

رات کو جب سب سو گئے، بالکل اچانک ایک شیر آیا اور سب کو سو گتے سو گتے سامان کے ٹیلے کے پاس پہنچ گیا، پھر زور دار چھلانگ سے اوپر چڑھا اور لمحہ بھر میں عتیبہ کو چیر پھاڑ کر ہلاک کر ڈالا۔ لوگوں نے شیر کو بہت تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا اور کدھر چلا گیا۔⁽³⁾

آخری سانس لیتے ہوئے عتیبہ نے کہا: میں نے کہا نہ تھا کہ مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

①... شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی، فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۲۶ بغیر قبیل.

②... دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الرابع والعشرون، قصة عتیبة بن ابي لهب، ص ۲۷۲.

③... شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی، فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۲۶.

وَسَلَّمَ) سب سے زیادہ سچے ہیں...!! (۱) نیز ابو لہب نے بھی یہی کہا کہ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دُعا سے عتیبہ کو کسی صورت چھٹکارا نہیں۔ (۲)

عتیبہ کے بُرے خاتمے کا سبب

خدا کی شان دیکھئے! رسولِ کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں کو طلاق تو ابو لہب کے دونوں بیٹوں نے دی مگر حضرت عتبہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے کوئی گستاخی نہیں کی تھی لہذا وہ قہرِ الہی میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ فتحِ مکہ کے دن اسلام قبول کر کے شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوئے اور "عتیبہ" جس نے شانِ رسالت میں سخت گستاخی کی، یہ اللہ پاک کے غضب میں گرفتار ہوا اور کفر ہی کی حالت میں موت کے گھاٹ اُترا۔ (۳)

وہی دھوم ان کی ہے مآشاء اللہ!
مٹ گئے آپ مٹانے والے (۴)

"ضد" لاعلانِ مَرَضِ ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبرت کی بات ہے، عتیبہ نے اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایذا دی تو ذلّت کی موت مارا گیا، اس کی حِجَاظَت کی سبب تدبیریں بے کار گئیں، اس کے ساتھی بھی اسے پہچانہ سکے اور دیکھے! ابو لہب اور عتیبہ دونوں جانتے بلکہ مان بھی رہے ہیں کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ سچے ہیں، اس کے باوجود ایمان

①... دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الرابع والعشرون، قصة عتیبة بن ابی لہب، ص ۲۷۲۔

②... دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الرابع والعشرون، قصة عتیبة بن ابی لہب، ص ۲۷۱۔

③... سیرتِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ص ۶۹۶ بتغییر قلیل۔

④... حدیث ابنِ حبشش، ص ۱۶۱۔

لانے کو تیار نہ ہوئے۔ حکیم الامت، مفتی آخند یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ”ضد کا علاج کسی عالم کے پاس اور وہم کی دوا کسی طبیب کے پاس نہیں، جسے رہبر (Leader) کی ذات سے ہی عَمَاد (دشمنی) ہو تو وہ اس کی ہر بات کا انکار ہی کرتا ہے۔“ (۱)

دل پر مہر لگنے کے بغض اسباب

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مزید فرماتے ہیں: ”عشقِ مصطفیٰ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) دل میں کُفر آنے نہیں دیتا، عداوتِ مصطفیٰ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) دل میں ایمان آنے نہیں دیتی۔“ (۲) وہ کفار جن کے دلوں میں کُفر راسخ ہو کر ان کے رگ و ریشہ (یعنی نَسْ نَسْ) میں سرایت کر چکا تھا، رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بغض و عِنَاد کے باعث وہ اپنے کُفر پر شدت کے ساتھ مُصِر (یعنی اڑے) رہے اور حق قبول کرنے کی کوئی صلاحیت ان میں باقی نہ رہی اس لئے مرتے دم تک وہ ایمان نہ لائے۔ (۳) ان کے بارے میں ارشاد ہو:

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ان کے دلوں پر
اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر
گھٹا ٹوپ (یعنی پردہ پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے
بڑا عذاب۔ (پ، ۱، البقرة: ۷)

یعنی ان کے کُفر و عِنَاد، سرکشی و بے دینی، حق کی مخالفت اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ و السَّلَام سے عداوت کے انجام کے طور پر ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے۔ (۴) بزرگان دین فرماتے ہیں: اللہ والوں کی عداوت سے دل میں سختی پیدا

①... تفسیر نعیمی، پ، ۱، البقرة، تحت الآية: ۱، ۵۱، ملتقطاً۔

②... سابقہ حوالہ۔

③... التبیان مع البیان، پ، ۱، البقرة، تحت الآية: ۷، ص ۵۵۵ ملتقطاً۔

④... تفسیر صراط البیان، پ، ۱، البقرة، تحت الآية: ۷، ۷۲۔

ہوتی ہے اور ان سے ڈھسنی رکھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں مہر لگ جاتی ہے کہ پھر اس کو ایمان میسر نہیں ہوتا۔^(۱)

عداوتِ نبی بدترین کفر ہے

”مر آة المناجیح“ میں ہے: کُناہ بہت آہستگی سے دل کو میلا کرتے ہیں ایسے ہی توبہ اور نیک اعمال بہت آہستگی سے میلے دل کو صاف کرتے ہیں مگر نبی کی عداوت یک دم شفاف دل کو میلا نہیں بلکہ زنگ آلود کر دیتی ہے جیسے شیطان کا حال ہو کہ لاکھوں سال کی عبادت ایک سیکنڈ میں برباد ہو کر اس کا دل ناقابلِ علاج، زنگ آلود ہو گیا اور مقبول بندے کی نگاہِ کرم ایک آن (یعنی لمحے بھر) میں زنگ آلود دل کو صاف کر کے اس پر پالش کر دیتی ہے، موسیٰ علیہ السلام کی نظر سے برسوں کے مجرم جادوگر مؤمن، صحابی، صابر اور شہید ہو گئے، حضورِ غوثِ پاک (رضی اللہ عنہ) کی ایک نظر سے چور قطب ہو گئے۔^(۲) معلوم ہوا عداوتِ نبی بدترین کفر ہے^(۳) اور نگاہِ نبی بلکہ نگاہِ ولی بھی بہترین نعمت ہے۔ اسی لئے صوفیاء کرام فرماتے ہیں:

يَكُ زَمَانَهُ صُحْبَتِ بَا اَوْلِيَانَا | يَهْتَرُ اَزْ صَدِّ سَالِه طَاعَتِ بِي رِنَا
یعنی اولیاءِ کرام کی لمحہ بھر صحبت، سو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے۔

يَكُ زَمَانَهُ صُحْبَتِ بَا اَنْبِيَا | يَهْتَرُ اَزْ هَزَارِ سَالِه طَاعَتِ بِي رِنَا
انبیاءِ کرام علیہم السلام کی لمحہ بھر صحبت، ہزار سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے۔

يَكُ زَمَانَهُ صُحْبَتِ بَا مُصْطَفٰى | يَهْتَرُ اَزْ نَكْبِه سَانِه طَاعَتِ بِي رِنَا^(۴)
مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لمحہ بھر صحبت، لاکھ سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے۔

* * *

①... تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۷، ۱۵۹/۱۔

②... مر آة المناجیح، ۳/۳۶۳۔

③... تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۷، ۱۵۸/۱۔

④... مر آة المناجیح، ۳/۳۶۵۔

سَفَرِ هَجْرَت

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہجرت کے سات ماہ بعد حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے ہجرت کی۔ (۱) ”سیرتِ مصطفیٰ“ صفحہ 180 پر ہے: حُضُورِ اُقْدَسِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کہ ابھی حضرت ابو ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے مکان ہی میں تشریف فرما تھے، آپ نے اپنے غلام حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو پانچ سو زہم اور دو اونٹ دے کر مکہ بھیجا تاکہ یہ دونوں صاحبانِ حُضُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل و عیال کو مدینہ لائیں۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات جا کر حُضُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو صاحبزادیوں حضرت فاطمہ اور حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوْحِہٖ مُطَهَّرَہٗ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سوودہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اور حضرت أسامہ بن زید اور حضرت اُمّ ایمن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو مدینے لے آئے۔ یہ سب لوگ مدینہ آ کر پہلے حضرت حارثہ بن نعمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے مکان پر ٹھہرے۔ (۲)

سَيِّدُنَا عِثْمَانَ غَنِی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ نکاح

حضرت زُقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی وفات کے بعد ربیع الاول تین ہجری کو حُضُورِ اُقْدَسِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نکاح حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ کیا اور اسی سال جمادی الاول میں رخصتی ہوئی۔ (۳)

جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام پر پیغامِ نکاح لائے

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک

①...بذل القوة، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل الاول: فی حوادث السنۃ الاولی... الخ، ص ۴۱۴.

②...سیرتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۱۸۰، ملقطاً.

③...بذل القوة، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل الثالث: فی حوادث السنۃ الثالث... الخ، ص ۴۷۰.

روز حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے ملے، انہیں غمگین دیکھ کر پوچھا: عثمان! کیا معاملہ ہے؟
 عرض کیا: یا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا غم کا ایسا
 پہاڑ بھی کسی پر ٹوٹا ہو گا جیسا مجھ پر ٹوٹا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادی و فات پا
 گئیں اور میرا آپ کے ساتھ رشتہ ہوادادی ختم ہو گیا۔

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اپنا دکھ بیان کر رہے تھے کہ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ
 پیغام الہی لے کر حاضر ہو گئے۔ چنانچہ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
 عثمان! تم ایسی بات کہتے ہو...!! یہ جبریل ہیں، حکم الہی لائے ہیں کہ میں زقیہ کی بہن اُمّ کلثوم
 کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں، اس شرط پر کہ حق مہر بھی اتنا ہو جتنا زقیہ کا تھا اور محسن
 سلوک بھی ویسا ہی ہو جیسا زقیہ کے ساتھ تھا۔^(۱)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس
 کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میری سو (100) بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد
 دیگرے (یعنی ایک ایک کر کے) سب کا نکاح تجھ سے کر دیتا، یہ جبریل ہیں، اللہ پاک کا حکم
 سناتے ہیں کہ میں اُمّ کلثوم کا نکاح تم سے کر دوں۔^(۲)

نور کی سرکار سے پایا دو مثالا نور کا
 ہو مبارک تم کو دُو النورین جوڑا نور کا^(۳)
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! مغلوب ہوا حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بارگاہ الہی میں بڑی مقبول
 ہیں کہ ان کے نکاح کا فیصلہ اللہ پاک نے فرمایا، اسی سے یہ بھی اندازہ لگائیے کہ اللہ پاک نے اپنے

- ①... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة... الخ، نکاح عثمان بأم کلثوم، ۶۰/۵، حدیث: ۶۹۴۵.
- ②... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۲۷/۴.
- ③... حدائق بخشش، ص ۲۳۶.

سب سے محبوب نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری بیٹی کے لئے جن کا انتخاب فرمایا یعنی حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کیسی بلند شان والے ہیں۔

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا | محبوبِ خدا یار ہے عثمان غنی کا (۱)

عثمان کتنا اچھا انسان ہے...!!

حبیبِ خدا، بیٹھے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان کتنا اچھا انسان ہے! میرا داماد ہے، میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ نے اس میں میرا نور اکٹھا کر دیا۔ (۲)

نبی کے نور دو لے کر وہ ”ذُو التَّوْرَيْنِ“ کہلائے
انہیں حاصل ہوئی یوں قربتِ محبوبِ رحمانی (۳)

”نور“ کے تین حروف کی نسبت سے

”ذُو التَّوْرَيْنِ“ کے متعلق تین روایات

۱﴾: غیبوں سے خبردار آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں بخت میں داخل ہوا، وہاں ہر درخت کے ہر پتے پر لکھا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عُمَرُ الْفَارُوقِ وَعُثْمَانُ ذُو التَّوْرَيْنِ۔ (۴) ﴿۲﴾: مولیٰ علی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: یہ وہ بلند رتبہ ہیں جنہیں آسمانوں میں ”ذُو التَّوْرَيْنِ“ کہا جاتا ہے، نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کے شوہر ہیں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

①... ذوقِ نعت، ص ۸۰۔

②... ہروض الغائب، المجلس الثالث والحامسون: في مناقب الخلفاء الاربعة، رضى الله عنهم، ۳۱۳۔

③... وسائل بخشش، ص ۵۸۴۔

④... ذخيرة الحفاظ، باب الدال المهملة، ۳، ۱۳۳۲، حدیث: ۲۸۸۲۔

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت میں گھر کی ضمانت دی۔ (۱) ﴿۳۳﴾: حضرت ملہب بن ابُو صفرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خدمت میں سوال ہوا: حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو ”ذُو النُّوْرَيْنِ“ کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ آپ کے علاوہ دنیا میں کسی کے رکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آنا معلوم نہیں۔ (۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اولاد کو نور ماننا، نور کہنا صحابہ کرام و زمرگان دین بلکہ فرشتوں کا طریقہ ہے۔ دیکھئے! آسمان و زمین میں حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو ”ذُو النُّوْرَيْنِ“ کہا جاتا ہے یعنی دو نور والے، ایک نور حضرت رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اور دوسرا نور حضرت امّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا (۳)
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

شہزادی کو نصیحت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی زُوجہ (یعنی اپنی شہزادی صاحبہ) کو نصیحت فرمائی: بیٹی! عورت کو حق نہیں کہ شوہر کی نافرمانی کرے اور اسے منہ پر بُرا بھلا کہے اگرچہ شوہر کالے پہاڑ کے پتھر سرخ پہاڑ پر یا سرخ پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ پر لے جانے کا حکم دے، لہذا اپنے شوہر کے ساتھ نیک سلوک کرتی رہو...!! (۴)

مَا شَاءَ اللهُ! ہمارے پیارے آقا، سید انبیاء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بیٹی کو شوہر کی قدر

①...ریاض النضرۃ، باب الثالث، الفصل الثانی فی اسمہ و کنیتہ، الجزء الثالث، ص ۶، حدیث: ۹۷۶.

②...ریاض النضرۃ، باب الثالث، الفصل الثانی فی اسمہ و کنیتہ، الجزء الثالث، ص ۶، حدیث: ۹۷۷.

③...حدائق بخشش، ص ۲۳۶۔

④...شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد و الاهلین، ۶/۴۱۹، حدیث: ۸۷۳۶.

سکھائی۔ بیٹی والیو! آپ بھی کردارِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آئینہ دار بنیے اور اپنی بیٹی کو ہر جائز بات میں شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کا سبق پڑھائیے۔

شوہر کی اطاعت فرض ہے

اسلام میں شوہر کا حکم ماننے کی بہت تاکید ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام السنن شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص امورِ مُتَعَلِّقَةٍ زَوْجِيَّةٍ میں اللہ و رسول کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے۔ ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر فرضِ اہم ہے۔^(۱)

حَقِّ شَوْهَرِ كَرِّ مُتَعَلِّقِ چار

فَرَامِينِ مِصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

- ﴿1﴾ عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔^(۲)
- ﴿2﴾ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم اس کی جس کے قبضے میں مُحَمَّد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔^(۳)
- ﴿3﴾ عورت ایمان کی لذت نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔^(۴)
- ﴿4﴾ عورت پانچ نمازیں پڑھے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی عفت کی حفاظت

۱... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۸۰

۲... مستدرک، کتاب البر والصلة، اعظم الناس حقا... الخ، ۵/۲۴۴، حدیث: ۷۴۱۸ ملخصاً.

۳... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأة، ص ۲۹۷، حدیث: ۱۸۵۳.

۴... مستدرک، کتاب البر والصلة، حق الزوج علی الزوجة، ۵/۲۴۰، حدیث: ۷۴۰۵.

کرے اور شہزادے کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (۱)

سَفَرِ آخِرَت

شعبان 9ھ میں حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے وفات پائی۔ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی (۲) اور جَنَّتِ البَقِيعِ میں دفن فرمایا۔ (۳)

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم، رَعُوْفٌ رَاحِمٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تدفین کے وقت قبر کے قریب تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مُبَارَكِ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (۴)

میت کو قبر میں اتارنے کی دُعا

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو قبر میں اتارتے وقت حُضُورِ نَبِيِّ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پارہ 16، سُورَةُ طه کی یہ آیت تلاوت کی:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى (۵)

اور یہ دُعا پڑھی (۵):

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

- ①... حلیة الاولیاء، ذکر طوائف من النساك و العباد، الربیع بن صبیح، ۳۳۶/۶، حدیث: ۸۸۳۰.
- ②... شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی، فی ذکر اولادہ الکرام، ۳۲۷/۴.
- ③... سیرت مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ص ۲۹۷.
- ④... بخاری، کتاب الجنائز، باب من یدخل قبر المرأة، ص ۳۷۶، حدیث: ۱۳۴۲.
- ⑤... مستدرک، کتاب التفسیر، ما یقرأ عند وضع الجنائز فی القبر، ۱۳/۴، حدیث: ۳۴۸۵.

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان و عظمت

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، غم خوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّوْا اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اعلان فرمایا: کسی بیوہ کا والد یا بھائی ہو تو اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح عثمان کے ساتھ کر دے، اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک ایک کر کے سب عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ میں نے اپنی بیٹیوں کا نکاح عثمان کے ساتھ آسانی وحی سے کیا ہے۔^(۱)

اَهِبُوا الْمُؤْمِنِينَ حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، آپ صَلَّوْا اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری 40 بیٹیاں ہوتیں، میں ایک ایک کر کے سب کا نکاح عثمان کے ساتھ کر دیتا۔^(۲)

اس کے گھر میں تھیں دو دخترانِ نبی
اللہ! اللہ! اس کی یہ خوش قسمتی
اس نے خدمت کی بے مثل قرآن کی
دَرّ منثورِ قرآن کی سلکِ بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی: دَرّ منثور: بھرے موتی۔ سلکِ بہی: خوب صورت لڑی۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّوْا اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

①... معجم کبیر، ۳۸۴/۹، حدیث: ۱۸۴۹۵۔

②... ریاض النضرۃ، باب الثالث، الفصل السادس فی خصائصہ، الجزء الثالث، ص ۱۱، حدیث: ۹۹۵۔

خاتونِ جنتِ حضرت فاطمہ الزہراءؑ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی مگر سب سے پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ اِغْلَانِ نُبُوتِ کے پہلے سال جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی غزْمُبَارَك 41 سال تھی یا اِغْلَانِ نُبُوتِ سے ایک سال پہلے یا پانچ سال پہلے مَكَّة مَكْرَمَه میں پیدا ہوئیں۔ (۲) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نام پاک ”فاطمہ“ اللہ پاک نے رکھا۔

نام پاک کے مُتَخَلِّقِ دُو فَرَا مِينَ مِصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿۱﴾: بے شک اس کا نام اللہ پاک نے فاطمہ رکھا کیونکہ اسے اللہ نے جہنم سے دُور کر دیا ہے۔ (۳) ﴿۲﴾: اس کا نام فاطمہ رکھا گیا کیونکہ اللہ پاک نے اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔ (4)

حکیم الامتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: فاطمہ بنا ہے قَطْم سے بمعنی دُور ہونا، اس لئے جس بچے کا دودھ چھڑا دیا جائے اسے قَطِيم کہتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ نے جنابِ فاطمہ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا)، ان کی اولاد، ان کے مَحَبِّين (یعنی عقیدت رکھنے والوں) کو دوزخ کی آگ سے دُور کیا ہے اس لئے آپ کا نام ”فاطمہ“ ہوا۔ (5)

جو جانا خلد میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنتِ ملک ہے خاتونِ جنت کا

- ①... یہاں آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا تذکرہ محض برست اور تکمیل موضوع کے لئے مختصر کیا جا رہا ہے، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی سیرت پر شیعہ کی باقاعدہ کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ چھپی ہوئی ہے، اسے پڑھیے۔
- ②... شرح الزمراقی، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/ ۳۳۱۔
- ③... سبیل الہدی، جماع ابواب فضائل آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، الباب التاسع، ۱۱/ ۵۲۔
- ④... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضل أهل البيت، الجزء الثانی عشر، ۶/ ۵۰، حدیث: ۳۴۲۲۲۔
- ⑤... مرآة المناجیح، ۸/ ۳۵۳۔

۲۔ مشہور لقب

مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مزید فرماتے ہیں: آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دُنْيَا میں رہتے ہوئے بھی دُنْيَا سے الگ تھیں لہذا ”بتول“ لقب ہوا۔^(۱) ایک جگہ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے لکھا: آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جنت کی کلی تھیں حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے جسم سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سونگھا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب ”زہراء“ ہو یعنی جنت کی کلی۔^(۲)

بتول و فاطمہ زہراء لقب اس واسطے پایہ
کہ دُنْيَا میں ریوں اور دیں پتہ جنت کی نگہت کا^(۳)

”فاطمہ“ میرے جسم کا ٹکڑا ہے

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے فضائل آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں۔ ”بخاری شریف“ میں ہے، سرکارِ عالی و قارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيدُنِي مَا أَرَادَهَا وَيُؤْدِيَنِي مَا أَدَّأَهَا فَاطِمَةُ مِرَّةً جَسْمِي كَمَا تَكْلَأُ هِيَ، جو بات اسے بُری لگے مجھے بھی بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دے مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔^(۴)

رات بھر نماز پڑھتی رہتی

امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ محترمہ کو دیکھا، رات کو مسجد

①...مرآة المناجیح، ۸/۲۵۳ بتغیر قلیل۔

②...سابقہ حوالہ۔

③...دیوان سالک، ص ۳۳۔

④...بخاری، کتاب النکاح، باب ذب الرجل عن ابنته... الخ، ص ۱۳۴۴، حدیث: ۵۲۳۰۔

بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔^(۱)

وہ شب بیدار، وہ صرف رکوع و سجدہ پیہم | وہ جن کی ذات پہ نازاں حضور رحمتِ عالم
وضاحت: حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رات رات بھر عبادت کرنے والی، لگاتار سجدہ و رکوع میں
مُضَرَّف رہنے والی ہیں، رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ان پر ناز ہے۔

مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے دعا

امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مزید فرماتے ہیں: آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے بہت دُعائیں کرتیں مگر اپنے حق میں کچھ نہ مانگتیں۔ میں نے عرض کیا: امی جان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا! اَلْحَبْوَةُ الدَّارِ اَوَّلُهَا اَوَّلُهَا پھر گھر۔^(۲)

دُعائے ننگے کے دو آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعائے ننگا عبادت بلکہ عبادت کا بھی مغز ہے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً اپنے اور سب مسلمانوں کے حق میں دُعائیں کرتی رہا کیجئے۔ اعلیٰ حضرت کے والد، مولانا نقی علی خان رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ نے دُعائے ننگے کے 60 آداب بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو ملاحظہ کیجئے:

﴿۱﴾: ”ادب: 40: جب اپنے لئے دُعائے ننگے تو سب اہل اسلام کو اس میں شریک کر لے۔“ اس کی وضاحت میں اعلیٰ حضرت رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ نے لکھا: اگر یہ خود قابلِ عطا نہیں کسی بندے کا طفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔^(۳) ﴿۲﴾: ”ادب: 42: عدت یوں ہے کہ پہلے اپنے نفس کے لئے دُعائے ننگے،

①... مدارج النبوة، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد کرام، ۴/۳۶۱۔

②... سابقہ حوالہ۔

③... فضائل دعا، فصل دوم، ص ۸۶۔

پھر والدین و دیگر اہل اسلام کو شریک کرے۔“ اس کے حاشیہ میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: **حُضُورِ سِرِّ عَالَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** جب کسی کے لئے دُعا فرماتے، اپنے نفسِ نفیس سے ابتدا فرماتے۔ مزید فرماتے ہیں: ایثار (یعنی پہلے دُوسروں کے لئے دُعا مانگنا جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا کرتیں، یہ) مقامِ خواص ہے اور عوام کو تقدیمِ نفس (پہلے اپنے لئے دُعا مانگنا) ہی مُناسِب۔ (1)

دوسروں کو بھی دُعا میں یاد رکھئے...!!

دُوْا فِرَائِنِ مَهْطَلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿۱﴾: جو دن میں 27 بار مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے مغفرت کی دُعا کرے، ان میں سے ہو جن کی دُعا قبول ہوتی اور ان کی بَرَکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے۔ (2) ﴿۲﴾: جو مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرے، اللہ پاک اس کے لئے ہر مسلمان مرد و عورت کے عَوْضِ ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (3)

اسلامی بہنو! ”جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان مؤجُود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمت کی مغفرت کے لئے دُعا کریں گے تو اِنَّ شَاءَ اللهُ! اَرْبُوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ نیچے دی ہوئی دُعا بھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی (اَوَّلِ آخِرِ دَرُودِ شَرِيفِ كَسَا) کے ساتھ پڑھنی کی عادت بنائیے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ

يا الله! میری اور ہر مؤمن و مؤمنہ کی مغفرت فرما۔ (4)

- 1... فضائل دعا، فصل دوم، ص ۹۱-۹۳۔
- 2... مجمع الزوائد، کتاب التوبہ، باب الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات، ۲۵۵/۱، حدیث: ۱۷۶۰۰۔
- 3... مسند الشاميين للطبرانی، ۳/۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵۔
- 4... فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، ص ۸: تغیر قلیل۔

نکاح اور اولاد کا تذکرہ

ہجرت کے دوسرے یا تیسرے سال حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا نکاح مولا علی شیر خدا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے ہوا۔^(۱) اللہ پاک نے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کو تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں، ان کے نام یہ ہیں:

بیٹوں کے مبارک نام: حسن، حسین، محسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

بیٹیوں کے مبارک نام: زینب، اُمّ کلثوم، رقیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ۔^(۲)

حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی ایک خصوصیت

حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اولادِ پاک کا سلسلہ آپ سے جاری ہوا۔ حدیث شریف میں ہے: سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سوائے اولادِ فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔^(۳)

فرمانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَاخْلَاصِهِ: شریعت میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے، جس کا باپ پٹھان یا مغل یا شیخ ہو وہ انہی قوموں سے ہو گا اگرچہ ماں سیدانی ہو۔ ہاں! امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کو اللہ پاک نے یہ خاص فضیلت عطا فرمائی کہ وہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بیٹے ٹھہرے یعنی ان کا نسب ماں سے لیا گیا۔^(۴)

نبی فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اور ان کی اولادِ جہنم سے محفوظ ہے

تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿اس (یعنی میری بیٹی) کا نام اس لئے فاطمہ

۱... شرح الزمخانی علی العواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرامہ، ۴/۳۳۳ ملتقطاً.

۲... الاکمال فی اسماء الرجال، ۷۱۸-۷۱۹-فاطمۃ الکبریٰ، ص ۸۷.

۳... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب... أهل البيت، الجزء الثانی عشر، ۶/۵۳، حدیث: ۳۴۲۶۱.

۴... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۳۶۱ ملتقطاً.

ہوا کہ اللہ پاک نے اسے اور اس کی تمام اولاد کو آگ پر حرام فرمایا ہے۔^(۱) اے فاطمہ! اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو۔^(۲) بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت کی حفاظت کی تو اللہ نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔^(۳)

فتاویٰ رضویہ، جلد 15، صفحہ 732 پر ہے: اہل بیت کرام میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمہ الزہراء، امام حسن مجتبیٰ، امام حسین شہید کربلا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ بالقطع والیقین (قطعاً یقینی طور پر) جہنم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں، اس پر اجماع قائم ہے۔^(۴) نیز قیامت تک آنے والے سادات کرام کے متعلق فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 238 پر ہے: سادات کرام جو واقعی عَلِيمُ الْاَلٰهِي میں سادات ہوں ان کے بارے میں رَبِّ عَزَّ وَجَلَّ سے اُنْبِيَا وَرِثَق (پختہ اُنْبِيَا) یہی ہے کہ آخرت میں ان کو کسی گناہ پر عذاب نہ دیا جائے گا۔^(۵)

وِصَالِ مُبَارَك

سرکارِ عالی و قارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصَالِ ظاہری کے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے وِصَالِ فرمایا۔ زیادہ صحیح اور مختار قول یہی ہے کہ آپ کا مزارِ پاک بَحْتِ البقیع میں ہے۔^(۶) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

- ①...جامع صغیر، ص ۱۳۹، حدیث: ۲۳۰۹.
- ②...مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب مناقب فاطمہ.. الخ، ۲۳۸/۹، حدیث: ۱۵۱۹۸.
- ③...مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب فاطمة أحصنت فرجها... الخ، ۱۳۵/۴، حدیث: ۴۱۷۷۹.
- ④...فتاویٰ رضویہ، ۳۲/۱۵، صفحہ ۳۲.
- ⑤...فتاویٰ رضویہ، ۲۳۸/۲۹.
- ⑥...شرح الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثانی، فی ذکر اولادہ الکرم، ۴/ ۳۳۶.

حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہما

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک کنیت ”ابو القاسم“ ان ہی کے نام پر ہے۔^(۱) اصح (زیادہ صحیح) یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔^(۲)

وصال مبارک

اولادِ اطہار رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے آپ دُنیا سے رخصت ہوئے۔^(۳) آپ رضی اللہ عنہما کتنا عرصہ دُنیا میں تشریف فرما رہے، اس بارے میں علما کے اقوال مختلف ہیں۔ علامہ قسطلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: آپ بعثت (یعنی اعلانِ نبوت) سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے مگر مسند فریابی (وغیرہ) کی بغضِ روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ نے ظہورِ اسلام کے بعد انتقال فرمایا۔^(۴) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (اور درست بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے)

عمرِ رضاعت کی تکمیل جنت میں ہوئی

”ابنِ ناجہ شریف“ میں ہے: حضرت قاسم رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو آپ کی والدہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قاسم کا دودھ اُتر آیا ہے، کاش! اللہ پاک اسے عمرِ رضاعت پوری ہونے (یعنی دو سال) تک زندہ رکھتا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔

①...المواہب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۱، ۳۹۱۔

②...شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۱۶۔

③...المواہب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۱، ۳۹۲۔

④...سابقہ حوالہ۔

عَرَضَ كَيْفَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر میں اس بات کو جانتی تو مجھ پر یہ معاملہ آسان ہو جاتا۔ فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دُعا کروں اور تم اس کی آواز سن لو؟ عَرَضَ كَيْفَا: بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق کرتی ہوں۔^(۱)

حضرت خدیجہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی دانائی

علامہ نسیمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی کمال فقاہت (دانائی) ہے کہ آپ نے اس معاملے کو دیکھنا پسند نہ فرمایا تاکہ ”إِيْمَانٌ بِالْغَيْبِ (بن دیکھے ایمان لانے)“ کا اَجْر ضَالِعٌ نہ ہو۔^(۲)

بن دیکھے ماننے والے ہدایت پاتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”ایمان“ تمام نیکیوں کی جڑ ہے، جو بن دیکھے ایمان لے آئیں، اللہ پاک نے ایسوں کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

ترجمہ کنز الایمان: ہدایت ہے ڈروالوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔ (پ ۱، البقرة: ۲-۳)

حُضُورَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کامل اِعْتِمَادِ اِيْمَانِ كِي جَانِ هِي

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایمان کی حقیقت ہے، اللہ ورسول پر اِعْتِمَادِ ہونا۔ چیز کو دیکھ کر یائن کر تو ہر فَنَفْسِ مان لیتا ہے مگر وہ چیز جو اس سے غیب ہو اور عقل میں نہ آئے اس کو صرف اس لئے ماننا کہ وہ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمائی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں اطاعت ہے۔ مرتے وقت ملائکہ موت کو دیکھ

①... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاة علی... و ذکر وفاته، ص ۲۴۳، حدیث: ۱۵۱۲۔

②... الروض الانف، اولادہ من خدیجہ، ۳۵۹/۱۔

کر اسی طرح قیامت کے قریب آفتاب کو مغرب سے نکلتا ہوا دیکھ کر ایمان لانا ہر گز قبول نہیں کیونکہ اسے نبیوں کی خبروں پر اعتماد نہ ہو بلکہ اپنی آنکھ پر اعتماد ہوا کہ ان سے سُن کر نہ مانا آنکھ سے دیکھ کر مانا۔ سچ پوچھو تو ایمان کی جان تو یہ ہے کہ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خبر پر اپنے حواس (آنکھ، کان، عقل وغیرہ) سے زیادہ اعتماد ہو۔ اگر ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دِن ہے اور نبی کریم (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فرماتے ہیں کہ اس وقت رات ہے تو ہماری آنکھ جھوٹی ہے اور نبی کریم (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سچے کیونکہ ہماری آنکھ ہزار دفعہ غلطی کر جاتی ہے مگر ان کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اس پر یہ شعر چسپاں ہوتا ہے: (۱)

اگر شاہ رُوْزِ رَا گوئیْدَ شَبِ اَسْتِ اِیْنِ
بِنَیْدِ كُفْتِ اِیْنِ كِهْ مَاهِ وَ پَزُوئِیْنِ

مفہوم: اگر بادشاہ دِن کو رات کہے تو کہنا چاہیے: (جی ہاں!) یہ چاند تارے (نظر آ رہے) ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

حضرت سَیِّدُنَا عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت خدیجہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی اولاد میں سب سے چھوٹے ہیں، مکہ مَكْرَمَه میں بچپن شریف ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ ”طَیِّب“ اور ”طَاهِر“ آپ ہی کے لقب ہیں۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

①... تفسیر نعیمی، پ، ۱، البقرة: ۱۷۸/۱۲۸۔

②... الوهاب اللدنیة، المقصد الثاني، الفصل الثاني في ذكر اولاد الكرام، ۱/۳۹۷ ملقطاً۔

حضرت سیدنا ابراہیمؑ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ذوالحجۃ الحرام 8 ہجری کو مدینہ منورہ کے قریب مقام عالیہ⁽¹⁾ میں پیدا ہوئے، آپ کی ولادت گاہ کو ”مشریہ اُمّ ابراہیم“ کہتے ہیں۔⁽²⁾

مشریہ اُمّ ابراہیم کا تعارف

”مشریہ“: باغ۔ ”اُمّ ابراہیم“: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا۔⁽³⁾ مدینہ منورہ میں جزہ شرقیہ کے قریب یہ ایک باغ تھا۔⁽⁴⁾ پہلے اسے ”بہروز“ کہتے تھے۔⁽⁵⁾ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت یہیں ہوئی، اس لئے اسے ”مشریہ اُمّ ابراہیم“ کہنے لگے۔ یہاں ایک مسجد بنام ”مسجد مشریہ اُمّ ابراہیم“ بھی تھی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔⁽⁶⁾

آج کل یہ مقدس مشریہ یعنی مبارک باغ قبرستان بنا ہوا ہے اور اسے چار دیواری میں بند کر دیا گیا ہے اور یہاں عاشقانِ رسول کا داخلہ ممنوع ہے۔ قبرستان کے درمیان ایک چھوٹی سی قدیم مسجد ہے جس کے صحن میں ایک نہایت ہی خستہ حال کنواں ہے۔ ایک

①... اطرافِ مدینہ منورہ کا وہ حصہ جو مسجد قبا شریف کی طرف ہے۔ چونکہ یہ زمین کسی قدر اونچی ہے اس لیے

اسے عالیہ کہا جاتا ہے۔ | مرآۃ النجا، ۶، ۲۳ |

②... شرح الزمخانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی، ۴/۴۵، ملتقطاً۔

③... وفاء الوفا بحیاتہا، دار المصطفیٰ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ۳/۳۵۔

④... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۳۰۳، ماخوذاً۔

⑤... الاصابۃ، رقم: ۷۸۶۷، مخبرین، ۶، ۴۸۔

⑥... وفاء الوفا بحیاتہا، دار المصطفیٰ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ۳/۳۵، بتقدّمہ و تاخیر۔

مؤرخ کا بیان ہے: ”مجھے جب بھی داخلے میں کامیابی ملی، میں نے اس مسجد میں تدفین کا سامان پایا ہے۔“ موجودہ چار دیواری کے باہر پرائی طرز کی ایک بغیر چھت کی مسجد بنا دی گئی ہے۔ ایک محقق کا کہنا ہے کہ اس کی کوئی تاریخی حیثیت نہیں، اصل مسجد شریف مشربہ (یعنی باغ شریف) کے اندر ہی ہے۔^(۱)

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کا تعارف

آپ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ”اُمّ ولد“^(۲) ہیں۔ مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے انہیں بارگاہ رسالت میں بہہ (یعنی تحفہ پیش) کیا تھا۔ یہ کنیز تھیں، اس کے باوجود آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں پردہ میں رکھتے، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے لئے ”مقام عالیہ“ میں ایک گھر بنوایا تھا۔ 15 یا 16 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ اہلین المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھا کر بخت البقیع میں دفن کیا۔^(۳)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آقا کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دی

ایک طویل حدیث میں ہے: حضور اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خوشخبری دی کہ ماریہ سے میرا بیٹا ہو گا جو مخلوق میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہو گا، جبریل علیہ السلام نے یہ بھی کہا کہ میں اس کا نام ”ابراہیم“ رکھوں اور

①... عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص ۳۰۴.

②... ”اُمّ ولد“ اس لونڈی وکتے میں جس کے بچہ پیدا ہو اور مولیٰ (مالک) نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔

[بہار شریعت، ۲/۲۹۳، حصہ ۹:]

③... سیرت مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ص ۲۸۵، مختصراً.

جبریل علیہ السلام نے مجھے ”ابو ابراہیم“ کہہ کر مخاطب کیا۔^(۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخلوم ہوا ”بیٹا ہو گا یا بیٹی؟“ ”کل کیا ہو گا؟“ وغیرہ کا علم بھی اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا ہے۔ اگر کوئی کہے: ”حضرت ماریہ رَضُو اللہُ عَنْہَا کے ہاں بیٹا ہو گا“ اس کی خبر تو حضرت جبریل علیہ السلام نے دی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کی عطا سے غیب جانتے ہیں، اللہ پاک چاہے جبریل علیہ السلام کے ذریعے عطا فرمائے یا عرش سے بھی اُوپر قرب خاص میں بلا کر دے، یہ اللہ کریم کی مرضی۔

علومِ خمسہ والی آیت کی وضاحت

خیال رہے! ﴿۱﴾: قیامت کب آئے گی؟ ﴿۲﴾: بارش کب ہو گی؟ ﴿۳﴾: ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ ﴿۴﴾: کل کیا ہو گا؟ ﴿۵﴾: کون کہاں مرے گا؟ انہیں ”مخلوم خمسہ“ کہتے ہیں۔ پارہ 21، سُورَةُ الْقَمَانَ کی آیت: 34 میں اللہ کریم فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتار تا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا، بتانے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَہٗ عَلَمُ السَّاعَةِ ۙ وَيُنَزِّلُ الْعَبۡثَ ۙ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْاُرْحَامِ ۙ وَمَا تَدۡرِیۡ نَفْسٌ مَّاۤ اَتٰکَسِبَ عَدًا ۙ وَمَا تَدۡرِیۡ نَفْسٌ بِۡاٰمِیۡ اَرْضٍ تَمُوۡتُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ حَمِیۡدٌ ﴿۳۴﴾ (پ ۲۱، القمان: ۳۴)

دورِ جاہلیت میں کاہنِ علمِ نجوم وغیرہ کے ذریعے بتاتے تھے کہ بارش کب اور کہاں

①...تاریخ ابن عساکر، حروف الالف، ذکر من اسمہ احمد... الخ، ۶/۳، ملتقطاً.

آئے گی، ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی، کاروبار میں نفع ہو گا یا نقصان، مسافر گھر لوٹے گا یا راستے ہی میں مر جائے گا۔ اس آیت میں ان کا رد ہے یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ یہ باتیں اللہ جانتا ہے۔ لہذا اس کے بتائے سے تو پتا چل سکتی ہیں، علمِ نجوم وغیرہ سے ان کا حتمی علم ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔^(۱)

عقیدہ ”علمِ غیب“ کی وضاحت میں پانچ مدنی پھول

اس آیت کے تحت ”الدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ“^(۲) میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا تفصیلی کلام ہے، آئیے! اس سے ماخوذ چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے: ﴿اللَّهُ﴾ کے سوا کسی کو کسی چیز کا علم نہیں۔^(۳) ﴿جَسَّ﴾ کو جتنا علم ملا اللہ کی عطا سے ملا۔^(۴) ﴿ذَكَرَ﴾ کی گئی آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے پتا چلے کہ ”علومِ خمسہ“ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں۔^(۵) مذکورہ پانچ باتیں اللہ جانتا ہے، یہ تو آیت میں بیان ہو ا مگر یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کسی کو ان کا علم عطا ہی نہیں فرماتا۔^(۶) ان پانچ باتوں کا ذاتی اور بلا واسطہ علم اللہ ہی کو ہے، بالواسطہ (یعنی اللہ کی عطا سے) مخلوق کو بھی مل سکتا ہے۔^(۷)

- ①...الدولة المكية، النظر السادس، ذكمتہ تخصیص ذکر الخمس، ص ۹۵ ملخصاً.
- ②...”الدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ“ علمِ غیب کے موضوع پر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بے مثال کتاب ہے، عربی زبان میں ہے، یہ کتاب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سفر حج کے دوران، علمائے حرمین کے مطالبے پر، بخار کی حالت میں صرف آٹھ گھنٹے میں، کتابیں دیکھے بغیر اپنے بے مثال حافظے کی بنیاد پر زبانی لکھی تھی۔
- ③...الدولة المكية، النظر السادس، ص ۹۸.
- ④...سابقہ حوالہ، ص ۱۰۰.
- ⑤...سابقہ حوالہ، ص ۹۲ ملخصاً.
- ⑥...سابقہ حوالہ، ص ۹۳ مفصلاً.
- ⑦...سابقہ حوالہ، ص ۱۰۳ بتغییر قلیل.

”علومِ خمسہ“ مخلوق کو بھی دیئے جاتے ہیں

✽ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی (۱) اور ✽ حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی (۲) اور ✽ حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں۔ (۳) جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ✽ ماں کے پیٹ میں بچہ بننے کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کریم ایک فرشتہ کو چار باتیں دے کر بھیجتا ہے، چنانچہ فرشتہ اس کا نکل، اس کی موت، اس کا رزق اور اس کی نیکی یا بدی لکھ جاتا ہے۔ (۴) معلوم ہوا کل کیا ہوگا، بندہ کب اور کہاں مرے گا وغیرہ کا علم اس فرشتہ کو بھی ہے۔ (۵) ✽ حدیث شریف میں ہے: جب کسی نیک آدمی کی بیوی اس سے لڑتی ہے تو جنت سے حور پکارتی ہے: یہ تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے، پھر ہمارے پاس آنے والا ہے، اس سے جھگڑانہ کر۔ (۶) معلوم ہوا جنت کی حور کو بھی معلوم ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

انعام میں غلام عطا فرمایا

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ عنہ کی ولادت کی خوش خبری سب سے پہلے حضرت ابورافع رحمہ

- ① پ ۱۲، ہود: ۶۹-۷۱۔
- ② پ ۳، آل عمران: ۳۹۔
- ③ پ ۳، آل عمران: ۴۵۔
- ④ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم... الخ، ص ۸۴۹، حدیث: ۳۳۳۲۔
- ⑤ جاء الحق، ص ۱۰۱، المختص۔
- ⑥ ترمذی، کتاب الرضاع، باب، ص ۳۰۵، حدیث: ۱۱۷۴، ملخصاً۔
- ⑦ جاء الحق، ص ۱۰۱، بتعیر قلیل۔

اللہ عنہ نے مقام عالیہ سے مدینہ منورہ آکر بارگاہ اقدس میں سنائی۔ چنانچہ سخیوں کے سخی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں انعام میں ایک غلام عطا فرمایا۔^(۱)

خوشی کی خبر سننے کے وقت کا ذکر

اسلامی بہنو! کوئی خوش خبری سنائے تو آپ بھی ادائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادا کیجئے یعنی اسے کچھ نہ کچھ تحفہ دیا کیجئے۔ اس وقت دینے کو کچھ نہ ہو تو وہ عاہی دے دیجئے اور اللہ پاک کا شکر بھی بجالائیے۔ ”مرآة المناجیح“ میں ہے: خوشی کی خبر سننے کے وقت کا ذکر ہے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ**۔ غم کی خبر کا ذکر ہے: **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**، بُری بات سننے کے وقت کا ذکر ہے: **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد

جبریل علیہ السلام نے کنیت سے پکارا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر دربار ہوئے اور ان لفظوں سے سلام عرض کیا: **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَابَا اِبْرَاهِيمَ!** اے ابراہیم کے والد محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر سلام ہو۔^(۳)

نام مبارک اور عقیقہ وغیرہ کے متعلق دُورِ آیات

﴿۱﴾: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات میرے بیٹے کی ولادت ہوئی، میں نے اس کا نام اپنے والد حضرت ابراہیم

①...المواهب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الاول فی ذکر اولادہ الکرامہ، ۱/۳۹۷۔

②...مرآة المناجیح، ۶/۲۹ بتغیر قلیل۔

③...مسند برك، كتاب تواریخ المتقدمین... الخ، ذکر اسماء النبی، ۳/۵۰۲، حدیث: ۴۲۴۴۔

عَلَيْهِ السَّلَام کے نام پر ابراہیم رکھا۔ (1) ﴿۲۰﴾: زبیر بن بکار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی روایت میں ہے: ولادت کے ساتویں دن حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا عقیقہ کیا اور دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ (2) اسی روز حلق کروایا، مبارک بالوں کے وزن برابر چاندی مسکینوں پر خیرات فرمائی اور بال مبارک زمین میں دفن کروائیے۔ اسی روز آپ کا نام رکھا۔ (3) علامہ قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا نام پہلے ہی دن رکھ لیا تھا پھر اس کا اظہار ساتویں روز فرمایا۔ (4)

بچے کا نام کب رکھا جائے...؟؟

✽ حضرت عمرو بن شعیب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے کا حکم فرمایا۔ (5) ✽ افضل یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے، عقیقہ کرنے سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (6)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ہم شکلِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: نبی اکرم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو لے کر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: دیکھو! یہ

1...مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم... الخ، ص ۹۰۹، حدیث: ۲۳۱۵.

2... بعض روایتوں میں ایک بکری ذبح کرنے کا ذکر ہے۔ دیکھئے:

| طبقات ابن سعد، ذکر ابراہیم... الخ، ۱/۱۰۷ |

3...المواهب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثانی، ۱/۳۹۷ بتقدمه وتأخر.

4...سابقہ حوالہ۔

5...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود، ص ۶۶۰، حدیث: ۲۸۳۲.

6...نزہۃ القاری، ۵/۴۳۹ و ۴۳۰ بتغیر قلیل۔

میرے کتنا مشابہ ہے نیز فرمایا: کیا اس کی گوری رنگت اور پُر گوشت ہونے کو نہیں دیکھتی! (۱)

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي أَوْلَادِ بِرِ شَمَمَت

رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دودھ پلانے کے لئے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو حضرت اُمِّ سَيْفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کے حوالے کیا۔ اُمِّ سَيْفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کے شوہر حضرت ابو سَيْفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لوہار تھے۔ حضرت اَسْبَنُ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: میں نے رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال پر زخم کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رضاعت کے لئے عوالی مدینہ میں تھے، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان سے ملنے وہیں تشریف لے جاتے، ہم بھی ساتھ ہوتے، حضرت ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے رضاعی والد لوہار تھے (وہ اپنے کام کے لئے بھٹی جلاتے، جس کے سبب) گھر دھوئیں سے بھر جاتا، اس کے باوجود آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وہاں تشریف رکھتے، حضرت ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو گود میں لیتے اور چوما کرتے۔ (۲) ”بخاری شریف“ میں ہے کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں سونگھا بھی کرتے۔ (۳)

أَوْلَادُ كُو سُو نَغْمَا سُنَّتْ هِي

اس حدیث کے تحت ”نزہۃ القاری“ میں ہے: **أَوْلَادُ كُو كُو دُو مِي لِيْنَا، اِن كَابُو سُو لِيْنَا، سُو نَغْمَا سُنَّتْ هِي** اور اسی کے حکم میں اظہارِ محبت کے اور طریقے ہیں۔ (۴) حکیم ترمذی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: بچہ اللہ پاک کا عطا کردہ پھول ہے، مومن اسے سونگھ کر اس سے لذت لیتا ہے۔ یہ

①...طبقات ابن سعد، ذکر ابراہیم... الخ، ۱/۱۰۹، ملقطاً.

②...مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۹۰۹، حدیث: ۲۳۱۶.

③...بخاری، کتاب الجنائز، باب قول... انا بک لمحزون، ص ۳۶۸، حدیث: ۱۳۰۳.

④...نزہۃ القاری، ۲/۸۰۹.

بھی کہا گیا ہے کہ بچہ کی خوشبو، جنت کی خوشبو سے ہے۔^(۱) حدیث پاک: ”بچہ جنتی پھول ہے۔“^(۲) اس کے تحت علامہ مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: کسی دانا سے پوچھا گیا: بہترین خوشبو کون سی ہے؟ کہا: اولاد کی خوشبو۔^(۳)

عَوْرَت کی دو اعلیٰ صفات

اسلامی بہنو! ناپس عموماً بچوں سے محبت کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ اگر ادائے سنت اور صلہ رحمی کی نیت بھی شامل کر لیں تو ان شاء اللہ! نیکیوں کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا۔ جو مائیں بات بات پر بچوں کو ڈانٹتی ہیں، کسی کا غصہ ہو بچوں پر نکالتی ہیں، انہیں اس سے باز آجانا چاہیے۔ ماں کا ایسا رویہ عموماً بچے کی نفسیات پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اونٹ پر سواری کرنے والی (یعنی عرب کی) عورتوں میں قریش کی خواتین بہترین ہیں کہ اولاد پر بچپن میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی بہترین محافظ ہوتی ہیں۔^(۴) معلوم ہوا اولاد پر شفقت اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنا، اس میں خیمت نہ کرنا عورت کی اعلیٰ صفات میں سے ہیں۔^(۵)

وِصَالِ مُبَارَك

11 ربیع الاول، بروز پیر، 10 سن ہجری کو حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے وصال فرمایا۔

آپ 17 یا 18 ماہ دُنیا میں تشریف فرما ہے۔^(۶)

- ①... نوادر الاصول، الاصل العاشر والفاة... الخ، ۱/ ۳۱۵ ملقطاً.
- ②... جامع صغیر، ص ۵۷۵، حدیث: ۹۶۹۰.
- ③... فیض القدیر، ۶/ ۴۹۰، تحت الحدیث: ۹۶۹۰.
- ④... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب... ﴿فَاِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾، ص ۸۸۲، حدیث: ۳۴۳۴.
- ⑤... نزہۃ القاری، ۳/ ۳۵۵: تخییر قلب۔
- ⑥... اس بارے میں مزید اقوال بھی ہیں۔ دیکھئے:

[شرح الزمخانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴- ۳۴۹- ۳۵۰]

حُضُورَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي آپ سے محبت

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي وفات مقام عالیہ میں حضرت ابو سیف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كے ہاں ہوئی۔ حضرت اُس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ہم رسول الكرم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كے ساتھ حضرت ابو سیف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كے مكان پر آئے، اس وقت حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جال كنی كے عالم میں تھے، یہ منظر ديكھ كر رحمت عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي مبارك آنكھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض كيا: آپ يا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فرمایا: اے عوف كے بیٹے! یہ رحمت ہے۔ اس كے بعد دوبارہ آنسو جاری ہوئے تو فرمایا: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيمَ لَمَسْخُورُونَ آنكھ آنسو بہاتی ہے، دل غم زدہ ہے مگر ہم وہی بات كہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم! بے شك ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔^(۱)

ایك روایت میں ہے: اس وقت رسول كرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے قریبی پہاڑ كو مخاطب كر كے فرمایا: اے پہاڑ! جو غم مجھ پر آیا، تجھ پر آتا تو تجھے ریزہ ریزہ كر ڈالتا مگر ہم وہی كہتے ہیں جس كا ہمیں حكم دیا گیا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ بے شك ہم اللہ كے ہیں اور بے شك اسی كی طرف لوٹ كر جانا ہے اور تمام تعریفیں اللہ كی ہیں جو تمام جہانوں كا مالك ہے۔^(۲)

مصیبت پر اظہارِ غم كا سنت طریقه

معلوم ہو ا مصیبت پر آنسو بہانا اور ایسے كلمات كہنا جن سے اندرونی غم ظاہر ہو اور وہ



①...بخاری، كتاب الجنائز، باب قول... انا بك لمحزونون، ص ۳۶۸، حدیث: ۱۳۰۳.

②...امتع الاسماع، فصل فی ذكر ابناء رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۳۳۹/۵.

ناشائستہ نہ ہوں سنت ہے۔^(۱) خیال رہے! میت پر نوحہ (میت کی خوبیاں بیان کر کے بلند آواز سے رونا، جسے بین بھی کہتے ہیں، یہ) حرام ہے اور بہت چیخ کر رونا بھی منع ہے۔^(۲) فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بکا (یعنی آنسو بہانا) رحمت سے اور چیخ پکار شیطان کی طرف سے ہے۔^(۳)

نمازِ جنازہ، تدفین اور مزارِ مبارک

چھوٹی سی چار پائی پر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں، حضرت فضل اور حضرت اُسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُم نے قبر میں اُتارا۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے کنارے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ایک انصاری پانی کی مشک لائے اور قبر پر چھڑکا دیا اور شناخت کے لئے قبرِ مبارک پر نشان قائم کیا گیا۔^(۴)

حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے تین فضائل

﴿۱﴾: ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والیاں ہیں

حضرت عمر و بن سعید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، غیب جاننے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے بیٹے ابراہیم نے دودھ پینے کی غمڑ میں وفات پائی، بے شک ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والیاں ہیں جو ان کی رضاعت مکمل کریں گی۔^(۵)

یعنی حضرت ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) وفات پاتے ہی جنت میں پہنچا دیئے گئے اور دو حوریں

①... نزہۃ القاری، ۲/۸۰۹۔

②... الجوہرۃ النوریۃ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، مطب فی حمل الجنائز ودفنہا، ۱/۲۶۹ ملقطاً۔

③... جامع صغیر، ص ۱۹۲، حدیث: ۳۲۱۶۔

④... شرح الزمرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/۳۵۰-۳۵۱ ملقطاً۔

⑤... مسلم، کتاب الفضائل، باب من برحمته صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۹۰۹، حدیث: ۲۳۱۶۔

وہاں انہیں دودھ پلانے کے لئے مقرر کر دی گئیں جو انہیں بقیہ ماہ دودھ پلائیں گی، اپنا دودھ یا بھت کی نہر کا دودھ۔ یہ جناب ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کی خصوصیت ہے۔^(۱) ”زر قانی“ میں ہے: مسلمانوں کے چھوٹے بچے شجر طوبی سے دودھ پیتے ہیں اور ان کی رضاعت صرف روحانی ہے جسمانی نہیں۔^(۲) حضرت ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کی خصوصیت اس میں یہ ہے کہ آپ جسم و روح کے ساتھ بھت میں ہیں اور انہیں دودھ پلانے کے لئے انسانی شکل و صورت کی دو حوریں مقرر ہیں نیز دو حوریں مقرر کرنا آپ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) پر کمال عنایت کے لئے ہے۔^(۳)

﴿2﴾: ان کے اکرام میں قبلی آزاد کر دیئے جاتے

حضرت ابن عباس (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) سے روایت ہے، رسولِ ذیشان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتے تو ان کے قبلی ماموں آزاد کر دیئے جاتے اور کوئی قبلی غلام نہ بنایا جاتا۔ ایک روایت میں ہے: ہر قبلی سے جزیہ اٹھایا جاتا۔^(۴)

”قبیلہ“ مضر کا ایک قبیلہ ہے۔ حضرت ماریہ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) اسی قبیلے سے تھیں لہذا قبیلہ کہلائیں، یوں قبلی حضرت ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے ماموں ہوئے۔ ایشادِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”حضرت ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) کے اکرام میں سارے قبلی غلام آزاد کر دیئے جاتے“ اس کا ایک معنی یہ ہے: اگر حضرت ابراہیم (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) زندہ رہتے تو انہیں دیکھ کر، ان سے خوش ہو کر اور ان کی تکریم کے لئے ان کے قبلی ماموں ایمان لے آتے لہذا ان سے

①...مرآة المنجیح، ۸/۸۳، بتعیر قلیل۔

②...شرح الزہرقانی علی أمواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴: ۳۵۴ ملتقطاً۔

③...شرح الزہرقانی علی أمواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴: ۳۵۲۔

④...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاة علی ابن... الخ، ص ۲۴۳، حدیث: ۱۰۱۱۔

جزیہ (۱) اٹھالیا جاتا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں نيز وہ ایمان لے آتے تو انہیں غلام بھی نہ بنایا جاتا کیونکہ آزاد مسلمان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ (۲)

﴿3﴾: انبیاء علیہم السلام والے اوصاف و خصائل

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیقِ نبی ہوتے۔ (۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ حضرت ابراہیم رَضِيَ اللہُ عَنْہُ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام والے اوصاف و خصائل تھے، اگر بابِ نُبُوَّت (نُبُوَّت کا دروازہ) بند نہ کر دیا جاتا تو محض اللہ کے فضل سے نبی ہوتے، یوں نہیں کہ وہ خود نُبُوَّت کے مستحق تھے کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات سے نُبُوَّت کا مستحق نہیں ہوتا۔ ہاں! اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایسے کو نُبُوَّت کے لئے منتخب فرماتا ہے جو ظاہری صورت، باطنی حالت، حسب و نسب وغیرہ ہر اعتبار سے تام و کامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہوا ہو (قرآن مجید میں ہے): (۴)

ترجمہ نزل الامین: اللہ خوب جانتا ہے جہاں
اپنی رسالت رکھے۔

اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ط

(پ، انعام: ۱۲۴)



- ①... اسلامی حکومت میں کافروں سے حق سلطنت جو روپیہ وصول کیا جاتا ہے، اسے جزیہ کہتے ہیں۔ یہ روپیہ وصول کر کے کافروں کو اسلامی حکومت میں ہر طرح کے شہری حقوق دیئے جاتے ہیں، ان کے جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے۔ [تفسیر نعیمی، پ، ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۲۹، ۱۰/۲۵۳ بتغیر قلیل]
- ②... شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرامہ، ۴، ۳۵۵-۳۵۴.
- ③... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن... الخ، ص ۲۴۳، حدیث: ۱۰۱۱.
- ④... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/۶۷۳۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

”بخاری شریف“ میں ہے: حضرت اسماعیل بن ابی خالد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے پوچھا: آپ نے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ان کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا، اگر مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد نبی ہونا ہوتا تو حضرت ابراہیم زندہ رہتے لیکن ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں۔^(۱)

معلوم ہوا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد نیا نبی آنا محال ہے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کم رُتَبہ یا فیض یافتہ ہو کر بھی اب کوئی نبی نہیں آسکتا، حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ایسے اعلیٰ اوصاف والے ہو کر بھی جب نبی نہ ہوئے تو کسی اور کا نبی بن جانا ضرور ناممکن اور یقیناً محال ہے۔

تیس (30) کذاب

سچ یہ ہے کہ اب نبوت کا دعویٰ کرنے والا خواہ کوئی ہو، جھوٹا کذاب ہے۔ حضرت ثوبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اُمت میں 30 کذاب (بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔^(۲)

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ تیس (30) جھوٹے نبی وہ

۱...بخاری، کتاب الادب، باب من سمی باسماء الانبياء، ص ۱۵۲، حدیث: ۶۱۹۴۔

۲...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء... بخروج كل اجون، ص ۵۳۴، حدیث: ۲۲۱۹۔

ہیں جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور ان کا فساد پھیل گیا، دوسرے قسم کے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والے) جنہیں کسی نے نہ مانا وہ بکواس کر کے مر گئے وہ تو بہت ہیں، دیکھو! ہمارے ملک میں مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کا فتنہ بہت پھیلا اس کے علاوہ ہم نے بہت سے مدعی نبوت دیکھے جن کی طرف کسی نے توجہ ہی نہ دی اپنے کو نبی کہتے کہتے مر گئے۔^(۱)

عقیدہ ختم نبوت کی مختصر و صاحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”عقیدہ ختم نبوت“ کا وہی درجہ ہے جو ”عقیدہ توحید“ کا ہے یعنی دونوں ہی ضروریات دین سے ہیں۔ لہذا مسلمان کے لئے جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا لازم ہے، ایسے ہی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ماننا بھی لازم ہے۔ پارہ 22، سُورَةُ الْأَحْزَاب، آیت: 40 میں اِشْرَادُ ہوتا ہے:

وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ط
ترجمہ تنزیل ایمان: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور
سب نبیوں کے پچھلے۔
(پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰)

”خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ“ کا دُرُست معنی

حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تمام صحابہ بلکہ پوری اُمت نے ”خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ“ کا صرف ایک معنی بتایا ہے: ”اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ“^(۲) یعنی حُضُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ یا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنی مُحال ہے۔ آیت کے اس معنی میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کُفر ہے۔^(۳)

①... مرآة المناجیح، ۱/ ۲۱۹۔

②... تحقیقات شارح بخاری، ص ۳۳۲ بتصریح قلیل۔

③... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۳ ملخصاً۔

”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کے پانچ کفریہ معانی

﴿۱﴾: جو کہے: ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کا مطلب ہے: نئی شریعت والا نبی، لہذا اسی اسلامی شریعت پر عمل کرنے والا نبی آسکتا ہے۔“ کہنے والا کافر ہے۔ ﴿۲﴾: جو ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کا معنی ”نبی بالذات (اصلی نبی)“ کرے، کافر ہے۔ ﴿۳﴾: جو اس کا معنی أَفْضَلُ النَّبِيِّينَ (سب نبیوں سے افضل) بتائے، کافر ہے۔ ﴿۴﴾ واضح رہے! ہمارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بے شک سب نبیوں سے افضل ہیں، مگر ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کا یہ معنی کرنا کفر ہے کہ قرآن کی تحریف ہے۔ ﴿۵﴾: جو کہے اس زمین پر تو نہیں مگر اور جگہ (مثلاً ساتوں زمینوں یا ساتوں آسمانوں میں کہیں) کوئی نبی آسکتا ہے، کہنے والا کافر ہے۔ ﴿۶﴾: جو کہے: ”انسانوں میں یا نبی نہیں آسکتا، البتہ دوسری مخلوق میں اب بھی نبی آسکتا ہے“ قائل (کہنے والا) کافر ہے۔

نوٹ: ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کے ایسے معنی کرنے والا بھی کافر ہے، جو اسے کافر نہ جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، مرتد، اسلام سے خارج ہے۔ ﴿۷﴾

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

گھن (Eclipse) کسی کی موت سے نہیں لگتا

حضرت ابراہیم رحیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، اتفاق سے اسی دن سورج گھن (Eclipse) لگ گیا۔ اس پر بعض لوگوں نے خیال کیا کہ گھن (Eclipse) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے سبب لگا ہے۔ سرکارِ عالی و قارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس غلط نظریے کی کاٹ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک چاند، سورج اللہ کریم کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں

۱... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۳ حوڈار۔

۲... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۸ حوڈار۔

گہن کسی کی موت یا زندگی سے نہیں لگتا، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ سے دُعا مانگو اور نماز پڑھو
حتیٰ کہ گہن (Eclipse) ختم ہو جائے۔^(۱)

گہن (Eclipse) کیا ہے؟ کیسے لگتا ہے؟

کسوف کے معنی ہیں: ”حالت کا بدلنا۔“ عُرْف میں گہن (Eclipse) لگنے کو
کسوف کہتے ہیں۔ فقہاء زیادہ تر سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں۔^(۲)
سورج یا چاند طلوع ہوں پھر بھی ان کی روشنی زمین تک نہ پہنچے اسے ”کسوف“ (گہن لگنا)“
کہتے ہیں۔ ماہرینِ فلکیات کہتے ہیں: چاند خود تارک ہے، یہ روشنی سورج سے لیتا ہے، کبھی یہ
گردش کرتا ہوا سورج اور زمین کے درمیان آکر سورج کو ڈھانپ لیتا ہے، لہذا سورج کے
جب جتنے حصے کے سامنے چاند ہو، اتنے حصے کی روشنی زمین تک نہیں پہنچتی اور اتنا حصہ تارک
دکھائی دیتا ہے، یہ کسوف (سورج گہن) ہے۔ اگر سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل
ہو جائے (اس طرح کہ چاند گردش کرتا ہوا زمین کی ایک جانب اور سورج گھومتا ہوا اس کی مخالف
سمت پر زمین کی دوسری جانب آجائے) تو سورج کی روشنی چاند تک نہیں پہنچ پاتی اور اس کا کل یا
بعض حصہ تارک تارک رہ جاتا ہے، یہ خسوف (چاند گہن) ہے۔^(۳)

گہن (Eclipse) سے جڑے توہمات

❖ کفارِ عرب کہتے تھے: کسی بُرے آدمی کی پیدائش یا اچھے آدمی کی وفات پر گرہن
لگتا ہے۔ ❖ مشرکین ہند کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج پہلے انسان تھے، انہوں نے بھنگیوں،

❶...بخاری، کتاب الکسوف، باب الدعاء فی الخسوف، ص ۳۱۵، حدیث: ۱۰۶۰.

❷...نزہۃ القاری، ۲/۲۲۳، تغیر قلیل۔

❸...فیض القدر، ۲/۴۰، تحت الحدیث: ۲۰۱۶ ملخصاً.

بھاریوں سے کچھ قرض لیا اور ادا نہ کیا، اس سزا میں انہیں گرجا لگتا ہے چنانچہ ہندو گرجا میں کے وقت بھنگیوں کو خیرات دیتے ہیں اور مانگنے والے بھنگی بھی کہتے ہیں کہ سورج مہاراج کا قرض چکاؤ! (۱) ❀ بغض قوموں کا کہنا ہے: گرجا میں اس وقت لگتا ہے جب سورج کو بلائیں اور خوفناک جانور نکل لیتے ہیں۔ ❀ بچے پر کوئی بُرا اثر نہ پڑے اس خیال سے حاملہ خواتین کو گرجا میں کے وقت کمرے میں رہنے، سبزی نہ کاٹنے اور سلائی کڑھائی وغیرہ نہ کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ ❀ لوگوں کا ایک غلط خیال یہ بھی ہے کہ گرجا میں کے وقت حاملہ گائے، بھینس وغیرہ کے گلے سے رسی یا زنجیر کھول دینی چاہیے تاکہ ان پر بُرا اثر نہ پڑے۔ (۲)

اسلام کی روشن تعلیمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اسلام ان لغویات سے پاک ہے۔ احادیثِ کریمہ میں بتایا گیا کہ مہن اللہ کریم کی قدرت اور اس کی وحدانیت کی نشانی ہے اور قدرتِ الہی کی نشانیاں کھیل کود کے لئے یا توہمات کا شکار ہو کر الٰہی حرکتیں کرنے کے لئے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ ان کا مقصد غافلوں کو جگانا اور بھٹکے ہوؤں کو سیدھے رستے پر لانا ہوتا ہے۔ (۳) پارہ 15، سُوْرَةُ بُنٰی اسْرَائِیْل، آیت: 59 میں اِزْشَادِ رَبِّ الْعِبَادِ ہے:

وَمَا تُرْسِلُ بِالْآیٰتِ اِلَّا تَحْوِیْفًا ❀
ترجمہ کنزالایمان: اور ہم ایسی نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو۔ (پ: ۱۵، بی اسراویل: ۵۹)

یہ ہے اسلام کی حقیقت پر مبنی تعلیم، یعنی گہن، زلزلے، آندھی سیلاب وغیرہ خود آتے

①... مرآة المناجیح، ۲/ ۳۷۹-۳

②... بدشگونی، ص ۷۸-۷۹ ملخصاً۔

③... فیض القدیر، ۲/ ۴۴۰، تحت الحدیث: ۲۰۱۶ مفصلاً۔

نہیں، بھیجے جاتے ہیں۔ سائنس کی نظر آسباب تک پہنچ کر رک جاتی ہے، اسلام ہندوں کو مُسْتَسَبِبِ الْأَسْبَابِ (آسباب کو پیدا کرنے والا رب کریم) تک پہنچاتا ہے۔ علامہ مناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: أفعالِ الهیہ دو قسم کے ہیں؛ ﴿۱﴾: أفعالِ عادی (جو کسی سبب کے تحت ہوں جیسے چاند کو سورج اور زمین کے درمیان لا کر سورج گہن لگانا)، ﴿۲﴾: أفعالِ غیرِ عادی (جو ظاہری سبب کے تحت نہ ہوں جیسے قیامِ قیامت کے وقت سورج اور چاند کو بے نور کر دینا)۔ ماہرینِ فلکیات نے گہن کا عادی سبب بتایا، اسلام نے أفعالِ غیرِ عادی کی طرف توجہ دلا کر مُسْتَسَبِبِ الْأَسْبَابِ سے ڈرایا۔^(۱)

گہن میں قیامت کی یاد ہے

عبرت کی نگاہ سے دیکھئے تو گہن میں قیامت کی یاد ہے کیونکہ قیامت قائم ہونے کے وقت سورج اور چاند بے نور کر دیئے جائیں گے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَحَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور چاند گہے گا اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔ (پ ۲۹، القیمۃ: ۸-۹)

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ کسوف ادا فرمائی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: سورج گہن لگا تو رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ گھبرا کر کھڑے ہوئے اس خوف سے کہ قیامت آگئی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد میں تشریف لائے، بہت لمبے قیام، رکوع اور سجدوں سے نماز پڑھی، میں نے کبھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایسا کرتے (یعنی اتنے لمبے رکوع و سجدے کرتے) نہیں دیکھا تھا، (نماز کے بعد) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ نشانیاں اللہ بھیجتا ہے، کسی کی موت یا

۱... فیض القدير، ۶/۴۴، تحت الحدیث: ۲۰۱۶ ماخوذاً.

پیدائش کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ کے ذکر اور دُعا اور استغفار (گناہوں کی معافی مانگنے) کی طرف بڑھو! (۱)

حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قِيَامَتِ كَا عِلْمِ رَكْهَتَيْ هِي

حکیم الأئمّٰت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَدِيثِ پاك کے اس حصے ”اس خوف سے کہ قیامت آگئی“ کے تحت فرماتے ہیں: یہ بطور تمثیل (مثال کے ذریعے سمجھاتے ہوئے) حضرت ابو موسیٰ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) نے فرمایا یعنی حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا قِيَامَتِ كَا سَا خَوْفِ هُوَا ورنہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جانتے تھے کہ ابھی قیامت کا وقت نہیں، خود ہی تو علامات قیامت بے شمار بیان فرمائی ہیں۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: ڈر خوف دل کے حالات ہیں دوسرا شُغْصِ عِلْمَاتِ هِي سے معلوم کر سکتا ہے حقیقت حال سے خبردار نہیں ہو سکتا، حضرت ابو موسیٰ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) نے اندازاً یہ بیان کیا لہذا اس حدیث سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَتِ سے بالکل بے خبر تھے۔ (۲)

گہن کے وقت کا سُنّتِ عَمَل

تھوڑا آگے چل کر مفتی صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا گھبراہٹ ہماری تعلیم کے لئے تھا اور خدا کی بیعت سے، نہ کہ اپنی بے علمی یا خدا کے وعدوں پر بے اعتمادی کی وجہ سے۔ گہن میں جیسے نماز پڑھنا سُنّتِ اِخْتِيَارِي ہے ایسے ہی دل کی گھبراہٹ بے اختیاری سُنّتِ ہے۔ (۳)

①...بخاری، کتاب الکسوف، باب الذی کرفی الکسوف، ص ۳۱۵، حدیث: ۱۰۵۹.

②...مرآة المناجیح، ۲/۳۸۳ ملقطاً.

③...مرآة المناجیح، ۲/۳۸۴.

نماز کسوف (گہن کی نماز) کے متعلق تین مدنی پھول

﴿۱﴾: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ (۱) ﴿۲﴾: گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں۔ (۲) ﴿۳﴾: یہ نماز اور نوافل کی طرح دُور رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت اور نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دُور رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دُور رکعت پر سلام پھیریں یا چار پُر۔ (۳)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

”سورة کوثر“ کا شانِ نَزْوُل

حضرت قاسم یا حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کا انتقال ہوا تو عاص بن وائل سہمی نے کہا: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابتر ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے وصال فرمایا تو مشرکین بولے: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رات ابتر ہو گئے۔ (۴) جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں، پھر بیٹے وفات پا جائیں، عرب اسے ”ابتر“ کہتے تھے۔ (۵) کافروں کی مراد یہ تھی کہ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بیٹے وفات پا گئے، لہذا ان کی نسل باقی نہ رہے گی، کوئی ان کا نام لیوانہ ہو گا، ان کا معاملہ جلد ہی نَسِيًا مَسِيًّا (بھولا بھرا) ہو کر رہے گا۔

①... بہار شریعت، ۱/۷۸۷، حصہ: ۳۔

②... سوانحہ حوالہ۔

③... سوانحہ حوالہ۔

④... تفسیر روح المعانی، پ، ۳، الکوثر، تحت الآیة: ۳، ۳۰، ۶۶۵ ملخصاً۔

⑤... تفسیر قرطبی، پ، ۳، الکوثر، تحت الآیة: ۳، الجزء العشرون، ۱۰/۱۳۹۔

جائے گا۔ اس کے جواب میں اللہ پاک نے ”سُوْرَةُ الْكُوْتْرِ“ نازل فرمائی۔ ارشاد ہوا؛

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوْتْرَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَأَنْحَرْ ۖ إِنَّكَ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۗ
(پ: ۳۰، الكوثر: ۱-۳)

سُوْرَةُ كُوْتْرِ كِي مَخْتَصِر تَفْسِيْر

﴿إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوْتْرَ﴾ یعنی اے محبوب صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! آپ کا ذُكْر یوں ہی بہت بلند ہے، اولاد سے نام چلنے کو آپ کے ذُكْر کی بلندی سے کیا نسبت! کروڑوں اولاد والے گزرے، جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا اور آپ کی تعریف و ثنا کا ڈنکا تو قیامت تک دُنیا کے کونے کونے میں بجے گا، آپ کے نام مُہَارَك کا خطبہ زمین پر ہی نہیں، آسمان پر بھی ہمیشہ ہمیشہ پڑھا جائے گا، پھر اولاد بھی آپ کو وہ نفیس اور پاکیزہ عطا ہوگی جن کی بقا سے دُنیا کی بقا مر بوط (جڑی) رہے گی، (۱) اس کے علاوہ تمام مسلمان آپ کے بال بچے ہیں اور آپ سا مہربان ان کے لئے کوئی بھی نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ساری کائنات آپ کی اولادِ معنوی ہے یعنی آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، آپ ہی کے نور سے سب کو پیدا کیا گیا ہے، اسی لئے اَبُو الْبَشَرِ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام جب آپ کو یاد کرتے تو یوں کہتے: ”يَا اَبْنِيْ صُوْرًا وَاَبَايَ مَعْنًا اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ!“

(مُخَلِّ، ج۲)

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نَحْل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بُوَالْبَشَرِ کی ہے

①... حدیثِ پاک میں ہے: میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں، یہ نہ رہیں گے تو زمین والے بھی نہ

رہیں گے۔ [فضائل الصحابة لمام احمد بن حنبل، ۶/۶۷۱، حدیث: ۱۱۴۵]

پھر آخرت میں جو آپ کو بلانا ہے، اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اللہ پاک کی یہ بے انتہا عنایات آپ پر برس رہی ہیں تو آپ ان بد بختوں کی زبان درازی پر کیوں غم کرتے ہیں! بلکہ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾: رَبِّكَ کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَقْتَرُ﴾: جو آپ کا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے یعنی عاص بن وائل کو اپنے جن بیٹیوں عمرو و ہشام رضی اللہ عنہما پر ناز ہے، وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے، اسلام قبول کر کے آپ کی غلامی اختیار کریں گے، اس کی نسل سے جدا ہو کر آپ کے دینی بیٹیوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہو تو یہی ہوتا ہے کہ اس کا نام نہیں چلتا، نام بدنام ہونا اس سے ہزار درجہ بدتر (بہت بُرا) ہے۔ آپ کے دشمن (عاص بن وائل) کا ناپاک نام ہمیشہ بُرائی اور نفرت کے ساتھ لیا جائے گا اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری پوری سزا پائے گا۔ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ تَعَالَى۔ (۱)

ایک ایمان افروز مدنی پھول

تفسیر نور العرفان میں ہے: کوثر کثرت سے بنا، مُبَالِغَة کا صیغہ ہے، (اسے یوں سمجھو!) کثیر (کا معنی ہے): زیادہ۔ اکثر: بہت زیادہ۔ کثار: بہت ہی زیادہ اور کوثر: بے حد زیادہ، جو خلق کی عقل و فہم سے ورا ہے۔ ﴿رَبِّ تَعَالَىٰ نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكُفْرَانِ﴾: کوثر سے فرمایا:

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ﴿پ: ۵، النساء: ۷۷﴾ | (ترجمہ دنز الایمان: دُنیا کا برتنا تھوڑا ہے)
مگر جو حُضُورِ عَنَيْهِ السَّلَام کو دیا وہ کثیر نہیں، اکثر نہیں، کثار نہیں بلکہ کوثر ہے۔ ﴿مَظْلُوم

۱... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۳۰۱ و ۱۲۸/المختصا۔

۲... تفسیر نور العرفان، پ: ۳۰، الكوثر، تحت الآیة: ۱۔

۳... شانِ حبيب الرحمن، ص ۲۸۲ بتعیر قلیل۔

ہوا خُضُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) تمام دُنیا کے مالک ہیں کیونکہ دُنیا توھوڑی ہے اور جو خُضُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو دُنیا تو خُضُور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی مُلک کا ادنیٰ (تھوڑا سا) حصّہ ہے۔^(۱)

إِنَّا | أَعْطَيْنَكَ | الْكُوْثَرَ | ساری کثرت پاتے یہ میں
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! | صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

شہزادوں کے بچپن میں وصال کی ایک حکمت

مشہور نعت گو شاعر، صحابی رسول، حضرت حَسَّان بن ثابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں:

مَضَى الْبُنْيَاكَ مَحْمُودُ الْعَوَاقِبِ لَمْ يَسِبْ | بَعِيْبٍ وَ لَمْ يَأْتِم بِقَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ
رَأَى أَنَّهُ لَوْ عَاشَ سَاوَاكَ فِي الْعُلَا | فَأَكْرَأَنَّ تَبَعِي فَرِيْدًا بِلَا مَثَلٍ^(۲)

یعنی: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نورِ نظر (حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) دُنیا سے رخصت ہوئے، جو غمّہ عاقبت (یعنی انجام) والے ہیں، بے عیب رہے، نہ انہوں نے گناہ کی کوئی بات کہی نہ گناہ کا کوئی کام کیا۔ اگر زندہ رہتے تو بلند رتبے میں آپ کے برابر ہوتے (یعنی نبی بنتے) لیکن اللہ پاک نے یہی رکھا کہ آپ بے مثل و بے مثال رہیں۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! | صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جہاں کہیں ہو، اللہ سے ڈرو! برائی کے بعد نیکی کر لو کہ نیکی

برائی کو مٹا دے گی، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ!

(ترمذی، ابواب البر والصلوة، باب ما جاء في معاشرۃ الناس، ص ۴۸۳، حدیث: ۱۹۸۷)



①... تفسیر نور العرفان، پ ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱۔

②... نظم الدہ، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴۰، ۱۱۳/۶۔

مآخذ و مراجع

کلام باری تعالیٰ		القرآن الکریم	
ناشر و سن اشاعت	کتاب	ناشر و سن اشاعت	کتاب
نعیمی کتب خانہ گجرات	تفسیر نور العرفان	مکتبہ المدینہ باب المدینہ	کنز الایمان
کاظمی پبلسٹیشرز مئمان	تفسیر التبیان مع البیان	کتاب تفسیر قرآن	
مکتبہ المدینہ باب المدینہ	تفسیر صراط الجنان	دار الفکر بیروت، 2011ء	تفسیر در المنثور
نعیمی کتب خانہ گجرات	شان حبیب الرحمن	دار الفکر بیروت، 2008ء	تفسیر قرطبی
کتاب حدیث و شرح حدیث		دار الکتب العلمیہ، 2008ء	تفسیر خازن
دار المعرفہ بیروت، 1428ھ	بخاری	دار احیاء التراث العربی بیروت، 1421ھ	تفسیر روح المعانی
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2008ء	مسلم	دار احیاء التراث العربی، 2008ء	تفسیر کبیر
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2008ء	ترمذی	دار الکتب العلمیہ، 2005ء	تفسیر ما تریدی
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2007ء	ابوداؤد	ازدوبازار کراچی	حاشیہ الصاوی علی الجلالین
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2009ء	ابن ماجہ	دار الکتب العلمیہ بیروت، 1430ھ	تفسیر روح البیان
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2009ء	نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت، 1432ھ	تفسیر نظم الدرر
دار الکتب العلمیہ بیروت، 1429ھ	مسند امام احمد	جائزۃ ولی الدولیہ، 1433ھ	تفسیر فتوح الغیب
دار الکتب العلمیہ بیروت، 1428ھ	معجم کبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت	تفسیر بیضاوی مع
دار الفکر مئمان، 1420ھ	معجم اوسط	1433ھ	حاشیہ شیخ زارہ
دار الکتب العلمیہ بیروت، 1429ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2011ء	اللباب فی علوم الکتاب
دار الکتب العلمیہ بیروت، 2009ء	مجمع الزوائد	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، 1433ھ	تفسیر خزائن العرفان
دار الکتب العلمیہ بیروت، 1424ھ	کنز العمال	نعیمی کتب خانہ	تفسیر نعیمی

تاریخ و میرت و اسما الرجال		موسسہ الرسالہ بیروت، ۱۴۰۹ھ	
دار الکتب العلمیہ، 2012ء	طبقات ابن سعد	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۷ھ	مستدرکات
دار الحدیث القاہرہ، 2008ء	الروض الانف	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۳۳ھ	جامع صغیر
دار الکتب العلمیہ، 2009ء	افواہب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت	سنن سعید بن منصور
دار الکتب العلمیہ، ۱۴۳۳ھ	سبل الہدی	القاروق الحدیثیہ، ۱۴۳۲ھ	مناہج الاخلاقی للخرائطی
دار الفکر، بیروت، ۱۴۳۲ھ	کیماب الشفاء	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۸ھ	مشکاۃ المصابیح
دار طیبہ الریاض، ۱۴۰۹ھ	دلائل النبوة لاسماعیل	دار العلم للطباعة والنشر، ۱۴۰۳ھ	فضائل الصحابة
مکتبہ العصریہ بیروت، ۱۴۳۳ھ	دلائل النبوة لابن نجیح	دار ابن جوزی، ۱۴۲۷ھ	علل لدارقطنی
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۷ھ	وفاء الوفا	دار الکتب العلمیہ، 1992ء	نوادیر الاصول
نوریہ رضویہ لاہور پاکستان، ۱۴۳۳ھ	الریاض النضرۃ	دار العاصمہ، ۱۴۱۹ھ	امطالب العالیۃ
دار الکتب العلمیہ، 1996ء	شرح الذمقاتی علی افواہب	دار السنن الریاضیہ، ۱۴۱۶ھ	زخیرۃ الحفاظ
دار الکتب العلمیہ، 1999ء	امتاع الاسماع	دار الریاض الریاضیہ	الاحاد والمثنائی
دار الفکر، 2016ء	بذل القوۃ	۱۴۱۱ھ	لابن ابی عاصم
المکتبۃ التوفیقیۃ القاہرہ	الاصابة	دار الفرقان، ۱۴۰۳ھ	اثبات عذاب القبر
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۹ھ	اسد الغایۃ	دار السلام الریاضیہ، 2000ء	فتح الباری
دار الکتب العلمیہ، 2007ء	حلیۃ الاولیاء	دار الفکر بیروت، 2005ء	عمدة القاری
دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ	تاریخ ابن عساکر	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۸ھ	مرقاۃ المفاتیح
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ	سمط النجوم	دار الکتب العلمیہ، 2006ء	فیض القدر
دار الکتب العلمیہ	الاستیعاب فی معرفۃ	فرید بک سٹائل لاہور، ۱۴۲۸ھ	ترجمۃ القاری
2010ء	الاصحاب	نعمی کتب خانہ گجرات	مرآة المناجیح

گفت و ادب و دوآین		مطبوعہ المدنی القاہرہ	الدہرہ النقیۃ فی فضائل
کتبہ اشرفیہ کا سی روڈ کوئٹہ	لسان العرب	۱۳۸۹ھ	ذہریۃ خبیر البریۃ
دار النفاہس بیروت، ۱۳۲۸ھ	التعریفات للجرجانی	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۲۸ھ	الاکمال فی السماء الرجال
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۲۶ھ	دیوان بو صیری	دار الصبیحی، ۱۳۱۸ھ	قاریخ اوسط للبخاری
الہمدیہ پبلی کیشنز، 2006ء	شاہنامہ اسلام	نوریہ رضویہ پبلسنگ کمپنی لاہور،	مدارج النبوة
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۳ھ	حدائق بخشش	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، 2008ء	سیرت مصطفیٰ
نعمی کتب خانہ لاہور	دیوان سالک	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۶ھ	سیرت رسول عربی
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۲ھ	وسائل بخشش	نوریہ رضویہ لاہور پاکستان، ۱۳۳۱ھ	جذب القلوب
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۹ھ	ذوق نعت	رضافاؤنڈیشن لاہور، ۱۳۲۵ھ	حیات محمدت اعظم
جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی	سفینہ بخشش	دار صادر بیروت	رحلۃ ابن جبیر
مترقات		کتب فقہ و عمت امہ	
دار الکتب العربیہ بیروت، ۱۳۲۵ھ	شرح الصدور	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۲۷ھ	الجوہرۃ النبویۃ
دار احیاء التراث العربی، ۱۳۱۶ھ	مروض الفائق	رضافاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ
مرکز ایلوٹنی لمبوت، ۱۳۳۶ھ	المشرف المؤمن بدلال محمد	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۰ھ	بہار شریعت
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۳۵ھ	رسائل ابن عابدین	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ	الذہب اس
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۰ھ	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبہ العصریہ بیروت، ۱۳۲۸ھ	الصواعق المحرقة
نعمی کتب خانہ لاہور	رسائل نعیمیہ	مؤسسہ رضامدینہ لاہور، ۱۳۲۲ھ	الدولۃ المکیۃ
نعمی کتب خانہ لاہور	مواعظ نعیمیہ	قادیانی پبلیشرز لاہور، 2003ء	جاء الحق
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، 2006ء	جنقی زیور	مکتبہ لام الامنت، ۱۳۳۳ھ	مطلع القمرین
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۳۳۰ھ	فضائل دعا	فرید بک سٹال لاہور، ۱۳۲۳ھ	تحقیقات شارح بخاری

مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۸ھ	مدنی وصیت نامہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۳ھ	بہشت کی کنجیاں
مکتبہ المدینہ باب المدینہ	عاشقان رسول کی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۵ھ	بد شگون
۱۴۳۳ھ	130 کا یا ت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۷ھ	تجہیز و تکفین کا طریقہ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۲ھ	نیکی کی دعوت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۹ھ	بھیانک اونٹ
مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۶ھ	کربا کا خوشی منظر	مکتبہ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۸ھ	فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ

*** --- *** --- ***

بڑی عمر پانے کے 10 اسباب

- (1) نیکی کرنا۔ (2) مسلمانوں کو ایذا نہ دینا۔ (3) بزرگوں کا احترام کرنا۔ (4) صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرنا۔ (5) ہر روز صبح شام ان کلمات کو تین تین بار پڑھنا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَأَ الْبَيْزَانَ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْدَأُ الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَلَأَ الْبَيْزَانَ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْدَأُ الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ۔ (6) بلا ضرورت ہرے بھرے درختوں کو کاٹنے سے بچنا۔ (7) پورے طریقے سے سنن و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے وضو کرنا۔ (8) نماز خشوع و خضوع سے پڑھنا۔ (9) ایک ہی احرام سے حج و عمرہ ادا کرنا یعنی حج قرآن کرنا۔ (10) اپنی صحت کا خیال رکھنا۔ یہ تمام باتیں عمر میں زیادتی کا سبب بنتی ہیں۔ (فیضانِ نماز، ص ۳۰۴)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
18	”اہل بیت“ کی پہنچ خصوصیات	3	قبولیت دعا کا ایک سبب
20	اہل بیت سے محبت و حسن سُموک کی فضیلت	3	”اولادِ پاک“ کے بعض فضائل و خصائص
21	اہل بیت پر دُرُود پڑھنے کا حکم		
//	آل و اصحاب پر درود بھیجنے کا طریقہ	4	نَسَبِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیت
22	معرفتِ آلِ پاک کی برکت	5	اولادِ مصطفیٰ روزِ قیامت کہاں ہوں گی؟
//	حُضُورِ اَنْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ پاک	6	کیا روزِ قیامت نَسَبِ کام آئیں گے؟
//	پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بالکل بے اولاد دیتا کیسا؟	9	جا! تو نے خود کو جہنم سے بچالیا
//	ایک سے زیادہ شہزادیوں کا قرآن سے ثبوت	//	”اہل بیت“ عذاب سے محفوظ ہیں
23	اولادِ اطہار کی تعداد	10	”ساداتِ کرام“ سے حسابِ آخرت نہیں
24	اولادِ پاک کے عشقے	//	تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم...!!
//	شہزادیوں کا قبولِ اسلام	//	ساداتِ کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض
26	صاحبزادیوں کا مقام و مرتبہ	//	قرآن مجید میں اولادِ پاک کا ذکر
27	حضرت سیدتنا زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا	13	قرآن نے اولادِ پاک کو ”کوثر“ کہا
//	”زینب“ نام کی وجہ تسمیہ	//	شہزادیوں کے لئے پردے کا حکم
//	نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے	14	پردہ جنت کی ایک نعمت ہے
28	نام رکھنے کے مُتَعَلِّق تین عَدَنی پھول	15	ان کی پاکئی کا خدائے پاک کرنا ہے بیان
//	والدِ زینب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزار	//	آیتِ تطہیر کی مختصر تفسیر
//		//	”اہل بیت“ کا معنی اور آیہ تطہیر کی مراد

37	کافر کے ساتھ نکاح کی حرمت کب نازل ہوئی؟	29	راہِ خدا میں تکلیف سہنا سکتا ہے
		30	کردارِ سیدہ زینب سے ملنے والے دو مدنی پھول
38	حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرت زینب سے محبت	//	﴿۱﴾: خِدْمَتِ وَالِدِیْنِ فَرِضٌ ہِے
//	﴿۲﴾: بیٹی کا ہار دیکھ کر شدید رقت	31	”خِدْمَتِ وَالِدِیْنِ“ کے مُتَعَلِّقِ تین فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
39	﴿۳﴾: حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا سفرِ ہجرت	//	جَنَّتِ مِیْنِ قُرْآنِ مجید کی تلاوت
//	پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نواسی سے محبت	32	مل کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت
//	نواسی کو انگوٹھی عطا فرمائی	//	﴿۴﴾: آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مشقت پر گریہ
40	گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب	33	نُحُبِّذِ الْعَظْمِ پاکستانِ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہِ کی پُر سوز حکایت
//	نواسی نانا جان کے مبارک کندھوں پر		
//	”ڈنٹر کشی“ کے خُلافاً عملی اقدام	34	حضرت خَدِجَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی درخواست پر نکاح
41	آہ...!! بے چاری بیٹیاں!		
42	”زینب“ کے چار حروف کی نسبت سے بیٹیوں کی فضیلت پر چار فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	//	حضرت اَبُو الْعَاصِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُہُ کا مختصر تعارف
		35	گُفَّارِ مکہ کی ایک گھٹیا حرکت
		36	حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی ہجرت
//	بیٹیوں پر ایثار کرنے والی نیک خاتون	//	حضرت اَبُو الْعَاصِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُہُ کا قبولِ اسلام و تہذیبِ نکاح
43	حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی راہِ دین میں قربانی	//	تہذیبِ نکاح کا سبب
//	راہِ خدا میں پہنچنے والی تکلیف کا ثواب	37	مومنینِ عَزِزَتِ و کافرِ مَرَدِ کے آپس میں نکاح کا حکم

56	حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تہ بند عطا فرمایا	44	راہِ ہجرت میں ستائے جانے والوں کے تین انعام
57	حدیث شریف سے ملنے والے تین اہم مدنی پھول	45	پابندی شریعت پر طے سہنا کارِ ثواب ہے
58	شجرہ قادریہ عطار یہ کی برکات	//	امیرِ اہلسنت و اہل بیت کا کتبہ تعالیٰ کی اپنی مدنی بیٹی کو نصیحت
//	قبر میں رکھنے کے تبرکات		
59	نعماتِ قبر میں آسانی کی دُعا	48	عقو و وزگر کی عظیم مثال
//	قبر ہر ایک کو دباتی ہے	49	مُخَافِ كَرُو! مُخَافِي يَا...!!
60	قبر کے دبائے سے محفوظ شخصیات	//	مصیبت کے وقت ضمیر کی تلقین
61	قبر کے دبائے سے محفوظ رہنے کا عمل	50	میت پر رونا منع نہیں
//	مزار مبارک	51	حدیث شریف سے ملنے والے مزید مدنی پھول
62	حضرت سیدتنا زینبہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا		
//	پہلا نکاح اور طلاق	52	بارگاہ رسالت میں حضرت زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا مقام
//	قرآن مجید میں ابولہب کی مذمت		
63	ابولہب کی ایک گھٹیا حرکت	//	بچوں پر شفقت کیجئے...!!
//	سُوْرَةُ الْاَلْبَابِ نازل ہونے کے واقعہ سے	53	اَوْلَادِ كَاذِبٍ خَيْرٍ
//	ملنے والے دو مدنی پھول	//	حضرت امامہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
65	ابولہب کا عبرتناک انجام	54	حضرت علی بن ابی العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
66	سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ نکاح	//	سَمْرُ آخِرَتِ
//	گویا چاند سورج سے حسابلا	55	نوحہ شیطانی کام ہے
67	زوحین (میاں بیوی) کا حسن و جمال	56	نُوحَةَ كَيْ مُتَعَلِّقٍ بَعْضِ اَحْكَامِ

77	تکلیف دینے والے ہلاک ہو گئے	68	حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ سے محبت
78	سفرِ آخرت	//	گوشت کا تحفہ
//	تذکرہ اولاد	//	آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر گیری فرمائی
79	حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خصوصیات	69	دین کی خاطر تین ہجرتیں
//	﴿۱﴾: غزوہ بدر میں شرکت کا ثواب	//	﴿۱﴾: حبشہ کی جانب پہلی ہجرت
//	حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مختارِ کل ہیں	//	سب سے پہلے مہاجر
80	﴿۲﴾: عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی طرف سے بیعت	70	﴿۲﴾: حبشہ کی جانب دوسری ہجرت
82	حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ عَنْهَا	//	عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے تحت بھرے جذبات
//	”اُمّ کلثوم“ کا معنی اور اس نام کی وضاحت	//	﴿۳﴾: ہجرت مدینہ منورہ
//	پہلا نکاح اور طلاق	71	مہاجرین کی فضیلت پر تین آیات
83	بد بخت عقیبہ کا گستاخانہ رویہ	//	﴿۱﴾: مہاجرین کے لئے اچھی جگہ اور بڑا ثواب ہے
//	عقیبہ کا عبرتناک انجام	72	آیت کریمہ میں بیان کی گئی تین باتوں کی وضاحت
85	عقیبہ کے بُرے خاتمے کا سبب	//	اللہ پاک کا محبوب مقام
//	”ضد“ لا علاج مرض ہے	//	مَدِينَةُ مَنَوْرًا كَالْحُسْنِ وَجَمَالِ
86	دل پر مہر لگنے کے بغض اسباب	73	﴿۲﴾: مہاجرین صبر و توکل والے ہیں
87	عداوت نبی بدترین عُفر ہے	74	﴿۳﴾: مہاجر و محباہد دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں
88	سفرِ ہجرت	75	سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ نکاح
//	سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ساتھ نکاح	76	جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام پیغام نکاح لائے
//	عثمان کتنا اچھا انسان ہے...!!	90	

99	بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اور ان کی اولاد جہنم سے محفوظ ہے	90	”نور“ کے تین حروف کی نسبت سے ”ذُو النُّورین“ کے مُتَعَلِّق تین روایات
100	وِصال مُبارک	91	شہزادی کو نصیحت
101	حضرت سَیِّدُنَا قاسم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	92	شوہر کی اطاعت فرض ہے
//	وِصال مُبارک	//	حق شوہر کے متعلق چار قرآین
//	عمر رضاعت کی تکمیل جنت میں ہوئی	//	مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
102	حضرت خدیجہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی دانائی	93	سَمْرُ آخرت
//	بن دیکھے ماننے والے ہدایت پاتے ہیں	//	میت کو قبر میں اتارنے کی دُعا
//	حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کامل اعتدال ایمان کی جان ہے	94	حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شان و عظمت
103	حضرت سَیِّدُنَا عبدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	95	خاتون جنت حضرت فاطمہ الزُّهراء رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ
104	حضرت سَیِّدُنَا ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ	//	نام پاک کے متعلق دو فرامین
//	مشریہ اُمّ ابراہیم کا تعارف	//	مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
105	حضرت ماریہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا تعارف	96	دو مشہور لقب
//	آقا کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دی	//	”فاطمہ“ میرے جسم کا ٹکڑا ہے
106	علومِ خمسہ والی آیت کی وضاحت	//	رات بھر نماز پڑھتی رہتیں
107	عقیدہ ”علم غیب“ کی وضاحت میں پانچ مدنی پھول	97	مسلمان مردوں و عورتوں کے لئے دعا دُعا مانگنے کے دو آداب
108	”علومِ خمسہ“ مخلوق کو بھی دیئے جاتے ہیں	98	دوسروں کو بھی دُعا میں یاد رکھئے...!!
//	انعام میں غلام عطا فرمایا	99	زکاح اور اولاد کا تذکرہ
109	خوشی کی خبر سننے کے وقت کاؤنکر	//	حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی ایک خصوصیت

//	تیس (30) کذاب	//	جبریل علیہ السلام نے نیت سے پکارا
118	عقیدہ ختم نبوت کی مختصر وضاحت	//	نام مبارک اور عقیدہ وغیرہ کے متعلق
//	”حَاتِمُ النَّبِيِّينَ“ کا درست معنی	//	دور و ایات
119	”حَاتِمُ النَّبِيِّينَ“ کے پانچ کفریہ معانی	110	بچے کا نام کب رکھا جائے...؟؟
//	گبن (Eclipse) کسی کی موت سے نہیں لگتا	//	ہم شکل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
120	گبن (Eclipse) کیا ہے؟ کیسے لگتا ہے؟	111	رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اولاد پر شفقت
//	گبن (Eclipse) سے بڑے توہمات	//	اولاد کو سوجھنا سنت ہے
121	اسلام کی روشن تعلیمات	//	عورت کی دو اعلیٰ صفات
122	گبن میں قیامت کی یاد ہے	112	وصال مبارک
//	آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کسوف اور آفرمانی	//	حُضُورُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آپ سے محبت
123	حُضُورُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قیامت کا علم رکھتے ہیں	//	مصیبت پر اظہارِ غم کانسنت طریقہ
//	گبن کے وقت کانسنت عکس	114	نمازِ جنازہ، تدفین اور مزار مبارک
124	نماز کسوف (گبن کی نماز) کے متعلق تین آدنی پھول	//	حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے تین فضائل
//	”سورۃ کوثر“ کا شانِ نُرُوذ	//	ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والیاں ہیں
125	سُورَةُ الْكُوْثِرِ کی مختصر تفسیر	115	ان کے اکرام میں قبلی آزاد کر دیئے جاتے
126	ایک ایمان افروز آدنی پھول	116	انہما علیہما السلام والے اوصاف وخصائل
127	شہزادوں کے بچپن میں وصال کی ایک حکمت	117	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں
128	آخذ و مراجع		

ذبح المذنبین حضرت خدیجہ کا مکان عالی شان

یہ بہت بابرکت مکان ہے۔ ﴿رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ کی زندگی میں کم و بیش 28 سال یہاں قیام فرما رہے ﴿حضرت ابراہیمؑ زین الملائکہ کے علاوہ چالیس تمام اولاد و اطہار کی ولادت یہیں ہوئی﴾ مسجد حرام کے بعد مکہ حرمہ میں اس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں ﴿اس کی زیارت کرنا، اس جگہ نماز پڑھنا مستحب ہے۔﴾ (ابو یوسف، کنز الدین، ص ۳۳۳) ﴿آداب اس مکان کے نشان تک، بلا بیٹے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے سہوار فرش بنا دیا گیا ہے۔ جردہ پہاڑی کے قریب واقع باب المرد سے نکل کر بائیں طرف حسرت بھری نگاہوں سے صرف اس مکان عرش عثمان کی قطبوں کی نگاہ حسرت زیارت کر چکے۔﴾ (ابو یوسف، ص ۳۳۳) ﴿اس جگہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔﴾ (ابو یوسف، ص ۳۳۳)



978-969-722-049-6



01082136



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net